عمران سیریز
جولیانا ٹاپ ایکشن
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

جولیانا ٹاپ ایکشن

مکمّل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------ اشرف قریشی

--------- یوسف قریشی

پرنٹر ------ محمد یونس

طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ------ 90/ روپے

چند باتیں

محترم قارئین ---- سلام مسنون ۔ نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے اس ناول کی کہانی میں جاسوسی، سسپنس اور ایکشن کا اس قدر حسین امتزاج ہے کہ مجھے یقین ہے یہ ناول اپنی کہانی اور ٹیمپو کے لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر طرح سے پورا اترے گا۔ اس کہانی کا مرکزی کردار جولیانا ہے جو نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر ہے بلکہ سیکنڈ چیف بھی ہے جو بظاہر ایک نرم و نازک سی لڑکی ہے لیکن جب وہ صحیح معنوں میں ایکشن پر آجائے تو پھر عمران جیسا لڑاکا بھی پناہ مانگنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کہانی میں جولیا نے اپنی ذہانت، دلیری، پھرتی اور اپنے ٹاپ ایکشن کا ایسا مظاہرہ کیا ہے کہ اس کہانی کو پڑھنے کے بعد یقیناً آپ جولیا کے کردار کے ان پہلوؤں سے پہلی بار روشناس ہوں گے جو اس سے پہلے شاید ہی کبھی سامنے آئے ہوں اور اس کہانی کے بعد آپ بھی اس بات کے قائل ہونے پر مجبور ہو جائیں گے کہ جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف بننے کی پوری طرح اہل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دلچسپ اور منفرد کہانی آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گی۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور آگاہ کیجئے اور اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ٹیکسلا سے محمد رفیق لکھتے ہیں ! آپ کے لکھے ہوئے ناول مجھے

بیحد پسند ہیں اور میں انہیں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں لیکن ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے سارے ساتھی مسلمان ہیں لیکن آپ نے انہیں کبھی روزہ رکھے ہوئے نہیں دکھایا. کیا ماہ رمضان میں کوئی مجرم تنظیم پاکیشیا میں نہیں آتی"۔

محمد رفیق صاحب! کتابوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں. عبادت دکھاوے کے لئے نہیں ہوتی اور روزہ تو خالصتاً اللہ اور بندے کے درمیان معاملہ ہے اس لئے ضروری تو نہیں کہ عبادت کی باقاعدہ پبلسٹی کی جائے. روزہ فرض ہے اور ظاہر ہے کوئی بھی مسلمان فرض سے کوتاہی نہیں کرسکتا. امید ہے بات واضح ہوگئی ہوگی.

کراچی ڈرگ کالونی سے سید سرور سرفراز لکھتے ہیں! آپ کا ناول کیمپ فائٹ پڑھا. گذشتہ ناولوں کی طرح یہ بھی اپنی مثال آپ ہے. آپ نے اپنے ناولوں کے ذریعے نوجوان نسل میں مثبت انداز فکر، جذبہ حب الوطنی اور سماجی برائیوں کے خلاف جو جذبہ اجاگر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ انتہائی قابل داد ہے. کیمپ فائٹ میں عمران کا کردار فریدی کے مقابلے میں خاصا دبا دبا سا رہا ہے حالانکہ عمران نہ صرف پاکیشیا بلکہ پورے عالم اسلام کا سپاہی ہے. رہا کرنل فریدی تو وہ صرف اپنے غیر مسلم ملک کا وفادار ہے اور وہ اس غیر مسلم ملک کی خاطر مسلمانوں کے خلاف بھی کام کرسکتا ہے اس لئے فریدی کے مقابلے میں عمران کے کردار کو دبا دینا نہ صرف عمران بلکہ پورے عالم اسلام کے ساتھ زیادتی ہے. میری اور میرے بے شمار ساتھیوں کی گذارش ہے کہ آپ فریدی کے مقابلے میں عمران کے کردار کو دبا ہوا نہ دکھایا کریں بلکہ عمران کے مقابلے میں فریدی کو واضح شکست سے دوچار دکھایا کریں.

سید سرور سرفراز صاحب! ناول کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں مجھے آپ کے جذبات کا پوری طرح احساس ہے لیکن عمران اور کرنل فریدی دونوں عظیم جاسوس ہیں. یہ درست ہے کہ کرنل فریدی ایسے ملک کا باشندہ ہے جو سرکاری طور پر غیر مسلم ہے لیکن کرنل فریدی بھی مسلمانوں اور عالم اسلام کا اتنا ہی بہی خواہ ہے جتنا عمران. اس نے کبھی مسلمانوں یا عالم اسلام کے خلاف ایسی کارروائی کی حوصلہ افزائی نہیں کی جس سے عالم اسلام کو کسی طرح بھی نقصان پہنچ سکتا ہو. باقی رہا دونوں کرداروں میں سے کسی کردار کا دبا ہوا نظر آنا تو ایسا صرف مخصوص سچوایشنز کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے. جاسوسی کہانیوں میں ایسی سچوایشنز پیدا ہو جاتی ہیں جہاں مخصوص حالات کی وجہ سے کوئی ایک کردار دوسرے سے سبقت لے جاتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ مجموعی طور پر کوئی کردار دوسرے سے دب گیا ہے. آپ سے زیادہ میرے ان قارئین کو مجھ سے گلہ رہتا ہے جو کرنل فریدی کو عمران سے زیادہ پسند کرتے ہیں کہ عمران کے مقابلے میں کرنل فریدی دبا دبا رہتا ہے. میں نے ہمیشہ ان سے بھی یہی کہا ہے کہ ایسا احساس مخصوص سچوایشنز کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے اور جاسوسی ناول میں اگر ایسی سچوایشنز نہ ہوں تو پھر جاسوسی کہانی کی وہ چاشنی باقی نہیں رہتی جو ایسی کہانیوں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے. مجھے یقین ہے کہ آپ میری بات بخوبی سمجھ گئے ہوں گے.

قطب پور سادات لودھراں سے محمد افضل جاوید لکھتے ہیں! آپ کا انداز تحریر تمام جاسوسی مصنفین سے منفرد ہے. یہی وجہ ہے کہ نوجوان

نسل میں اس وقت آپ کے ناولوں کا کریز پایا جاتا ہے۔ آپ بچوں کی کہانیاں لکھتے ہیں وہ بھی اس قدر دلچسپ ہوتی ہیں کہ بچے تو بچے میں نے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کو بھی آپ کی لکھی ہوئیں بچوں کی کتابیں پڑھتے اور پسند کرتے دیکھا ہے۔ ویسے میری ایک تجویز ہے کہ اگر آپ کسی ناول میں عمرو عیار اور شاطر عمران کا ٹکراؤ کرا دیں تو مجھے یقین ہے کہ یہ ٹکراؤ انتہائی دلچسپ اور یادگار رہے گا۔

محمد افضل جاوید صاحب۔ کتابوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ آپ کی تجویز واقعی بے حد دلچسپ ہے۔ اگر کبھی ٹائم مشین عمران کے ہاتھ لگ گئی اور وہ اس ٹائم مشین کے ذریعے اس دور میں پہنچ گیا جس دور میں عمرو عیار موجود تھا تو یقیناً ان دونوں عیاروں کا مقابلہ واقعی بے حد دلچسپ ثابت ہوگا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے راک اینڈ رول کی دھن پر سیٹی بجاتا ہوا بڑے اطمینان سے کار ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ اس کی کار اس وقت دارالحکومت کے شمال مشرق میں واقع سرسبز پہاڑیوں کے درمیان موجود چوڑی سڑک پر رواں دواں تھی کار کی رفتار نارمل تھی حالانکہ وہ سپورٹس کار تھی اور شاندار اسی لئے دوسری کاروں والے اُسے کراس کرتے وقت اُسے حیرت سے دیکھتے کہ یہ کیسا ڈرائیور ہے جو نئے ماڈل کی سپورٹس کار کو سست روی سے ڈرائیو کر رہا ہے لیکن عمران پر ان کی نظروں کا ظاہر ہے کیا اثر ہو سکتا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے سیٹی بجاتا، کار ڈرائیو کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کی منزل ان پہاڑیوں کے طویل سلسلے کے آخر میں واقع ایک خوبصورت پہاڑی شہر جیروان تھی۔ یہ شہر خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین صحت افزا مقام بھی تھا اس لئے گرمیوں میں وہاں خاصا رش رہتا تھا لیکن آج کل چونکہ سردیوں کی آمد آمد تھی اس لئے شہر کی بھرپور رونق کا زور ٹوٹ چکا تھا اور اب وہاں

جانے والوں کی نسبت وہاں سے آنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔

عمران گذشتہ ایک ماہ سے بالکل فارغ تھا۔ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے زیادہ تر وقت مطالعے اور تفریح میں ہی گذرتا تھا۔ جیرون کا خیال بھی بس اُسے بیٹھے بیٹھے آگیا۔ جیرون میں ڈاکٹر ہاشم کی مستقل رہائش تھی۔ ڈاکٹر ہاشم ویسے تو طب کے ڈاکٹر تھے لیکن گذشتہ کئی سالوں سے وہ ریٹائرمنٹ کی زندگی گذار رہے تھے اور چونکہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران وہ فوج سے منسلک رہے تھے اس لئے ان کی زندگی ہر لحاظ سے فوجی انداز میں ڈھل چکی تھی اور اس انداز میں وہ اس قدر رچ بس چکے تھے کہ بعض اوقات ان کا سخت ترین ڈسپلن دوسروں کے لئے عذاب جان بن جاتا تھا۔ لیکن ڈاکٹر ہاشم کو شروع سے کوڈ ورک میں دلچسپی رہی تھی اور وہ اپنے کام میں اس قدر ماہر ہو گئے تھے کہ پیچیدہ سے پیچیدہ کوڈ بھی وہ اس طرح حل کر لیتے تھے جیسے اس کوڈ کے خالق ہی وہی ہوں۔ عمران خود بھی کوڈ ورک میں خاصا ماہر تھا لیکن جب کبھی اُسے کسی کوڈ میں شدید مشکل پیش آتی تو وہ ڈاکٹر ہاشم سے ہی رجوع کرتا تھا اور ڈاکٹر ہاشم بھی اس کی ذہانت کی وجہ سے اس کی بیحد قدر کرتے تھے اور یہ عمران ہی تھا جو انہیں اپنی مرضی سے کنٹرول کر لیتا تھا اور ڈاکٹر ہاشم کو اپنی انگلیوں پر نچانے کا فن جانتا تھا۔

ڈاکٹر ہاشم نے اپنی لائبریری میں کوڈ ورک پر دنیا کی بہترین کتابیں اکٹھی کر رکھی تھیں اور ویسے بھی چونکہ اس معاملے میں ان کی شہرت بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی تھی اس لئے دنیا بھر سے انہیں مختلف کوڈ حل کرنے کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ ڈاکٹر ہاشم نے اس علم پر خود

بھی کئی کتابیں لکھی تھیں جن کی وجہ سے بھی پوری دنیا میں ان کی عزت کی جاتی تھی وہ اپنی کوٹھی میں اکیلے رہتے تھے ان کی بیگم کو فوت ہوئے کافی عرصہ گذر چکا تھا اور ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے وہ کوٹھی میں دو ملازموں کے ساتھ اکیلے رہتے تھے۔ طب کی پریکٹس کے دوران چونکہ انہوں نے خاصی جائیداد بنا لی تھی اس لئے اس جائیداد سے انہیں اس قدر مستقل کمائی ہو جاتی تھی کہ وہ ٹھاٹھ سے رہ سکتے تھے مستقل رہائش کے لئے انہوں نے جیرون کو ہی پسند کیا تھا اور وہاں عام آبادی سے ہٹ کر انہوں نے ایک شاندار کوٹھی بنوائی تھی چونکہ ان کا فوجی ڈسپلن اس قدر سخت تھا اور وہ خود بھی اس قدر روکھے اور سخت آدمی تھے کہ ان کا کوئی عزیز بھی ڈر کے مارے ان کی کوٹھی کا رُخ نہ کرتا تھا اور اگر کوئی بیچارہ جا بھی نکلتا تو اُسے وہاں سے جان چھڑا کر بھاگتے ہی بنتی کیونکہ وہ ڈاکٹر ہاشم کے سخت ترین فوجی ڈسپلن کے شکنجے میں اس بُری طرح پھنستا تھا کہ اُسے فرار ہونے کے لئے بھی جگہ نہ ملتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر ہاشم وسیع و عریض کوٹھی میں اکیلے رہتے تھے ان کے دو ملازم بھی ریٹائرڈ فوجی تھے اور ڈاکٹر ہاشم کی طرح وہ بھی فوجی زندگی میں ڈھل چکے تھے۔ لیکن عمران جب وہاں پہنچتا تو ماحول یکسر بدل جاتا تھا کیونکہ عمران، ڈاکٹر ہاشم اور اس کے ملازموں کو مخصوص انداز میں ڈیل کرنے پر قادر تھا۔

عمران کو بس اخبار پڑھتے پڑھتے ڈاکٹر ہاشم کا خیال آگیا۔ طویل عرصے سے ان سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ موسم بھی خوشگوار تھا اس لئے عمران نے کار نکالی اور جیرون کی طرف چل پڑا۔ پہلے اُسے خیال آیا کہ وہ ڈاکٹر

ہاشم کو فون پر اپنی آمد کی اطلاع دے دے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا۔ چونکہ اس کا مقصد صرف تفریح تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا جیرون کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

عمران کی کار نے جیسے ہی ایک پہاڑی موڑ کاٹا۔ یکلخت اس نے چونک کر ایکسیلیٹر سے پیر ہٹا کر بریک پر رکھ دیا۔ کیونکہ موڑ کے ساتھ ہی ایک خوبصورت غیر ملکی لڑکی اپنی پشت پر سیاحوں والا بیگ لادے کھڑی انگوٹھا اٹھا کر لفٹ مانگ رہی تھی۔ لڑکی اپنے رنگ اور چہرے کے نقوش سے ولیسٹرن کارمن کی باشندہ لگتی تھی۔ عمران نے جیسے ہی کار اس کے قریب روکی وہ تیزی سے آگے بڑھی۔

"مجھے جیرون جانا ہے ——— کیا آپ مجھے جیرون تک لفٹ دیں گے۔" غیر ملکی لڑکی نے بڑے مہذب انداز میں کہا۔

"آپ کو تو میں کہکشاں تک لفٹ دینے کے لئے تیار ہوں ——— یہ جیرون تو بہت نزدیک ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو وہ لڑکی بے اختیار مسکرا دی اور پھر اس نے دروازہ کھولا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ لیکن کار کا دروازہ بند کرنے سے پہلے اس نے پشت پر لدا ہوا بیگ اتار کر اپنے قدموں میں رکھا اور پھر دروازہ بند کر دیا۔

"بہت بہت شکریہ ——— میرا نام میڈونا ہے اور میرا تعلق ولیسٹرن کارمن سے ہے ——— آپ کا ملک بے حد خوبصورت ہے اور جیرون کی تو میں نے بہت تعریفیں سنی ہیں" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے بڑے مہذب انداز میں اپنا تعارف بھی کرایا اور رسمی طور پر عمران کے ملک کی تعریف بھی کر دی۔

"میڈونا ——— اوہ! پھر تو غلطی ہو گئی ——— آپ خطرناک تو نہیں ہیں۔ مم ——— مم ——— مجھے بڑا ڈر لگتا ہے" ——— عمران نے یکلخت انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ——— ؟ میڈونا عمران کے اس اچانک خوفزدہ ہو جانے پر بری طرح چونک پڑی۔

"اوہ! ——— پھر ٹھیک ہے ——— اگر آپ کو میڈ کا مطلب نہیں آتا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ خطرناک بھی نہیں ہوتی ہوں گی" ——— عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے یکلخت کوئی مہیب خطرہ ٹل گیا ہو۔

"میں واقعی آپ کا مطلب نہیں سمجھی ——— آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔" میڈونا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— یعنی لفٹ دینے کے ساتھ ساتھ مطلب بھی سمجھانا پڑے گا ——— ٹھیک ہے۔ ہمارے ہاں میڈ پاگل کو کہتے ہیں ——— اور میڈونا کا مطلب آپ خود سمجھ لیں ——— اور پاگلوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں ——— ایک خطرناک اور دوسرے بے ضرر ——— ویسے دوسری قسم میں کچھ کچھ میرا شمار بھی ہوتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میڈونا اس بار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ! ——— آپ بے حد دلچسپ انسان ہیں مسٹر ———" میڈونا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ——— یہ ڈگریاں اس لئے ساتھ لئے پھرتا ہوں تاکہ سننے والوں کو پتہ چل جائے کہ میں

بے ضرر ہوں ـــــ ظاہر ہے جس نے صرف ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی کے اتنے بہت سے سال گذار دیئے ہوں ـــــ وہ بیچارہ اب اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہے کہ تعارف کراتے ہوئے ڈگریاں دوہراتا رہے" ـــــ عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور میڈونا اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے عمران کی ڈگریوں پر ذرا برابر یقین نہ آیا ہو۔

"ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) ـــــ اوہ! تو آپ ڈاکٹر آف سائنس ہیں" ـــــ میڈونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس نام کا ڈاکٹر ہوں ـــــ جب سے میں ڈاکٹر بنا ہوں، سائنس بیمار ہی نہیں ہوئی" ـــــ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور میڈونا ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"میں واقعی حیران ہوں کہ ڈی۔ ایس۔ سی جیسی ڈگری رکھنے کے باوجود آپ کا مزاج اس قدر شگفتہ ہے ـــــ ورنہ خالی ایم۔ ایس۔ سی کرنے کے بعد لوگ کاٹنے کو دوڑتے ہیں" ـــــ میڈونا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی مسکرا دیا۔

"کاٹنے کو تو میرا بھی دل کر رہا ہے۔ لیکن کار کے اندر دوڑنے کی گنجائش نہیں ہے" ـــــ عمران نے میڈونا کو دیکھتے ہوئے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا تو میڈونا کا چہرہ یکلخت گلاب کی طرح کھل اٹھا۔

"آپ واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہیں ـــــ مجھے خوشی ہے کہ مجھے آپ کی کمپنی میسر آئی ہے" ـــــ میڈونا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ جیرون میں کہاں ٹھہریں گی" ـــــ عمران نے میڈونا کے لہجے

سے گھبراتے ہوئے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"میں ٹورسٹ ہوں اس لئے کسی سستے سے ہوٹل کا رُخ کروں گی۔ ویسے میں ویسٹرن کارمن کی ہیمبرگ یونیورسٹی میں الیکٹرونکس کی طالبہ ہوں۔ سال میں ہمیں دو ماہ کی چھٹیاں ہوتی ہیں اور میں یہ چھٹیاں سیاحت میں گذارتی ہوں ـــــ پاکیشیا کے متعلق میں نے بہت کچھ سنا ہوا تھا اس لئے اس بار میں یہاں آگئی ہوں" ـــــ میڈونا نے مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ کو ہوٹل میں رہنے کی کیا ضرورت ہے ـــــ ڈاکٹر ہاشم کی وسیع و عریض کوٹھی آخر کس کام آئے گی ـــــ اور مجھے یقین ہے کہ آپ ڈاکٹر ہاشم سے مل کر بے حد خوش ہوں گی ـــــ اور وہ بھی انسانوں کے ڈاکٹر رہے ہیں مویشیوں کے نہیں رہے۔ اس لئے ظاہر ہے انہیں انسانوں سے مل کر لازماً خوشی ہوتی ہوگی ـــــ ویسے آجکل وہ ریٹائرمنٹ کی زندگی گذار رہے ہیں ـــــ بس ذرا ڈسپلن کے پابند ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بہرحال نکلا تو وہ تفریح کے لئے ہی تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اگر میڈونا بھی اس تفریح میں شامل ہو جائے تو کیا بُرا ہے۔

"ڈسپلن کی پابندی تو اچھی ہوتی ہے ـــــ مجھے ڈاکٹر ہاشم سے مل کر واقعی خوشی ہوگی" ـــــ میڈونا نے جواب دیا۔

"واقعی تو بہت چھوٹا سا لفظ ہے ـــــ آپ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوگی ـــــ بیچارے ڈاکٹر ہاشم تو مہمانوں کے لئے ترستے رہتے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے فرمانبردارانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا وہ

تصور ہی تصور میں میڈونا کی اس خوشی کا تصور کر رہا تھا جو اُسے ڈاکٹر ہاشم سے مل کر ہو گی۔

"آپ ڈاکٹر ہاشم صاحب کے پاس جا رہے ہیں" ——— میڈونا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ——— مجھے دراصل ہر چھ ماہ بعد تربیت کے لئے ان کے پاس جانا پڑتا ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تربیت ——— کیسی تربیت" ——— ؟ میڈونا نے چونک کر پوچھا۔

"ڈسپلن کی ——— میری طبیعت ایسی ہے کہ میں اکثر آؤٹ آف ڈسپلن ہو جاتا ہوں۔ اس لئے مجبوراً ہر چھ ماہ بعد مجھے ریفریشر کورس کے لئے جانا پڑتا ہے" ——— عمران نے کہا اور میڈونا نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"آپ ملازمت کرتے ہیں کسی سائنسی ادارے میں" ——— ؟ میڈونا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"سائنسی ادارے والے مجھے کہاں ملازمت دیتے ہیں ——— ان کے پاس جو سیٹیں ہوتی ہیں وہ سائنس کے ساتھ میٹرک پاس کو مل جاتی ہیں۔ اور مجھے یہی جواب ملتا ہے کہ آپ تو ڈاکٹر ہیں اس لئے جب سائنس بیمار ہوئی تو آپ کو بلا لیا جائے گا ——— اور سائنس بجائے بیمار ہونے کے روز بروز صحت مند ہوتی جا رہی ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— حیرت ہے کہ ڈی۔ ایس۔ سی ——— اور وہ بھی آکسفورڈ جیسی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل کو کوئی سیٹ ہی نہ ملے ——— آپ مذاق تو نہیں کر رہے" ——— میڈونا واقعی بے حد حیران ہو رہی تھی۔

"بس ایک بار کوشش کی تھی۔ اتنی جوتیاں پڑیں کہ پھر ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی" ——— عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ——— کیسی کوشش" ——— ؟ میڈونا نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر واقعی حیرت تھی۔

"مذاق کرنے کی ——— اب مجھے بھلا پیشگی کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ ان محترمہ کا شوہر جلاد واقع ہوا ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور میڈونا کے حلق سے نکلنے والے مترنم قہقہے سے کار گونج اٹھی۔

"تو اس کے شوہر کی موجودگی میں آپ نے مذاق کرنے کی کوشش کر ڈالی ——— سچ سچ" ——— میڈونا نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اب عمران کی باتوں سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"ارے یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ ——— میں نے کوشش کی تھی ——— ؟ خدا کا خوف کیجئے ——— میں بھلا ایسی جرأت کر سکتا ہوں ——— اماں بی کہتی ہیں کہ میرا بیٹا عمران تو سات لڑکیوں جیسا اکیلا لڑکا ہے۔ البتہ یہ مجھے آج تک پتہ نہیں چلا کہ اماں بی سات کا عدد کیوں کہتی ہیں ——— لڑکیاں تو آٹھ بھی ہو سکتی ہیں اور چھ بھی ——— بہرحال وہ کوشش ان محترمہ نے کی تھی" ——— عمران نے کہا۔ اور میڈونا کا ہنستے ہنستے برا حال ہو گیا۔ اس کا خوبصورت چہرہ مسلسل ہنسنے کی وجہ سے تمتما اٹھا تھا۔

"آپ واقعی بے حد دلچسپ باتیں کرتے ہیں" ——— میڈونا نے ایک بار پھر وہی فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کی تمتماہٹ اور ہی کہانی سنا رہی تھی۔

"جیرون شہر اب قریب آ رہا ہے۔ اس لئے اگر آپ نے کچھ پینا ہو تو

مجھے بتلا دیں۔ ورنہ ڈاکٹر ہاشم تو ڈسپلن کا پابند ہے ___ وہاں کھانے کے لئے علیٰحدہ وقت مقرر ہے اور پینے کے لئے علیٰحدہ"___ عمران نے ایک بار پھر موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ!___ تھینک یو ___ میں دارالحکومت سے کھانا کھا کر چلی تھی"۔ میڈونا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہ جیرون میں داخل ہو گئے اور پھر جیرون کے انتہائی مشرق میں آبادی سے بالکل ہٹ کر جب انتہائی خوبصورت منظر میں واقع سفید رنگ کی ایک جدید اور خوبصورت کوٹھی کے سُرخ گیٹ پر جا کر عمران نے کار روکی تو میڈونا بڑی تعریف بھری نظروں سے کوٹھی کو دیکھنے لگی۔

"اب بھی وقت ہے مس میڈونا ___ اگر آپ ڈسپلن سے الرجک ہوں تو مجھے بتا دیں ___ میں آپ کو کسی ہوٹل میں چھوڑ دوں گا۔ ورنہ اس سُرخ پھاٹک کی دوسری طرف ڈسپلن کی ہی عملداری ہے"۔ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے سے پہلے کہا۔

"آپ تو مجھے ڈرا رہے ہیں ___ جیسے ڈسپلن کسی خوفناک درندے کا نام ہو"___ میڈونا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او کے"___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کار سے اُتر کر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا۔ اور پھر وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف پشت کر کے اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے پھاٹک کوئی نامحرم عورت ہو جس کی طرف دیکھنا گناہ کبیرہ ہو۔

میڈونا کار میں بیٹھی حیرت سے اُسے دیکھتی رہی لیکن وہ کچھ بولی

نہیں۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک بانس کی طرح دُبلا پتلا آدمی جس کی بڑی بڑی مونچھیں تیر کی طرح دائیں بائیں اس طرح سیدھی کھڑی تھیں جیسے اس نے مونچھوں میں لوہے کی سلاخیں فٹ کرا رکھی ہوں۔ باہر آ گیا۔

"اباؤٹ ٹرن"___ اس مونچھوں والے نے باہر نکلتے ہی اس طرح چیخ کر کہا جیسے فوجی انسٹرکٹر رنگروٹوں کو پریڈ کرا رہا ہو اور عمران بھی واقعی نہ صرف فوجی انداز میں اباؤٹ ٹرن ہوا بلکہ ساتھ ہی وہ اٹن شن بھی ہو گیا۔

"ایٹ ایز"___ اس دُبلے پتلے لیکن بھاری مونچھوں والے نے چیخ کر کہا اور عمران جو بُت کی طرح اکڑا کھڑا تھا اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔

"رپورٹ پیش کرو جوان"___ مونچھوں والے نے اسی طرح اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جنگی قانون کے تحت کمپنی کمانڈر کو رپورٹ پیش کی جا سکتی ہے۔ جبکہ قیدی بھی ہمراہ ہو"___ عمران نے بھی سخت اور خشک لہجے میں کہا۔

"یس___ تم نے ٹھیک بولا جوان"___ مونچھوں والے نے کہا اور تیزی سے مُڑ کر ایک لمحے میں کھڑکی میں غائب ہو گیا اور عمران مسکراتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب"___ ؟ میڈونا کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"ڈسپلن مس میڈونا"___ عمران نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اسی لمحے پھاٹک کھُل گیا اور عمران کار اندر لیتا گیا۔ کوٹھی جس طرح باہر سے خوبصورت تھی اندر سے بھی خوبصورت تھی۔ عمران نے کار وسیع پورچ

میں جاکر روک دی۔

"اب آپ نیچے تشریف لے آیئے اور ڈسپلن کے مزے لیجئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار سے نیچے اُتر آیا۔ میڈونا بھی حیرت بھرے انداز میں نیچے اُتری اور پھر اس نے اپنا بیگ اٹھا کر اپنی پشت پر لاد لیا۔

"کوئیک مارچ ۔۔۔ کمپنی کمانڈر کو رپورٹ دو"۔۔۔ اچانک برآمدے میں کھڑے ایک بھینسے نما موٹے آدمی نے چیخ کر کہا اور عمران باقاعدہ فوجی انداز میں چلنے لگا۔ جب کہ میڈونا حیرت بھرے انداز میں آگے بڑھنے لگی۔

"اے لڑکی ! ۔۔۔ تم غیر فوجی انداز میں چل رہی ہو ۔۔۔ فوراً کوئیک مارچ کرو ۔۔۔ ورنہ کورٹ مارشل ہو جائے گا"۔۔۔ موٹے آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی کڑک تھی کہ میڈونا نے گھبرا کر فوجی انداز میں چلنے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ اُسے اس انداز میں چلنا نہ آتا تھا اس لئے دوسرے لمحے اس کی دونوں ٹانگیں آپس میں اُلجھیں اور وہ چیختی ہوئی منہ کے بل برآمدے کے پکے فرش پر جا گری۔ عمران نے اس کی طرف مُڑ کر بھی نہ دیکھا اور اسی طرح کوئیک مارچ کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

"کیا بکواس ہے ۔۔۔ کیا یہ سب پاگل ہیں نانسنس"۔۔۔ میڈونا نے اُٹھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"شٹ اَپ ! ۔۔۔ اب تمہارا کورٹ مارشل ہوگا"۔۔۔ موٹے بھینسے نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے دوڑ کر میڈونا کو بازو سے پکڑا اور پھر اُسے گھسیٹتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ میڈونا نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس بھینسے نما انسان نے انتہائی پھرتی سے سائیڈ میں موجود ایک دروازہ کھولا اور اُسے اندر اچھال دیا اور دروازہ بند کر دیا۔

کورٹ مارشل تک کوارٹر گارڈ میں رہو گی تم"۔۔۔ موٹے نے باہر سے کنڈی لگاتے ہوئے کہا اور پھر فوجی انداز میں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔

عمران اس دوران راہداری کے آخر میں پہنچ کر دیوار کے ساتھ لگ کر رُک گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چلنا چاہتا ہو لیکن آگے دیوار کی وجہ سے مجبوراً رُک گیا ہو۔

میڈونا اس کمرے کے اندر سے بُری طرح چیختی سنائی دے رہی تھی لیکن عمران نے ایک بار بھی مُڑ کر نہ دیکھا تھا۔

"اباؤٹ ٹرن"۔۔۔ موٹے نے عمران کے قریب جا کر چیختے ہوئے کہا اور عمران واقعی اباؤٹ ٹرن کے انداز میں مُڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"لیفٹ ٹرن"۔۔۔ موٹا ایک بار پھر چیخا اور عمران نے بائیں طرف اپنا جسم موڑ لیا۔

"کوئیک مارچ"۔۔۔ موٹے نے کہا اور عمران سامنے موجود ایک کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔

"ہالٹ"۔۔۔ اندر سے ایک بوڑھی لیکن بارعب آواز سنائی دی اور عمران ایک جھٹکے سے رُک گیا۔

"ایٹ ایز"۔۔۔ سامنے کھڑے ایک لمبے قد کے بوڑھے آدمی نے کہا۔ اس کی داڑھی مونچھیں صاف تھیں اور وہ بھی کسی فوجی کی طرح اکڑا کھڑا تھا۔

"السلام علیکم انکل"۔۔۔ عمران نے اس بار بڑے بے تکلفانہ انداز میں کہا۔

"نانسنس ۔۔۔ اٹن شن"۔۔۔ بوڑھے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سوری انکل! ___ مجھے جاپانی زبان نہیں آتی اس لئے یہ شن اٹن کا معنی پہلے سمجھائیے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ! ___ ورنہ کورٹ مارشل کر دوں گا" ___ بوڑھے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

اگر کورٹ تھک گئی ہے تو بے شک مالش کرتے رہیں ___ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور اطمینان سے ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اوہ! ___ تم ڈسپلن کی خلاف ورزی کر رہے ہو ___ تمہاری یہ جرأت" ___ بوڑھا غصے کی شدت سے بری طرح ناچ اٹھا۔

"ڈسپلن ریسٹ پر چلا گیا ہے ___ جنگی قانون کے قاعدہ نمبر بارہ کے تحت ڈسپلن کو ریسٹ ملنا ضروری ہے" ___ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ! ___ اوہ! واقعی جنگی قانون کی پابندی ضروری ہے" ___ بوڑھے نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ انکل! ___ آپ سے زیادہ جنگی قانون کی پابندی کون کر سکتا ہے ___ اور جنگی قانون کے قاعدہ نمبر پندرہ کے تحت کوارٹر گارڈ میں موجود قیدی کو بھی ریسٹ ٹائم میں باہر آجانا چاہیئے" ___ عمران نے کہا۔

"باٹی" ___ بوڑھے نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے وہ موٹا آدمی کسی جن کی طرح نمودار ہوا اور پھر اٹن شن کھڑا ہو گیا۔

"جنگی قانون کے قاعدہ پندرہ کے تحت کوارٹر گارد کے قیدی کو ریسٹ دو" ___ بوڑھے نے کہا۔

"یس سر" ___ موٹے نے ایک دھماکے سے اپنی ایک موٹی ٹانگ کو دوسری موٹی ٹانگ کے ساتھ مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ فوجی انداز میں مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ارے تم عمران! ___ تم کہاں ٹپک پڑے" ___ اچانک بوڑھے نے اس طرح مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا جیسے وہ پہلی بار عمران کو دیکھ رہا ہو۔

"بغیر موسم کے ٹپکا ہوں انکل" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا ___ اوہ! یہ تو تم نے ایلچن کوڈ میں بات کی ہے اور ایلچن کوڈ کے تحت اس کا مطلب ہے کہ میں احمق ہوں" ___ بوڑھے ڈاکٹر ہاشم نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، باٹی، میڈونا کا بازو پکڑے اندر داخل ہوا۔ میڈونا کا چہرہ بری طرح ستا ہوا تھا۔ وہ بے حد خوفزدہ اور پریشان نظر آ رہی تھی۔

"کوارٹر گارد کا قیدی حاضر ہے کمانڈر" ___ باٹی نے پہلے کی طرح دھماکے سے اپنی موٹی ٹانگیں ٹکراتے ہوئے کہا۔

"انکل! ___ جب ڈسپلن ریسٹ پر ہو تو جنگی قانون کے قاعدہ بتیس کے تحت جنگی اصطلاحات استعمال کرنا قابل سزا جرم ہے ___ اور یہ باٹی قاعدہ بتیس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ___ قاعدہ نمبر بتیس کی خلاف ورزی قابل سزا ہے ___ مگر سزا کا قاعدہ بتاؤ" ___ بوڑھے ڈاکٹر نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"قاعدہ نمبر بائیس کے تحت قاعدہ نمبر بتیس کی خلاف ورزی کی سزا کھڑے

کھڑے جھک کر ناک سے لکیریں نکالنا ہے" ـــــ عمران نے فوراً ہی سزا والا قاعدہ سُنا دیا۔

" اوہ یس ـــ سنو باٹی ـــ آرڈر سنو" ـــــ ڈاکٹر ہاشم نے چیخ کر کہا۔

" یس کمانڈر" ـــــ باٹی نے ایک بار پھر دھماکے سے اپنی موٹی ٹانگیں ٹکراتے ہوئے کہا لیکن اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

" قاعدہ نمبر بیس کے تحت تمہیں سزا دی جاتی ہے کہ تم کھڑے کھڑے جھک کر ناک سے فرش پر لکیریں نکالو ـــــ سزا اناؤنس" ـــــ ڈاکٹر ہاشم نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس کمانڈر" ـــــ باٹی نے اس بار مُردہ سے لہجے میں کہا اور پھر وہ رکوع کے بل جھکنے لگا لیکن ظاہر ہے ایک تو وہ موٹا تھا اس لئے ایک خاص حد سے زیادہ جھک نہ سکتا تھا ـــــ اور اگر موٹا نہ بھی ہوتا تب بھی کھڑے کھڑے جھک کر اس کی ناک کسی صورت بھی فرش سے نہ لگ سکتی تھی لیکن جنگی قانون پر عملدرآمد ضروری تھا۔ اس لئے باٹی جھکتا گیا۔ مگر ابھی اس کا سر پیٹ کی سیدھ میں ہی آیا تھا کہ یکلخت وہ توازن کھو بیٹھا اور قلابازی کھا کر پشت کے بل ایک خوفناک دھماکے سے نیچے گرا۔ مگر دوسرے لمحے وہ جلدی سے اٹھا اور ایک بار پھر جھکتا گیا مگر اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا اور پھر تو باٹی غریب کی حالت خراب ہوتی گئی۔ وہ کراہتا ہوا اٹھتا اور کھڑے کھڑے نیچے جھکنے کی کوشش کرتا اور پھر بے اختیار قلابازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرتا۔ اور مسلسل گرنے کی وجہ سے اب تو ہر بار گرتے ہوئے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکل جاتی۔ لیکن جنگی قانون بہرحال قانون تھا۔ اس پر عملدرآمد ضروری تھا اس لئے باٹی

مسلسل کوشش میں مصروف تھا اور کمرے میں اسکی قلابازیاں، دھماکے اور چیخیں جاری تھیں۔

میڈونا انتہائی حیرت بھرے انداز میں کھڑی یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہی تھی۔

اور پھر کئی قلابازیاں کھانے کے بعد اس بار جب باٹی قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے گرا تو اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے گئے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا اور سانس بُری طرح پھولنے لگا تھا۔

" آرڈر از آرڈر ـــ کھڑے ہو جاؤ اور سزا پر عمل درآمد کرو" ـــ بوڑھے ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

" نہیں ـــ جنگی قانون کے قاعدہ نمبر ایک سو بارہ کے تحت دس قلابازیاں کھانے کے بعد سزا خود بخود معطل ہو جاتی ہے" ـــــ عمران نے کہا شاید اُسے باٹی کی حالت پر رحم آگیا تھا۔ ویسے بھی اس نے میڈونا کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کی اُسے خاصی سزا مل گئی تھی۔

" یس ـــ جنگی قانون کے قاعدہ نمبر ایک سو بارہ کے تحت سزا معطل کی جاتی ہے" ـــــ ڈاکٹر ہاشم نے چیخ کر کہا اور باٹی اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگ گئے ہوں۔ وہ بڑی ممنونانہ نظروں سے عمران کو دیکھتا ہوا جلدی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

" ڈاکٹر ہاشم! ـــ ان سے ملو ـــ یہ میڈونا ہیں ـــ ویسٹرن کارمن کی ہیمبرگ یونیورسٹی میں الیکٹرونکس کی طالبہ ہیں اور سیاحت کی غرض سے پاکیشیا آئی ہیں ـــــ اور یہ ہیں ڈاکٹر ہاشم ـــ بین الاقوامی شہرت کے مالک ـــ کوڈ ورک میں پوری دنیا میں اتھارٹی تسلیم کئے جاتے

ہیں" ---- عمران نے بڑے مہذبانہ انداز میں دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مم ---- مم ---- مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے" ---- میڈونا نے بڑے اُلجھے ہوئے انداز میں رسمی طور پر فقرہ کہا۔ کیونکہ اُسے کوٹھی میں داخل ہوتے ہی اس کے ساتھ جو عجیب و غریب سلوک ہوا تھا اس نے اُسے بُری طرح اُلجھا دیا تھا۔

"لیکن مجھے تم سے مل کر قطعی خوشی نہیں ہو رہی ---- تم جس انداز میں کھڑی ہو۔ یہ ڈسپلن کے خلاف ہے ---- اٹن شن" ---- ڈاکٹر ہاشم نے بات کرتے کرتے اچانک اتنے زور سے چیخ کر "اٹن شن" کہا کہ میڈونا اٹن شن ہونے کے چکر میں اچھل کر نیچے فرش پر جا گری۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ بُری طرح سہم گئی تھی۔

"اوہ! ---- تم نے نیچے گر کر اور اتنے زور سے چیخ کر ڈسپلن کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے ----" ڈاکٹر ہاشم نے بجائے ہمدردی کے انتہائی غصیلے لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

"مگر ڈاکٹر! ---- ڈسپلن تو ریسٹ پر ہے اور جب ڈسپلن ریسٹ پر ہو اور کمانڈر ڈسپلن کی خلاف ورزی کی بات کرے تو جنگی قانون کے قاعدہ نمبر دو کے تحت کمانڈر کو اعلیٰ بلیک کافی اور چکن برگر کھلانے پڑتے ہیں۔ اور قاعدہ نمبر تین کی ذیلی شق نمبر ایک کے تحت جب تک دوسرے کھاتے رہیں، کمانڈر کو مسلسل مسکرانا پڑتا ہے" ---- عمران نے ڈاکٹر ہاشم کے فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اُسے ٹوکتے ہوئے قانون قاعدے بتانے شروع کر دیئے۔

"اوہ! ---- اوہ! ---- واقعی جنگی قانون پر عمل درآمد ضروری ہے" ---- ڈاکٹر ہاشم نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جلدی سے ایک طرف پڑا ہوا انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور پھر کسی کو اعلیٰ بلیک کافی کے دو کپ اور چکن برگر لانے کا کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا۔ دوسرے لمحے وہ اس طرح چونکا جیسے اس نے پہلی بار کمرے میں موجود میڈونا کو دیکھا ہو۔

"اوہ ---- اوہ! ---- یو چارمنگ گرل ---- کیا تم اس عمران کی بیوی ہو" ---- ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تعارف کرایا ہے ڈاکٹر! ---- اور جنگی قانون کے قاعدہ نمبر بارہ کے تحت اگر ایک بار تعارف کرائے جانے کے بعد کوئی کمانڈر غلط بات کرے تو اُسے فوراً معافی مانگنی چاہیئے" ---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ---- واقعی اب مجھے یاد آ گیا ---- آئی ایم سوری چارمنگ گرل ---- بیٹھو! ---- بس میں بوڑھا ہو گیا ہوں اس لئے میری یادداشت قدرے کمزور ہو گئی ہے" ---- ڈاکٹر ہاشم نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور میڈونا ہونٹ کاٹتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ لیکن اس کے چہرے پر پہلی سی شگفتگی موجود نہ تھی۔ ڈاکٹر ہاشم بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ بالشت نما آدمی ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرالی پر موجود بلیک کافی کے دو کپ اٹھائے اور ایک عمران اور دوسرا میڈونا کی طرف بڑھا دیا۔ جب کہ چکن برگر کی پلیٹ اس نے درمیانی میز پر رکھ دی۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے کمانڈر" ---- بالشت نما آدمی نے اٹن شن ہوتے

ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کے جانی! ۔۔۔ اب تم واپس اپنے محاذ پر رپورٹ کرو" ۔۔۔ ڈاکٹر نے سخت لہجے میں کہا اور بانس نما آدمی نے فوجی انداز میں سلیوٹ کیا اور مڑ کر فوجی انداز میں چلتا ہوا باہر چلا گیا۔

"ڈاکٹر! ۔۔۔ قاعدہ نمبر تین کی ذیلی شق نمبر ایک کے تحت اب تم نے اس وقت تک مسلسل مسکرانا ہے ۔۔۔ جب تک ہم کافی اور برگر نہ ختم کر لیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر یکلخت تن کر سیدھا ہو گیا۔

"یس ۔۔۔ عملدرآمد ضروری ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور مسکرانے لگا۔

عمران تو بڑے اطمینان سے کافی پینے اور برگر کھانے میں مصروف ہو گیا لیکن میڈونا کی حالت بری تھی۔ وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہی تھی جو زبردستی مسکرانے کی کوشش میں عجیب ہونق لگ رہا تھا۔

"تم جلدی کرو ۔۔۔ میری تو باچھیں مسکراتے مسکراتے پھٹنے لگی ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جنگی قانون کے قاعدہ ۔۔۔" عمران نے ایک بار پھر جنگی قانون کا قاعدہ پڑھنا شروع کر دیا۔

"اوہ اچھا اچھا ۔۔۔ مت پڑھو قاعدہ ۔۔۔ میں مسکراتا ہوں ۔۔۔ لعنت ہے اس جنگی قانون پر" ۔۔۔ ڈاکٹر ہاشم نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا اور ایک بار پھر باچھیں پھیلا کر مسکرانے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید کوفت اور بیزاری کے آثار نمودار تھے جبکہ بظاہر وہ مسکرا رہا تھا اور میڈونا اس کی حالت دیکھ کر پہلی بار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ یہ آپ کس جنگی قانون کے قاعدے بتا رہے ہیں"۔ میڈونا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہ پہلی جنگ عظیم کا قانون ہے مس میڈونا ۔۔۔ اس پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی ۔۔۔ اور اب اگر اس پر عملدرآمد نہ ہوا تو تیسری جنگ عظیم چھڑ جائے گی ۔۔۔ کیوں ڈاکٹر ہاشم" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس" ۔۔۔ ڈاکٹر نے جلدی سے کہا اور پھر باچھیں پھیلا کر مسکرانے لگا اور میڈونا اتنے زور سے ہنسی کہ کمرہ گونج اٹھا۔

"جنگی قانون ۔۔۔" عمران نے ایک بار پھر بات شروع کی۔

"ارے نہیں نہیں ۔۔۔ اب میں نہیں ہنسوں گی۔ پلیز" ۔۔۔ میڈونا نے ہنستے ہوئے کہا اور جلدی سے کافی کا کپ اٹھا لیا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ ہنسی اس کے پیٹ میں کسی فوارے کی طرح ابل رہی ہے۔ لیکن وہ زبردستی اسے روکے ہوئے ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ ایسا کب تک کر سکتی تھی اس لئے چند لمحوں بعد جیسے غبارہ پھٹنے کی آواز نکلتی ہے ایسی ہی آواز میڈونا کے حلق سے نکلی اور وہ بے اختیار اس بری طرح ہنسنے لگی کہ بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ہنستی ہوئی دوڑتی چلی گئی۔

"مس میڈونا ۔۔۔ جنگی قانون کے قاعدہ ۔۔۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پلیز پلیز ۔۔۔ فار گاڈ سیک ۔۔۔ پلیز کچھ مت کہو ۔۔۔ اوہ! خدا کی پناہ۔ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں دنیا میں" ۔۔۔ میڈونا نے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار سنجیدہ ہونے کی کوشش کرتی۔ لیکن پھر اس کی نظر سامنے بیٹھے ڈاکٹر ہاشم پر پڑتی تو ایک بار پھر پھسک کی آواز کے ساتھ

ہی اس کے حلق سے قہقہوں کا طوفان سا امڈ پڑتا۔

"اوہ! — کب ختم ہو گا یہ قاعدہ — اب میں مزید نہیں مسکرا سکتا" — ڈاکٹر ہاشم نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تم مزید نہیں مسکرا سکتے ڈاکٹر — تو پھر جنگی قانون کے قاعدہ نمبر چار کی ذیلی شق نمبر دو کے تحت رونا شروع کر دو" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ہاشم نے یکلخت رونے والا منہ بنایا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح ہچکیاں لے لیکر رونے لگا جیسے اچانک اس کے سارے عزیز کسی حادثے میں ہلاک ہو گئے ہوں اور میڈونا کی حالت ایک بار پھر خراب ہو گئی۔ اس نے کافی کا کپ رکھا اور اٹھ کر باہر دروازے کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی۔ اس کے دور جاتے ہوئے قہقہوں کی آوازوں سے راہداری گونج رہی تھی۔

"بس کافی اور برگر ختم ہو گئے ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روتا ہوا ڈاکٹر ہاشم یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یہ لڑکی کیوں ہنس رہی ہے — کیا یہ پاگل ہے" — ڈاکٹر ہاشم نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس کا نام میڈونا ہے — اور میڈ پاگل کو ہی کہتے ہیں" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اچانک اس کی نظر میڈونا کے ایک طرف رکھے ہوئے بیگ پر پڑ گئی جس کی بے شمار جیبوں میں سے ایک جیب میں سے ایک کاغذ کا کونا باہر کو جھانک رہا تھا اور عمران نے اٹھ کر بیگ سے وہ کاغذ کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ! — ڈاکٹر کوڈ" — عمران نے کاغذ کو دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور کوڈ کا نام سن کر ڈاکٹر ہاشم بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا کہا — کونسا کوڈ ہے — دکھاؤ مجھے" — ڈاکٹر ہاشم نے جلدی سے آگے بڑھ کر کاغذ عمران کے ہاتھوں سے جھپٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میڈونا دروازہ کھول کر واپس اندر داخل ہوئی اور ان دونوں کو اس طرح کھڑے ایک دوسرے سے کاغذ جھپٹتے دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

"اوہ! — یہ تو واقعی کوئی نیا کوڈ ہے — ویری گڈ — اٹ از ویری گڈ — اوہ! آؤ اسے حل کریں" — ڈاکٹر ہاشم کے چہرے پر اس وقت واقعی حقیقی مسرت کے آبشار سے بہنے لگے تھے۔

"آپ اسے حل کریں — میں ذرا مس میڈونا سے دو باتیں کر لوں" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر کاغذ ہاتھ میں پکڑے سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا چکر ہے — کس کوڈ کی بات کر رہے ہیں آپ" — ؟ میڈونا نے حیران ہو کر عمران سے پوچھا۔

"یہ کاغذ آپ کے بیگ کی اس جیب سے باہر نکلا ہوا تھا اور اس کاغذ پر انتہائی عجیب و غریب کوڈ میں عبارت لکھی ہوئی ہے" — عمران نے غور سے میڈونا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاغذ اس جیب میں — عجیب و غریب کوڈ" — میڈونا نے بری طرح الجھے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ! بے حد دلچسپ — انتہائی دلچسپ — یہ کوڈ نہیں ہے۔ الیکٹرونکس سائنس کا ایک فارمولا ہے جسے الیکٹرونکس میں چار جز فارمولا کہتے ہیں" — میڈونا نے بے طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن چار جز فارمولے کے ڈایاگرام میں تو ایکس ففٹی چار بار استعمال ہوتا ہے"

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو میڈونا بُری طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے شدید حیرت نمایاں ہو رہی تھی۔

"کک — کک — کیا مطلب! — آپ الیکٹرونکس میں ڈی ایس سی تو نہیں ہیں" — میڈونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ میرے سوال کا جواب دیں مس میڈونا — یا کہیں میں غلط کہہ رہا ہوں" — عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں — لیکن یہ ہے چارجر فارمولا — ہماری یونیورسٹی کے ڈین آجکل چارجر فارمولے پر مقالہ لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے وہ مقالہ مجھے ٹائپ کرنے کے لئے دیا تھا۔ یہ میں نے وہاں سے نقل کیا تھا — مجھے خود چونکہ حیرت ہوئی تھی اس لئے میں نے سوچا تھا کہ اطمینان سے اس پر غور کروں گی" — میڈونا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ڈاکٹر جافرے کی بات کر رہی ہیں شاید" — عمران نے کہا تو میڈونا کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھیلیں کہ عمران کو خطرہ لاحق ہو گیا کہ اگر اسی طرح پھیلتی چلی گئیں تو کانوں تک پہنچ جائیں گی۔

"اوہ — اوہ! آپ ڈاکٹر جافرے کو کیسے جانتے ہیں — اوہ! آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہو گیا" — میڈونا واقعی حیرت میں ڈوب گئی تھی۔

"اتنی زیادہ حیرت کی ضرورت نہیں مس میڈونا! — ڈاکٹر جافرے مشہور آدمی ہیں اور ان کے الیکٹرونکس پر تحقیقاتی مقالے سائنس کے اعلیٰ ترین رسالوں میں اکثر چھپتے رہتے ہیں — اور سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر جافرے ہیمرگ یونیورسٹی میں شعبہ الیکٹرونکس کے ڈین ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میڈونا یکلخت شرمندہ سی ہو گئی۔

"اوہ واقعی! — دراصل آپ کے منہ سے اچانک ڈاکٹر جافرے کا سن کر مجھے بے حد حیرت ہوئی تھی — واقعی وہ مشہور آدمی ہیں" — میڈونا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے حل کر لیا ہے عمران" — اچانک دروازے سے ڈاکٹر ھاشم کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچھا! — پھر تو میٹھا ہو گیا ہو گا شربت" — عمران نے کہا۔

"شربت میٹھا ہو گیا ہو گا — کیا مطلب! — یہ کونسا کوڈ ہے" — ؟ ڈاکٹر ھاشم نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

"آپ نے حل کرنے کی بات کی ہے ناں — اور حل ہونے کے بعد میرا مطلب ہے چینی حل ہو جانے کے بعد تو شربت میٹھا ہو ہی جاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا اچھا! — میں سمجھا کوئی کوڈ ہے" — ڈاکٹر ھاشم نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب! — شربت تو ہوتا ہی میٹھا ہے اسی لئے تو اسے شربت کہتے ہیں" — میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ملک میں ہوتا ہو گا — ہمارے ملک میں تو شربت بھی شربت ہی ہوتا ہے رنگدار پانی — اسے شربت بنانے کے لئے اس میں میٹھا ڈالنا پڑتا ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں پوری بوتل ایک جگ میں انڈیل دی جاتے تو شاید کچھ مٹھاس کا احساس ہو جائے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور میڈونا ایک بار پھر ہنسنے لگی۔

"آپ ہنس رہی ہیں ۔۔۔ ہمارے ہاں تو چینی میں مٹھاس نہیں ہوتی ۔ اچار میں ترشی نہیں ہوتی ۔۔۔ عورت میں نسائیت نہیں ہوتی ۔ اور مرد میں غیرت نہیں ہوتی" ۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی اور اس بار میڈونا کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ہاشم بھی مسکرا دیا ۔

"تم نے حیرت ظاہر نہیں کی عمران ! ۔۔۔ اس کوڈ کے حل ہونے پر" ۔ ڈاکٹر ہاشم نے کہا ۔

"اس لئے ڈاکٹر کہ بقول میڈونا یہ تو الیکٹرونکس کا فارمولا ہے ۔ اور آپ نے ظاہر ہے اس کا حل اس طرح نکالا ہو گا کہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور ذہن چھوٹا" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"ارے نہیں عمران ! ۔۔۔ یہ الیکٹرونکس فارمولا نہیں ہے ۔۔۔ یہ تو ٹیاما کوڈ کو الٹ کر لکھا گیا ہے ۔۔۔ یہ ایک پیغام ہے ۔ یہ دیکھو ! تم خود اسے پڑھ لو ۔۔۔ تم بھی تو کوڈ کے ماہر ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو عمران بری طرح چونک پڑا ۔ اس نے ڈاکٹر ہاشم کے ہاتھ میں موجود دونوں کاغذ جھپٹ لئے جس میں سے ایک وہ تھا جو میڈونا کے بیگ کی جیب سے نکلا تھا اور دوسرا وہ جس پر ڈاکٹر ہاشم نے اسے ڈی کوڈ کیا تھا ۔ میڈونا بھی ڈاکٹر ہاشم کی بات سن کر چونک پڑی ۔

"اوہ ! ۔۔۔ مجھے دکھاؤ ۔۔۔ یہ کونسا کاغذ ہے" ۔۔۔ میڈونا نے بری طرح چونکتے ہوتے کہا اور اس نے عمران کے ہاتھوں سے کاغذ جھپٹ لیا ۔

"یہ تو میرا کاغذ نہیں ہے ۔۔۔ لیکن یہ تو بالکل اسی طرح کا ہے چارجر فارمولے کے ڈایا گرام کی طرح ۔۔۔ اوہ ! لیکن میرے والا کاغذ تو ہلکے نیلے رنگ کا تھا ۔ جب کہ یہ تو قدرے زیادہ نیلا ہے ۔۔۔ ٹھہرو ! میں دکھاتی ہوں اپنا پیڈ" ۔۔۔ میڈونا نے چیخ کر کہا اور پھر وہ اپنے بیگ کی طرف جھپٹی ۔ اس نے اسی جیب کی زپ کھول دی جس میں سے عمران نے کاغذ کھینچا تھا ۔ اور پھر اس میں سے اس نے چند کاغذ باہر نکال لئے یہ ایک پیڈ کی صورت میں تھا ۔

"یہ دیکھو اس کے باقی کاغذات" ۔۔۔ میڈونا نے کاغذات عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے کاغذات اس کے ہاتھ سے لے لئے ۔ واقعی ان پر الیکٹرونکس کے مخصوص فارمولے کے بارے میں تحقیقاتی مواد موجود تھا ۔ اور جو کاغذ پہلے نکلا تھا اس کی لکھائی ویسے ہی تھی ۔ دور سے دونوں کاغذ اسی فارمولے کا حصہ ہی نظر آتے تھے لیکن پہلے اور دوسرے کاغذوں کی ساخت اور رنگت میں بھی فرق تھا اور پہلا کاغذ واقعی کوڈ میں لکھا گیا تھا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ یہ تمہارے کاغذوں سے مختلف ہے حالانکہ بظاہر ویسا ہی نظر آتا ہے" ۔۔۔ عمران نے فارمولے والے کاغذ میڈونا کو واپس دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پہلے اصل کاغذ کو غور سے پڑھا اور پھر ڈاکٹر ہاشم والے ڈی کوڈ ہوتے کاغذ کو ۔

واقعی ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی ذہانت سے اس کو ڈی کوڈ کر لیا تھا ۔ ورنہ جس طرح ٹیاما کوڈ کو الٹ کر لکھا گیا تھا کم از کم عمران اسے آسانی سے نہ سمجھ سکتا ۔ عمران کی نظریں تیزی سے ڈی کوڈ والے کاغذ پر پھسلتی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہونے لگے یہ کسی کی طرف سے پیغام تھا ۔ کسی کے نام لکھا گیا تھا جس میں اسے بتایا گیا تھا کہ وہ فوری طور پر اس سے رابطہ قائم کرے اور مشن کا آغاز کر دے اس کے ساتھ

ساتھ اُسے ہدایات بھی دی گئی تھیں کہ وہ مقامی سیکرٹ سروس سے ر
کر رہے ۔

"کیا لکھا ہوا ہے اس میں ـــــ مجھے تو بتاؤ" ـــــ میڈونا نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا ۔

"بس عام سا پیغام ہے ـــــ تم یہ بتاؤ کہ یہ کاغذ تمہارے بیگ میں کیسے
آیا ہوگا ـــــ کوئی اندازہ" ـــــ ؟ عمران نے دونوں کاغذ جیب میں
ڈالتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور میڈونا نے آنکھیں بند کر لیں ۔

"ہاں ! ـــــ بالکل ایسا ہی ہوا ہوگا ـــــ میں پرسوں ہیمرگ یونیورسٹی
کیمپس سے روانہ ہوئی تھی اور رات میں نے دارالحکومت کے ایک سستے
سے ہوٹل میں گذاری تھی ـــــ وہاں میں رات کو چونکہ فارغ تھی اس لئے
میں اس فارمولے پہ کام کرتی رہی اور پھر اسی طرح پڑھتے پڑھتے میں سو
گئی ـــــ صبح جب میری نیند کھلی تو یہ کاغذ میز سے نیچے فرش پہ
بکھرے ہوئے تھے ـــــ چونکہ میری آنکھ دیر سے کھلی تھی اور فلائٹ
جانے میں وقت بے حد کم رہ گیا تھا اس لئے میں نے جلدی جلدی سامان
سمیٹنا شروع کر دیا اور فرش پر موجود تمام کاغذ سمیٹ کر میں نے بیگ کی
اس جیب میں رکھے اور پھر میں پاکیشیا آ گئی ـــــ پہلے میرا خیال تھا کہ
میں دارالحکومت میں ٹھہروں گی ـــــ لیکن پھر ایک ریستوران میں کھانا
کھانے کے بعد مجھے خاصی گرمی سی محسوس ہوئی تو میں نے سوچا کہ جیرون میں
جا کر کچھ دن ٹھہرنا چاہیئے تاکہ میرا جسم یہاں کے سخت موسم سے قدرے
ایڈجسٹ ہو جائے ـــــ چونکہ میں نے کھانا کھایا ہوا تھا اس لئے میں
پیدل ہی چل پڑی اور جب تھک گئی تو پھر میں نے لفٹ مانگنی شروع کر

دی ۔ بس یہ ہے ساری بات ـــــ یقیناً یہ کاغذ اسی ہوٹل کے کمرے
کے فرش پر پڑا ہوگا جسے میں نے اپنا کاغذ سمجھ کر اٹھا لیا تھا" ـــــ میڈونا
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے تفصیل بتائی اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے
اُسے اطمینان ہو گیا ہو ۔

"لیکن اس میں لکھا کیا ہوا ہے" ـــــ ؟ میڈونا نے تفصیل بتانے
کے بعد کہا ۔

"یہ لو ـــــ ڈاکٹر ہاشم نے اسے ڈی کوڈ کیا ہے ۔ اسے پڑھ لو" ـــــ
عمران نے جیب سے کاغذ نکال کر میڈونا کی طرف بڑھا دیا ۔

"کیا مطلب ! ـــــ یہ کس مشن کی بات ہے ـــــ میں سمجھی نہیں" ـــــ
میڈونا نے حیران ہو کر کہا ۔

"یہ کسی جرائم پیشہ تنظیم کی طرف سے کوئی اہم پیغام ہے جو اتفاق سے
تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے ـــــ بہرحال یہ وہیں ولیسٹرن کارمن کا ہی کوئی
مسئلہ ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور میڈونا
کے چہرے پر چھا جانے والی پریشانی دُور ہو گئی ۔

"اچھا ڈاکٹر ہاشم ! ـــــ مجھے اجازت دیں ـــــ مجھے اچانک ایک ضروری
کام یاد آ گیا ہے ـــــ یہ مس میڈونا یہاں رہیں گی" ـــــ عمران نے ڈاکٹر
ہاشم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ۔

"ارے نہیں ! ـــــ میں یہاں اکیلی نہیں رہوں گی ۔ سوری ! ـــــ میں
تمہارے ساتھ چلتی ہوں ـــــ تم مجھے دارالحکومت میں کسی سستے سے ہوٹل
پر ڈراپ کر دینا" ـــــ میڈونا نے چونک کر کہا ۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ تم اتنی جلدی واپس چلے جاؤ" ـــــ ڈاکٹر ہاشم

نے ناراضگی سے کہا۔

"یہ ضروری ہے ڈاکٹر ہاشم ـــــ جنگی قانون کے قاعدے کے تحت ضروری ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا! ـــ ضروری ہے تو ٹھیک ہے" ـــــ ڈاکٹر ہاشم نے جلدی سے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران میڈونا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میڈونا نے محسوس کیا تھا کہ کاغذ ملنے کے بعد عمران کی آنکھوں میں پریشانی جھلک اٹھی تھی۔ لیکن ظاہر ہے وہ کیا کہہ سکتی تھی اور اُسے تو یہ سوچ کر ہی خوف آتا تھا کہ عمران کے بغیر ان پاگلوں کے درمیان اگر اس نے ایک لمحہ بھی گذار دیا تو نجانے اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے اس نے ساتھ ہی واپسی کا فیصلہ کر لیا تھا۔

جولیا کی نظریں جیسے ہی ریستوران کے بورڈ پر پڑیں اس کے منہ سے خود بخود اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ وہ آج شاپنگ کرنے نکلی تھی اور گھومتے پھرتے اس بُری طرح تھک گئی تھی کہ کسی پُرسکون ماحول میں کچھ دیر بیٹھ کر آرام کرنا چاہتی تھی کیونکہ یہ دارالحکومت کا انتہائی گنجان بازار تھا اور اس کی کار پارکنگ کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سے کافی دُور موجود تھی۔ اس لئے وہ واپس جانے سے پہلے کہیں آرام کرنا چاہتی تھی لیکن اُسے بری طرح تھک جانے کے باوجود کہیں کوئی ریستوران نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ اس بازار میں کبھی کبھار ہی آتی تھی اس لئے اُسے یہاں موجود سہولیات کا کچھ زیادہ علم نہ تھا۔ لیکن ہنگو ریستوران کا بورڈ اور پھر اس کا شیشے کا بنا ہوا خوبصورت دروازہ دیکھ کر اُسے بڑا سکون ملا۔ دروازے سے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا۔ اس کی یونیفارم سے ہی اندازہ ہوتا تھا کہ ریستوران اعلیٰ طبقے کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ جولیا نے قدم ریستوران کے دروازے کی طرف بڑھاتے تو دربان

نے اُسے سلام کیا اور بڑے ادب سے دروازہ کھول دیا۔ جولیا سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہوگئی۔

ریستوران کا ہال خاصا خوبصورت تھا لیکن ریستوران میں رش بھی خاصا تھا۔ چونکہ اس بازار کے ساتھ ہی کمرشل دفاتر بھی کثیر تعداد میں موجود تھے اس لئے ریستوران میں بیٹھنے والوں کی تعداد خاصی تھی یا دوسری صورت میں یہ وقت کمرشل دفاتر کے ملازموں کی ریسٹ کا ہوگا اس لئے بھی اس وقت رش خاصا تھا۔ اور پھر ہال کا جائزہ لیتے ہوئے جولیا کی نظریں ایک میز پر جم گئیں جہاں سے دو نوجوان اُٹھ کر جارہے تھے۔ جولیا جلدی سے اس میز کی طرف بڑھ گئی۔

"یس مادام"۔۔۔ ایک بیرے نے بڑے مؤدبانہ انداز میں قریب آکر پوچھا۔

"کافی"۔۔۔ جولیا نے کہا اور بیرا۔۔۔ "یس مادام"۔۔۔ کہہ کر واپس چلا گیا۔

کافی جلد ہی سرو کر دی گئی اور جولیا کافی سپ کرتے ہوئے اپنے آپ کو بڑی ریلیکس محسوس کرنے لگی۔ اُسے ایسے احساس ہو رہا تھا جیسے تھکاوٹ اس کے اعصاب سے کسی گرد کی طرح چھٹتی جارہی ہو۔ اس کی رگ رگ میں تازگی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں"۔۔۔؟ اچانک اپنے قریب ویسٹرن کارمن زبان کا فقرہ سن کر جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی خوبصورت سوٹ میں ملبوس کھڑا تھا۔ جولیا کو ویسٹرن کارمن زبان بہت اچھی طرح آتی تھی اس لئے اس نے اسی زبان میں جواب دیا۔

"اوہ یس۔۔۔ تشریف رکھیئے"۔۔۔ جولیا نے کہا اور غیر ملکی شکریہ ادا کر کے بیٹھ گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔۔۔ اور میرا تعلق ویسٹرن کارمن سے ہے۔ آپ میری وجہ سے ڈسٹرب تو نہیں ہوئیں"۔۔۔ غیر ملکی نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر مائیکل!۔۔۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے مجھے جولیانا فٹز واٹر کہتے ہیں۔۔۔ اور ویسے تو میں سوئس ہوں۔ لیکن اب پاکیشیا ہی میرا وطن ہے"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا واقعی!۔۔۔ مجھے یہ سن کر بڑی حیرت سی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔ پاکیشیا کے لوگوں کو تو غیر ملکیوں میں ایڈجسٹ ہوتے میں نے دیکھا ہے۔ ویسے ویسٹرن کارمن میں بھی کافی تعداد پاکیشیائیوں کی ہے جو وہاں طویل عرصے سے ایڈجسٹ ہیں۔۔۔ لیکن ایک ترقی یافتہ ملک کی خاتون کے ایک پسماندہ ملک میں ایڈجسٹ ہوجانے پر مجھے حیرت ہو رہی ہے"۔۔۔ مائیکل نے اس بار یو۔کے لینگویج بولتے ہوئے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

"اپنی اپنی سوچ کا انداز ہے۔۔۔ بہرحال کیا پینا پسند فرمائیں گے آپ"۔ جولیا نے بات ٹالتے ہوئے یو کے لینگویج میں ہی جواب دیا۔

"کافی ہی منگوا لیجئے"۔۔۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر دے دیا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر!۔۔۔ میں پہلی بار اس ملک میں آیا ہوں اس لئے مجھے تو یہ سب کچھ عجیب سا لگتا ہے۔۔۔ میرا تعلق ہوائی جہازوں کی صنعت سے ہے اور میں اسی سلسلے میں یہاں آیا تھا۔۔۔ لیکن یہاں آکر مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔۔۔ کیونکہ جن صاحب سے میں نے ملنا تھا وہ ویسٹرن کارمن زبان نہیں جانتے اور مجھے ان کی زبان نہیں آتی۔۔۔ لیکن

یہ ملاقات میرے بزنس کے لئے بے حد اہم ہے ــــــ ان صاحب نے کہا
تو ہے کہ وہ کسی مترجم کا بندوبست کرتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہاں کا مترجم
میرا مافی الضمیر اتنی اچھی طرح ادا نہ کر سکے گا ــــــ آپ سے اگر میں درخواست
کروں کہ آپ اگر صرف چند منٹ کے لئے میری مترجم بن جائیں۔ میں آپ
کے وقت کا معقول معاوضہ بھی دوں گا تو کیا آپ میرے ساتھ یہ مہربانی کر
سکیں گی" ــــــ مائیکل نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ معاوضے کی تو خیر کوئی بات نہیں ــــ لیکن آپ تو یو۔کے
زبان روانی سے بول رہے ہیں اور یہاں یو۔کے لینگوئج ہی زیادہ استعمال
ہوتی ہے" ــــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ــ آپ درست فرما رہی ہیں ــــ یو۔کے لینگوئج تو وہ بھی سمجھ
لیتے ہیں۔ لیکن میری بزنس کے سلسلے میں چند اصطلاحات ایسی ہیں جنہیں میں
یو۔کے لینگوئج میں بھی نہیں بول سکتا اور وہی اہم ہیں ــــــ یہاں قریب
ہی مال روڈ پر کاشف انٹرپرائزز فرم ہے ــــ یہ فرم ہوائی جہازوں کے
سپیئر پارٹس ڈیل کرتی ہے۔ اس فرم کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں جناب جی ابراہیم
ان سے بات کرنی ہے" ــــــ مائیکل نے کہا۔

"اوکے ــــ ٹھیک ہے ــــ اگر میری وجہ سے آپ کا مسئلہ حل
ہو سکتا ہے تو میں خوشی سے آپ کی مدد کروں گی" ــــــ جولیا نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مائیکل واقعی ایک بزنس مین اور انتہائی مہذب آدمی نظر آ رہا تھا اس
لئے جولیا اس کی مدد کے لئے تیار ہو گئی تھی۔ اور پھر کافی پینے کے بعد
وہ دونوں ریستوران سے نکلے اور مال روڈ کی طرف چل پڑے۔ تھوڑی دیر
بعد وہ ایک بہت بڑے کمرشل پلازہ کے اندر داخل ہو گئے۔

"آخری منزل میں مینجنگ ڈائریکٹر کا آفس ہے۔ آئیے" ــــ مائیکل
نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد لفٹ نے انہیں آخری منزل پر پہنچا دیا۔ لیکن جولیا حیران
تھی کہ اس منزل پر آدمیوں کی آمد و رفت نہ ہونے کے برابر تھی۔ اُسے ایسا
محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ منزل آباد ہی نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ حیرت کا
اظہار کرتی، مائیکل نے آگے بڑھ کر ایک دروازہ کھولا اور ادب سے ایک
طرف ہٹ گیا۔ جولیا نے دیکھا کہ کمرہ واقعی کسی شاندار دفتر کے انداز میں
سجا ہوا تھا اس لئے جولیا کو اطمینان ہو گیا اور وہ اندر داخل ہوئی۔ لیکن اندر
داخل ہوتے ہی یکلخت اس کے سر پر عقب سے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔
اور وہ چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل قالین پر گری۔ اس نے پھڑک کر اٹھنے
کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اس کے سر پر دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ
ہی اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوب گیا۔ پھر جب اس کے ذہن پر سے
تاریکی کا پردہ آہستہ آہستہ سرکنے لگا تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں
چند لمحے تو اس کے ذہن میں کوئی احساس نہ جاگا۔ لیکن جیسے ہی احساس
جاگا وہ بری طرح چونک کر اٹھ بیٹھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ حیرت سے
ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ وہ اپنے فلیٹ میں بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔

"کیا مطلب! ــــ میں یہاں کیسے پہنچ گئی" ــــــ؟ جولیا نے
بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اسے ابھی تک سر کے اس حصے
میں درد کا احساس ہو رہا تھا جس پر اس کمرشل پلازہ کے کمرے میں داخل
ہوتے وقت دھماکہ ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں ریستوران سے نکل کر مائیکل

کے ساتھ اس کمرشل پلازہ میں جانے اور پھر سر پر قیامت ٹوٹ پڑنے تک
کی فلم تیزی سے چل رہی تھی۔

وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنا لباس دیکھا۔ لباس بالکل ٹھیک تھا
نہ کہیں سے کچا تھا نہ پھٹا تھا۔

"یہ کیا چکر ہے" ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے
کہا اور پھر ہونٹ کاٹتی ہوئی وہ فلیٹ کے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ
دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ دروازے سے
اس کا ہمسایہ نوجوان یاسر جو کسی یونیورسٹی میں پڑھتا تھا اندر داخل ہو رہا تھا
اس کے ساتھ ایک ڈاکٹر تھا جس کا بیگ یاسر نے اٹھایا ہوا تھا۔

"باجی! ——— آپ ہوش میں آگئیں ——— میں تو پریشان ہو کر ڈاکٹر صاحب
کو لے آیا تھا" ——— یاسر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ شکریہ! ——— لیکن ———" جولیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"آیئے ڈاکٹر صاحب! ——— میں آپ کو کار تک چھوڑ آؤں ——— باجی تو
خود بخود ہوش میں آگئی ہیں" ——— یاسر نے ڈاکٹر سے کہا۔

"آپ کو اگر کوئی تکلیف محسوس ہو رہی ہو تو میں چیک کر لوں ———
یاسر صاحب تو بے حد پریشان تھے" ——— ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ڈاکٹر! ——— میں بالکل ٹھیک ہوں ——— آپ کو تکلیف ہوئی۔
میں شرمندہ ہوں" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ——— آیئے یاسر صاحب! ——— ڈاکٹر نے سر ہلاتے
ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"میں ابھی آیا" ——— یاسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ڈاکٹر کا بیگ
اٹھائے اس کے پیچھے چلا گیا۔ اور جولیا ہونٹ کاٹتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔
اس کا ذہن اس عجیب و غریب واقعہ سے واقعی ماؤف سا ہو رہا تھا۔ یاسر
اس کے ساتھ کے فلیٹ میں رہتا تھا۔ بے حد با اخلاق اور ہمدرد نوجوان تھا۔
جولیا کو اپنی بڑی بہن سمجھتا تھا اور اکثر جولیا جب بور ہوتی تو اسے فلیٹ میں
بلا لیتی تھی اور دونوں میں خوب گپ شپ رہتی۔ وہ جولیا کو باجی کہتا تھا اور
اس کا بے حد ادب کرتا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"باجی! ——— میں آجاؤں" ——— باہر سے یاسر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس ——— کم ان یاسر" ——— جولیا نے چونک کر کہا اور یاسر دروازہ
کھول کر اندر داخل ہوا۔

"شکر ہے باجی! ——— آپ کو ہوش آگیا۔ ورنہ میں تو بے حد پریشان
ہو گیا تھا" ——— یاسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے تفصیل تو بتاؤ" ——— جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باجی! ——— میں اپنے ایک کلاس فیلو کے ساتھ آج کنگسن بازار گیا تھا
وہاں اس کے ڈیڈی ایک کمرشل پلازہ میں آفس سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ وہاں
وہ تو اپنے باپ سے ملنے کسی اوپر کی منزل میں واقع اپنے دفتر میں چلا گیا
اور میں پلازہ کے دروازے پر ہی اس کے انتظار میں ٹہلنے لگا۔ اچانک
میری نظر آپ پر پڑی۔ دو غیر ملکی آپ کو اٹھائے ہوئے باہر آرہے تھے
میں تیزی سے ان کی طرف بڑھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ خاتون اچانک
راہداری میں بیہوش ہو گئی ہیں اور اب وہ انہیں ہسپتال لے جارہے ہیں

میں نے انہیں بتایا کہ آپ میری ہمسائی ہیں تو انہوں نے کہا کہ پھر آپ انہیں لے جائیے ـــــ ہم غیر ملکی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مشکل میں پھنس جائیں۔ البتہ انہوں نے مجھے ٹیکسی کر کے دی اور میں آپ کو یہاں لے آیا اور پھر ڈرائیور کی مدد سے آپ کو اوپر فلیٹ تک پہنچایا اور میں ڈاکٹر کو لینے چلا گیا ـــ واپس آیا تو آپ ہوش میں آچکی تھیں ـــــ آپ کو کیا ہوا تھا باجی!" ـــــ یاسر نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ـــ بس چلتے چلتے اچانک ذہن سو گیا اور اب یہاں ہوش آیا ہے ـــ تمہارا بے حد شکریہ یاسر" ـــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باجی! ـــ میں آپ کو ہسپتال اس لئے نہیں لے گیا کہ وہاں کوئی کسی کی پرواہ نہیں کرتا ـــ اس لئے میں نے سوچا کہ پرائیویٹ ڈاکٹر کو ہی بلاؤں گا" ـــ یاسر نے کہا۔

"اوہ نہیں ـــ بہت اچھا کیا تم نے ـــ ورنہ خوامخواہ مجھے تکلیف ہوتی ـــ اچھا بے حد شکریہ یاسر! ـــ اب تم جاؤ۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں" ـــ جولیا نے کہا اور یاسر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر سلام کر کے باہر چلا گیا۔

جولیا نے اٹھ کر فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر کچھ دیر تو وہ کھڑی سوچتی رہی جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو کہ اسے کیا کرنا چاہیئے پھر وہ ٹیلیفون کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ صفدر سپیکنگ" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں صفدر" ـــ جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ مس جولیا! ـــ خیریت ہے۔ آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں" ـــ صفدر نے چونک کر کہا۔ اس نے شائد جولیا کی آواز سے ہی اس کی پریشانی کا اندازہ لگا لیا تھا۔ اور جواب میں جولیا نے بینگو ریستوران میں اس مائیکل کے ملنے سے لے کر ہوش میں آنے تک کے تمام واقعات تفصیل سے صفدر کو بتا دیئے۔

"اوہ جولیا! ـــ یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ واقعات سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے ـــ لیکن ٹریپ کرنے والوں کا مقصد کیا تھا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا" ـــ صفدر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہی ـــ پہلے میں نے سوچا کہ ایکسٹو کو اس کی اطلاع دوں۔ لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا ـــ تم ایسا کرو کہ ذرا اس کمرے تک جا کر دیکھو ـــ شاید کسی بات کا پتہ چل جائے" ـــ جولیا نے کہا۔

"بالکل! ـــ میں ابھی جاتا ہوں اور پھر وہاں چیکنگ کر کے میں آپ کے پاس آرہا ہوں" ـــ صفدر نے کہا اور جولیا نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا اور کچن کی طرف بڑھ گئی تاکہ وہاں چائے تیار کر کے اس کا ایک کپ پی سکے۔ اسے اس وقت چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔

چند لمحوں میں اس نے الیکٹرک کیتلی کی مدد سے چائے کا ایک کپ تیار کیا اور پھر وہ چائے کا کپ لے کر آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کا ذہن بری طرح الجھا ہوا تھا اسے اس سارے واقعہ کا کوئی سر پیر ہی نظر نہ آ رہا تھا۔

ایک لمحے کے لئے جولیا کو خیال آیا کہ شاید اس طرح مائیکل اور اس کے ساتھی اس کا فلیٹ دیکھنا چاہتے ہوں تو ایسا تو وہ تعاقب کر کے بھی اس کا فلیٹ دیکھ سکتے تھے۔

"نہیں !۔۔۔ اس سارے واقعہ کے پیچھے کوئی خاص راز ہے ۔۔۔ جو فی الحال میری سمجھ میں نہیں آ رہا" ۔۔۔ جولیا نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ لیکن مسلسل سوچنے سے اس کے سر میں موجود ہلکا ہلکا درد تو تیز ہو گیا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں آئی نہیں تھی۔

جولیا کو معلوم تھا کہ اسے بالکل کچھ نہیں کہا گیا۔ لیکن یہ صرف بے ہوش کر دینے سے آخر وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے؟

"اوہ !۔۔۔ اچانک جولیا ایک خیال سے چونک پڑی۔ اسے خیال آیا تھا کہ کہیں ان لوگوں نے اس کے جسم میں کوئی ڈکٹا فون ٹائپ کا کوئی آلہ تو فٹ نہیں کر دیا۔ وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک جدید قسم کا گائیگر نکالا اور پھر اپنے لباس اور جسم کو چیک کرنے لگی۔ حتیٰ کہ اس نے گائیگر اپنے سر اور چہرے کے گرد بھی گھمایا لیکن گائیگر خاموش رہا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا یہ خیال بھی غلط تھا۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے گائیگر واپس الماری میں رکھ دیا۔

اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"کون ہے" ۔۔۔؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر ہوں" ۔۔۔ باہر سے صفدر کی آواز سنائی دی اور جولیا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو صفدر مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔

"کچھ پتہ چلا" ۔۔۔ جولیا نے پریشان ہو کر کہا۔

"کچھ نہیں جولیا !۔۔۔ وہاں کوئی مشکوک چیز نہیں ہے ۔۔۔ ویسے وہ کمرہ واقعی کسی دفتر کے انداز میں سجا ہوا ہے۔ لیکن پوچھ گچھ پر پتہ چلا ہے کہ نچلے دفتر والے ہنگامی میٹنگ کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ دروازہ عام طور پر بند رہتا ہے ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ مائیکل نے جس فرم کا نام بتایا ہے ایسی کوئی فرم اس پلازہ میں موجود نہیں ہے ۔۔۔ اور میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ وہاں موجود کوئی بھی فرم ہوائی جہازوں کے سپیئر پارٹس کو ڈیل نہیں کرتی ۔۔۔ ویسے وہاں بین الاقوامی فرموں کے دفاتر ہیں اس لئے غیر ملکی وہاں خاصی تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ !۔۔۔ تم نے اتنے کم وقت میں اتنی تفصیلی تفتیش کر ڈالی" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے کچھ سوچا کہ اس سارے معاملے میں ان لوگوں کا مقصد کیا تھا" ۔۔۔؟ صفدر نے پوچھا۔

"میرا تو سوچتے سوچتے سر میں درد ہو گیا ہے ۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ۔۔۔ میں نے تو گائیگر کی مدد سے اپنے آپ کو بھی چیک کیا ہے کہ شاید ان لوگوں نے کوئی آلہ لباس یا جسم کے اندر لگا دیا ہو۔ لیکن گائیگر بھی خاموش رہا ہے" ۔۔۔ جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بہرحال ان لوگوں کا کوئی نہ کوئی مقصد تو ضرور ہو گا جو مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر بہرحال سامنے آ جائے گا ۔۔۔ تم البتہ محتاط رہنا" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایکسٹو کو اس کی اطلاع دے ہی دی جائے" ـــــ جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ضرور" ـــــ صفدر نے کہا اور جولیا تیزی سے فون کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتی، اس کے ذہن کو ایک جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے پورا کمرہ یکلخت کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا ہو۔

"صفدر" ـــــ جولیا کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن ایک بار پھر تاریکی کی گہری دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو اندر داخل ہونے والا کمرے کو خالی دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے باتھ رُوم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"اوہ برٹ! ـــ تم آگئے" ـــــ باتھ رُوم کے دروازے سے نمودار ہونے والے ایک لمبے تڑنگے غیر ملکی نے چونک کر کمرے میں آنے والے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ کام اتفاق سے جلدی مکمل ہو گیا جیکل" ـــــ برٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اچھا! ـــ وہ کیسے" ـــ؟ باتھ رُوم سے نکلنے والے غیر ملکی جیکل نے چونک کر پوچھا۔

"ہماری مرضی کے مطابق شکار مل گیا اور میں اُسے بڑے اطمینان سے

پوائنٹ وَن پر لے گیا ۔۔۔ عام سی لڑکی تھی۔ بالکل سیدھی سادھی ۔۔۔ وہ فوراً ہی میرے ساتھ پوائنٹ وَن پر چلنے پر رضامند ہو گئی۔ اور پھر وہاں جا کر میں نے اُسے بیہوش کر دیا اور اس کے بعد بڑے اطمینان سے میں نے اس کے جسم میں تھریم کا من ڈوز بھی انجیکٹ کر دیا ۔۔۔ اس کے بعد میں نے اُسے اسی بیہوشی کے عالم میں ہی باہر راہداری میں ڈالا اور واپس چلا آیا ۔۔۔ لازماً لوگ اُسے ہسپتال لے گئے ہوں گے اور اب تک وہ ہوش میں بھی آ گئی ہو گی" ۔۔۔ برٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ وہ لڑکی بالکل ہماری مرضی کے مطابق تھی ۔۔۔ کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے" ۔۔۔ جیکل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بالکل ویسی تھی ۔۔۔ سو فیصد ۔۔۔ میں نے فائل میں موجود تمام ہدایات کو بار بار اور غور سے پڑھا تھا ۔۔۔ اور پھر جیسے ہی وہ لڑکی مجھے نظر آئی میں سمجھ گیا کہ ایسی ہی لڑکی ہمیں چاہیئے تھی ۔۔۔ وہ اس وقت ریستوران میں داخل ہو رہی تھی ۔۔۔ میں کچھ لمحے ٹھہر کر اندر گیا اور پھر اس کی میز پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد میں نے اُسے ایک عام سی کہانی سنائی اور وہ اٹھ کر میرے ساتھ پوائنٹ وَن پر آ گئی" ۔۔۔ برٹ نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باس کو اس پہلے مرحلے کی کامیابی کی اطلاع دے دی جائے" ۔۔۔ جیکل نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل دینی چاہیئے ۔۔۔ گذشتہ چار روز سے ہم ایسی لڑکی کی تلاش میں سارے شہر میں مارے مارے پھر رہے تھے ۔۔۔ آوارہ گردی کرتے کرتے میری تو ٹانگیں بھی سُوج گئی تھیں" ۔۔۔ برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیکل اُٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں موجود

ایک ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ایک مخصوص سٹیشن لگا کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ جیکل کالنگ" ۔۔۔ جیکل نے بار بار فقرہ دوھرانا شروع کر دیا۔

"یس ۔۔۔ چیف اٹنڈنگ" ۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس میں بار بار اوور کہہ کر بات ختم نہ کرنی پڑتی تھی بلکہ فون کی طرح مسلسل بات ہو سکتی تھی۔

"باس! ۔۔۔ برٹ نے پہلے مرحلے میں کامیابی حاصل کر لی ہے" ۔۔۔ جیکل نے کہا۔

"اوہ کیسے ۔۔۔ پوری رپورٹ دو" ۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا اور جیکل نے برٹ کی دی ہوئی رپورٹ پوری تفصیل سے سُنا دی۔

"ویری گڈ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب دوسرا مرحلہ آسانی سے شروع کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔ باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ جیکل نے جواب دیا۔

"اوکے! ۔۔۔ اب تم دونوں ایسا کرو کہ کارگل سے رابطہ قائم کر لو۔ دوسرے مرحلے کے لئے وہ تمہارا انچارج ہو گا" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ جیکل نے کہا۔

"اوکے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ وہی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔ جیکل نے سوئی گھمانی شروع کر دی اور پھر ایک اور جگہ جیسے ہی اس نے اُسے روکا ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ جیکل کالنگ کارگل" ۔۔۔ جیکل نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ

بار بار یہ فقرہ دوہراتا رہا۔

"یس ___ کارگل اٹنڈنگ" ___ چند لمحوں بعد ایک دوسری بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کارگل! ___ پہلے مرحلے میں کامیابی کے بعد باس نے تم سے رابطہ قائم کرنے کے لئے کہا ہے تاکہ دوسرا مرحلہ شروع کیا جا سکے" ___ جیکل نے کہا۔

"پہلا مرحلہ کیسے مکمل ہوا ___ تفصیل بتاؤ" ___ دوسری طرف سے بولنے والے نے چونک کر کہا اور جیکل نے ایک بار پھر اُسے پوری رپورٹ دے دی۔

"گڈ ___ اب واقعی دوسرے مرحلے پر آسانی سے کام ہو سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ابھی ہوٹل شیرٹن آجاؤ۔ کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل ___ وہاں دوسرے مرحلے کے لئے تفصیلی لائحہ عمل طے کر لیں گے" ___ کارگل نے کہا۔

"اوکے" ___ جیکل نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو برٹ! ___ کارگل نے ابھی پہنچنے کے لئے کہا ہے" ___ جیکل نے ٹرانسمیٹر واپس الماری میں رکھتے ہوئے کہا اور برٹ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار شیرٹن ہوٹل پہنچ گئے دوسری منزل کے کمرہ نمبر بارہ کا دروازہ بند تھا۔

جیکل نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک اور غیر ملکی کھڑا تھا۔ یہ کارگل تھا۔

"آؤ ___ آجاؤ" ___ کارگل نے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ کارگل نے دروازہ بند کر کے اُسے لاک کر دیا۔

"یہ دوسرا مرحلہ بے حد ہوشیاری سے مکمل کرنا ہو گا۔ کیونکہ اس مرحلے پر ہمارے سارے مشن کا انحصار ہے اسی لئے میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے تاکہ اطمینان

سے بیٹھ کر کوئی واضح لائحہ عمل طے کیا جا سکے" ___ کارگل نے دروازہ بند کر کے واپس کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی دوسرے مرحلے کی تفصیل" ___ جیکل نے کہا۔

"دوسرے مرحلے کی تفصیل یہ ہے کہ اس لڑکی کو اب دماغی دورے پڑیں گے جن کا وقفہ آہستہ آہستہ کم ہوتا جائے گا ___ ظاہر ہے لڑکی غیر ملکی ہے۔ اس لئے اس کے علاج میں خصوصی دلچسپی لی جائے گی ___ اب ہم نے اتنا کرنا ہے کہ جب یہ لڑکی ہسپتال پہنچائی جائے تو ہم ڈاکٹرز کو اس بات پر قائل کر لیں کہ اسے علاج کے لئے ولیسٹن کارمن ہسپتال وارٹریٹ بھیج دیا جائے اور کسی ہسپتال میں نہ بھیجا جائے ___ پھر جیسے ہی اس لڑکی کو وارٹریٹ بھیج دیا جائے گا۔ وہاں ہمارے ڈاکٹرز اس کے استقبال کے لئے تیار ہوں گے ___ وہاں لارڈ بومن کی لڑکی جیکی پہلے ہی زیر علاج ہے چنانچہ ڈاکٹرز اس لڑکی کی برین واشنگ کے دوران اس کے ذہن میں ہمارے مطلب کی تمام چیزیں ایڈجسٹ کر دیں گے اور پھر یہ لڑکی جیکی بن کر لارڈ بومن کے ہاں پہنچ جائے گی اور لارڈ بومن کی لڑکی جیکی کو اس لڑکی کی جگہ یہاں پاکیشیا بھجوا دیا جائے گا ___ بس یہ ہے سارا کام" ___ کارگل نے برٹ اور جیکل کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے لئے اتنا لمبا چوڑا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس لڑکی کو اغوا کر کے سیدھا ولیسٹن کارمن کیوں نہ بھجوا دیا جاتا" ___ برٹ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور کارگل ہنس پڑا۔

"اگر چیف باس تمہاری طرح احمق ہوتا تو یقیناً ایسا ہی کرتا اور نتیجہ یہ ہوتا کہ وائٹ سٹار تنظیم اطمینان سے موت کے گھاٹ اتر جاتی" ___ کارگل نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ___ اس میں وائٹ سٹار تنظیم کے موت کے گھاٹ اُترنے کا کہاں سے سوال پیدا ہو گیا" ___ برٹ نے اور زیادہ منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم چونکہ لارڈ بومن کو نہیں جانتے۔ اس لئے تمہیں معلوم نہیں ہے کہ لارڈ بومن بولیویا کا کس قدر طاقتور ترین اور شاطر ترین انسان ہے۔ وار ٹریٹ ہسپتال بھی اس کی ذاتی ملکیت میں ہے ___ اس کے علاوہ لارڈ بومن کی تنظیم بومن گروپ بھی انتہائی فعال اور انتہائی باوسائل ہے ___ اگر اس لڑکی کو ہم ویسے اغوا کر کے وہاں پہنچا دیتے تو لازماً لارڈ بومن کو اس کی اطلاع مل جاتی اور پھر تمام منصوبہ نہ صرف یکسر ختم ہو جاتا بلکہ بومن گروپ بھی ہمارے خلاف حرکت میں آجاتا اور ان کے ہمارے خلاف حرکت میں آجانے کا مطلب واضح اور یقینی خاتمہ ہی ہوتا ہے ___ اس لئے جب یہ لڑکی یہاں سے باقاعدہ قانونی دستاویز کے ساتھ وہاں پہنچے گی تو انہیں کسی طرح شک بھی نہ پڑ سکے گا اور نہ ہی وائٹ سٹار کسی طرح سامنے آئے گی ___ برین واشنگ کرنے والا چیف ڈاکٹر ہمارا آدمی ہے۔ بس وہ کام کرے گا اور اس کے بعد یہ لڑکی کیا نام ہے اس کا" ___ کارگل نے کہا۔

"جولیانا فٹرواٹر بتا رہی تھی اپنا نام" ___ برٹ نے کہا۔

"تو یہ لڑکی جولیانا، جیکی بن جائے گی اور جیکی، جولیانا ___ پھر پاکیشیا بولیویا اور ولیسٹرن کارمن سے اتنی دور ہے کہ لارڈ بومن کبھی بھی اتنی دور اپنی لڑکی کو تلاش نہ کر سکے گا ___ اور جولیانا کا ذہن چونکہ ہمارے کنٹرول میں ہو گا اس لئے وہ جیکی بن کر لارڈ بومن کی زیرو لیبارٹری کا راز ہمیں شفٹ کر دے گی۔ کیونکہ لارڈ بومن سوائے اپنی لڑکی کے اور کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور وہی

اس کی سیکرٹری ہے اور اس کی رازدار بھی ___ اس طرح ہم لارڈ بومن کا خاتمہ کر دیں گے اور اس کے سارے گروپ کا بھی ___ اور وائٹ سٹار زیرو لیبارٹری پر قبضہ کر لے گا" ___ کارگل نے جواب دیا اور اس بار برٹ اور جیکل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ویسے مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ جیکی جیسی لڑکی ہمیں پاکیشیا میں آکر ملی ہے" ___ جیکل نے کہا۔

"یہ اتفاق نہیں ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی گئی ہے ___ پاکیشیا کا چناؤ اس لئے کیا گیا تھا کہ یہ بولیویا اور ولیسٹرن کارمن سے بہت دور واقع ہے اور پس ماندہ ملک ہے ___ اب یہ تو اتفاق ہے کہ ہمارے مطلب کی لڑکی غیر ملکی تھی۔ ورنہ یہاں کی مقامی بھی ہوتی تو اسے بھی جدید میک اپ کے ذریعے جیکی جیسی بنا لیا جاتا ___ ہم تو صرف وہ جسم۔ اس کی بناوٹ چہرے کے قدرے ملتے جلتے کٹس چاہتے تھے اور بس" ___ کارگل نے جواب دیا۔

"اگر یہ بات تھی تو مجھے کم از کم یہ تو بتا دیا جاتا کہ میں اس کی رہائش گاہ کا تو پتہ کر لیتا ___ مجھے تو اتنا کہا گیا کہ ایسی لڑکی جیسے ہی ملے اسے بیہوش کر کے انجکشن لگا دیا جائے اور بس ___ اب کیسے معلوم ہو گا کہ وہ کہاں رہتی ہے اور اسے کس ہسپتال میں رکھا گیا ہے" ___ برٹ نے کہا اور کارگل ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"گھبراؤ نہیں ___ اس کی ضرورت نہیں ہے ___ انتہائی صورتحال دو تین روز بعد پیدا ہو گی اور ہمارے پاس ایسی مشین موجود ہے جو بھرلیم کا باقاعدہ کاشن دیتی ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے اس کا کھوج جس وقت

چاہیں نکال سکتے ہیں ——— ہمارا دوسرا مرحلہ صرف یہ ہے کہ ہم اُسے کسی طرح
قانونی طور پر وارٹریٹ ہسپتال بھجوا دیں اور بس" ——— کارگل نے اس بار سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"اس کا طریقہ تو میرے خیال میں بے حد سیدھا سادا ہے ——— جب یہ
لڑکی کسی ہسپتال میں پہنچے، وہاں کے بڑے ڈاکٹر کو رشوت دے دی جاتے کر
وہ اُسے وارٹریٹ ہسپتال ریفر کر دے" ——— برٹ نے کہا۔

"نہیں ——— سارا مسئلہ تو یہی ہے کہ کسی بھی سٹیج پر کوئی ایسی بات نہ ہو جو
بعد میں سامنے آ جائے ——— اگر لارڈ بومن کو معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی کہ کہیں
کوئی گڑبڑ ہے تو وہ مکمل کھوج نکالنا جانتا ہے" ——— کارگل نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کیا سوچا ہے" ——— اس بار جیکل نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں ایک اور پروگرام ہے ——— میں ڈاکٹر کارگل کے رُوپ
میں باقاعدہ ہسپتال کا دورہ کروں گا ——— وہاں کے انچارج ڈاکٹر سے
بات چیت ہو، اور پھر ظاہر ہے اس مریضہ جولیا کا ذکر درمیان میں آ جائے
گا اور میں اسے چیک کر کے یہ بتاؤں گا کہ اس مرض کا علاج صرف وارٹریٹ
ہسپتال میں ہے اور پھر اس ڈاکٹر کی وارٹریٹ ہسپتال کے چیف سرجن سے
فون پر بات چیت کراؤں گا ——— اور اس کے ساتھ ہی میں ریڈ کراس
کی طرف سے یہ آفر کروں گا کہ اس کے تمام اخراجات ریڈ کراس ادا کرے گی
اس طرح لازماً اس لڑکی کو وارٹریٹ ہسپتال ریفر کر دیا جائے گا" ——— کارگل
نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ! ——— یہ بالکل درست پلاننگ ہے ——— تم ویسے بھی ڈاکٹر ہو۔
یہ اداکاری نبھا بھی جاؤ گے" ——— جیکل نے کہا۔

"ہاں ! ——— اور اس بیماری پر میں نے پچھلے دو ہفتوں سے بہت کچھ
پڑھا ہے۔ اس لئے اب میں اسے آسانی سے ڈیل بھی کر سکوں گا" ———
کارگل نے جواب دیا۔

"لیکن پھر ہمارا کیا کام ہو گا ——— ہم تو فارغ ہو گئے" ——— برٹ
نے کہا۔

"نہیں ! ——— تم ریڈ کراس کے نمائندوں کے طور پر اس انچارج ڈاکٹر سے
ملو گے" ——— کارگل نے کہا۔

"میرے خیال میں ریڈ کراس کی بجائے کوئی پرائیویٹ خیراتی تنظیم کیوں نہ
بنا لی جائے ——— ہو سکتا ہے کہ ریڈ کراس کا یہاں مقامی دفتر ہو اور مسئلہ
کھڑا ہو جائے" ——— برٹ نے کہا۔

"ہاں ! ——— ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ریڈ کراس کی وجہ سے لارڈ بومن
بھی مطمئن رہے گا ——— دوسری تنظیم کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ وہ
تحقیقات شروع کر دے ——— تم نہیں جانتے کہ وہ کس قدر وہمی آدمی ہے
اگر اڑتے اڑتے مکھی بھی راستہ بدل دے تو وہ چونک پڑتا ہے اور اس سے
کوئی بعید نہیں کہ وہ اس بات کی تحقیقات شروع کرا دے کہ مکھی کے اچانک
راستہ بدلنے کے پیچھے کوئی راز تو نہیں ہے" ——— کارگل نے ہنستے ہوئے
کہا اور برٹ اور جیکل دونوں بھی ہنس پڑے۔

"ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ہم اس دوران یہاں ریڈ کراس کے مقامی
دفتر کو ٹریس کریں ——— ظاہر ہے چھوٹا سا ملک ہے۔ یہاں کوئی لمبا چوڑا دفتر
تو نہیں ہو گا ——— ایک دو آدمی ہی نمائندگی کر رہے ہوں گے۔ انہیں
ہٹا کر ہم ان کی جگہ لے سکتے ہیں۔ اس طرح کام زیادہ باقاعدگی اور قانونی طور

سے ہو جائے گا" ۔۔۔۔ جیکل نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ! ۔۔۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے ۔۔۔ اوکے ۔۔۔ تم آج سے ہی یہ کام شروع کر دو۔ میں ایک دو روز میں حرکت میں آجاؤں گا اور میرے ذہن میں اس کی باقاعدہ پلاننگ ہے ۔۔۔ میں اپنی آمد کی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کروں گا ۔۔۔ ٹی. وی پر باقاعدہ انٹرویو دوں گا ۔۔۔ یہاں دولت سے سب کام ہو جاتے ہیں، اس طرح کسی کو مجھ پر کسی صورت بھی شک نہ پڑ سکے گا" ۔۔۔ کارگل نے کہا اور برٹ اور جیکل دونوں نے سر ہلا دیئے اور اس کے بعد انہوں نے باقاعدہ کارگل سے مصافحہ کیا اور ہوٹل کے اس کمرے سے باہر آگئے ان کے چہروں پر گہرے اطمینان کے آثار موجود تھے۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا، بلیک زیرو اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات دیکھ کر عمران چونک پڑا۔

"خیریت ہے بلیک زیرو! ۔۔۔ تمہارا چہرہ تو فل زیرو نظر آرہا ہے" ۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جولیا کی طرف سے پریشانی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"ظاہر ہے بزرگوں کو تو پریشانی ہوتی ہے ۔۔۔ آخر جولیا کی عمر تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ جلد ہی اس کے سر پر چاندی کے تار نمودار ہونے شروع ہو جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں عمران صاحب! ۔۔۔ جولیا کو دماغی دورے پڑنے شروع ہو گئے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہسٹیریا ۔۔۔ اس کا علاج بھی وہی ہے ۔ یعنی شادی ۔۔۔ تم ایسا کرو
کہ کوئی اچھا سا لڑکا تلاش کرو اور بسم اللہ کر ہی ڈالو ۔۔۔ کب تک
بٹھائے رکھو گے بیچاری کو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"ہسٹیریا نہیں ہے ۔۔۔ بلکہ سازش کی گئی ہے باقاعدہ" ۔۔۔ بلیک زیرو
نے جھنجھلا کر جواب دیا۔
"سازش ! ۔۔۔ کیا مطلب ! ۔۔۔ کیسی سازش" ۔۔۔ ؟ اس بار عمران بھی
سنجیدہ ہو گیا اور بلیک زیرو نے صفدر سے ملنے والی تمام رپورٹ اسے تفصیل
سے سنا دی۔ جس میں صفدر نے بتایا تھا کہ جولیا نے اس سے بات کی تھی کہ
ایک غیر ملکی اسے ریستوران میں ملا اور پھر وہ اسے کمرشل پلازہ لے گیا وہاں اس
کے سر پر چوٹ مار کر بیہوش کیا گیا۔
"اوہ ! ۔۔۔ لیکن اس سارے واقعہ کا مقصد" ۔۔۔ عمران نے انتہائی
سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔
"یہی مقصد تو سمجھ میں نہیں آ رہا ۔۔۔ جولیا نے گائیگر کی مدد سے اپنے
لباس اور جسم کو بھی چیک کر لیا ہے ۔۔۔ لیکن کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے
صفدر نے وہاں جا کر بھی چیکنگ کر لی ہے لیکن کچھ پتہ نہیں چل رہا ۔۔۔ جولیا
کے فلیٹ کی نگرانی بھی نہیں ہو رہی ۔۔۔ فلیٹ کے اندر بھی کوئی چیز
نہیں پہنچائی گئی ۔۔۔ میں نے پوری ٹیم کو شہر میں پھیلا دیا ہے۔ انہیں
جولیا کا بتایا ہوا اس غیر ملکی کا حلیہ بھی بتا دیا ہے کہ اسے تلاش کیا جائے
اب تو وہ مل جائے تب ہی کوئی مقصد سامنے آ سکتا ہے ۔۔۔ آپ کو بھی
نے تلاش کیا لیکن آپ کہیں ملے ہی نہیں ۔۔۔ صرف سلیمان نے بتایا تھا
آپ صبح صبح کار لے کر چلے گئے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔
"ہونہہ ! ۔۔۔ اب جولیا کہاں ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔
"ہسپتال میں ۔۔۔ وہاں بھی اس پر دو بار دورہ پڑ چکا ہے ۔۔۔ بس
اچانک اس کے ذہن پر تاریکی کا پردہ چھا جاتا ہے اور پھر وہ خود ہی ہوش
میں آ جاتی ہے ۔۔۔ ابھی آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر
صدیقی سے میری بات ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے بتایا ہے کہ بیہوشی کا
وقفہ آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن وہ خود اس بیماری کو نہیں سمجھ سکے۔
ہر قسم کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں لیکن سب اوکے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"بیہوشی کے وقفے سے تمہاری مراد کیا ہے ۔۔۔ مطلب ہے کہ جولیا پہلے
جتنی دیر بیہوش رہتی تھی اب اس سے کم وقت بیہوش رہتی ہے ۔۔۔
دوسرے لفظوں میں وہ پہلے کی نسبت اب جلد ہوش میں آ جاتی ہے" ۔۔۔ ؟
عمران نے پوچھا۔
"نہیں ۔۔۔ بیہوشی کا وقفہ تو وہی ہے ۔۔۔ مطلب ہے کہ ہوش میں
آنے کے بعد دوبارہ بیہوش ہو جانے کا درمیانی وقفہ کم ہوتا جا رہا ہے ۔۔۔
دوسرے لفظوں میں وہ پہلے کی نسبت اب زیادہ جلد دوبارہ بیہوش ہو جاتی
ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔
"اوہ ! ۔۔۔ پھر تو یہ جو بھی بیماری ہے وہ بڑھ رہی ہے" ۔۔۔ عمران
یقیناً بلیک زیرو کی بات سن کر بے حد پریشان ہو گیا تھا۔
"بالکل ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی بھی یہی کہہ رہا تھا کہ اگر یہ وقفہ اسی طرح کم ہوتا رہا

تو پھر جولیا مستقل بیہوش بھی ہو سکتی ہے اور اس کا ذہن بھی ختم ہو سکتا ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ ہاں ۔۔۔ اور یہ دورے اس غیر ملکی والے واقعہ کے بعد شروع ہوئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے ڈاکٹر صدیقی کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔ ڈاکٹر صدیقی سپیکنگ" ۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی باوقار آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر ! ۔۔۔ میں باہر گیا ہوا تھا۔ ابھی آیا ہوں تو جولیا کے متعلق پتہ چلا ہے ۔۔۔ کیا حالت ہے اس کی؟" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرے نقطۂ نظر سے اس کی حالت بے حد تشویش ناک ہے ۔۔۔ موسٹ سیریس" ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"آپ نے کیا بیماری تشخیص کی ہے؟" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہی تو مسئلہ ہے ۔۔۔ کوئی بیماری ہے ہی نہیں جولیا کو ۔۔۔ تمام ٹیسٹ او کے ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"ایک منٹ ۔۔۔ ہو سکتا ہے کوئی ایسا مواد جولیا کے جسم میں انجیکٹ کیا گیا ہو جو دماغی خلیات پر اثر انداز ہوتا ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے اس پوائنٹ پر بھی غور کیا ہے ۔۔۔ لیکن ایسا کوئی بھی مواد ہوتا تو خون کے الیکٹرونک ٹیسٹ میں سامنے آجاتا ۔۔۔ اور اگر سامنے نہ بھی آتا تو ہر صورت میں خون کے کیمیائی ٹیسٹ میں اس تبدیلی کا علم ہو جاتا لیکن دونوں ٹیسٹ نارمل ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"جولیا اس وقت ہوش میں ہے؟" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں ۔۔۔ اس وقت تو ہوش میں ہے۔ لیکن وہ کسی بھی وقت بیہوش ہو سکتی ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ میں وہیں آرہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ انتہائی تشویشناک مسئلہ ہے ۔۔۔ جولیا کی زندگی واقعی شدید خطرے میں ہے ۔۔۔ مسلسل اور جلد جلد بیہوشی سے اس کے دماغ کی رگ بھی پھٹ سکتی ہے۔ بہر حال اس غیر ملکی نے کچھ نہ کچھ کیا ضرور ہے ۔۔۔ اگر کوئی ممبر اس غیر ملکی کو تلاش کر لے تو مجھے فوری اطلاع دینا ۔۔۔ ویسے میں جولیا کو بھی ٹٹولتا ہوں۔ شاید کوئی خاص بات سامنے آجائے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور مڑ کر آپریشن روم کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

چند لمحوں بعد عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے خصوصی ہسپتال کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی شکن آلود تھی اور چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی جیرون سے واپس آیا تھا۔ میڈونا کو اس نے ایک راستے سے ہوٹل میں ڈراپ کر دیا تھا۔ وہ دراصل دانش منزل میں بیٹھ کر اس کوڈ پیغام کے بارے میں پوری طرح غور کرنا چاہتا تھا اور اسے اس کاغذ پر کچھ ایسے نشانات بھی نظر آئے تھے جن کی طرف ڈاکٹر ہاشم کی توجہ نہ گئی تھی اور انہی نشانات کی وجہ سے وہ فلیٹ پر جانے کی بجائے دانش منزل آگیا تھا۔ تاکہ دانش منزل کی لائبریری سے استفادہ کرے گا۔ لیکن یہاں پہنچتے

ہی یہ نئی پریشانی سامنے آگئی تھی۔

"آؤ عمران! — مجھے خطرہ تھا کہ تمہارے آنے تک کہیں جولیا پھر نہ بیہوش ہو جائے۔ لیکن وہ ابھی ہوش میں ہے" —— عمران جیسے ہی ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں داخل ہوا، ڈاکٹر صدیقی بول پڑے اور پھر اسے ساتھ لئے دفتر سے باہر آگئے۔

"اوہ! — کتنا وقفہ ہوتا ہے بیہوشی میں" —— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"فکس نہیں ہے — لیکن بہرحال ہر بار پہلے کی نسبت ایک دو منٹ کم ہی ہوتا ہے" —— ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

مختلف راہداریاں کراس کر کے وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے بیڈ پر جولیا لیٹی ہوئی تھی۔

"کمال ہے — لوگوں کو کتنا شوق ہوتا ہے بیمار ہونے کا — آرام بھی مل جاتا ہے اور تیمار داری مفت میں" —— عمران نے جولیا کو ہوش میں دیکھتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں جان بوجھ کر یہاں پڑی ہوں — ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صدیقی! — مجھے واپس فلیٹ بھجوا دو — پڑی رہوں گی وہاں" جولیا نے بڑے چڑچڑے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب! — آپ ذرا جا کر دفتر میں بیٹھ کر اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کریں — غضب خدا کا۔ جب کوئی بیماری ہی نہیں ہے تو خواہ مخواہ حکومت کا خرچہ کیوں کرایا جائے" —— عمران نے ڈاکٹر صدیقی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی آہستہ سے آنکھ کا کونا دبا دیا۔

"مس جولیا سیکرٹ سروس کی رکن ہیں بلکہ سیکنڈ چیف ہیں۔ اس لئے ان کا حق ہے اس ہسپتال پر" —— ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آہ! — یہ بھی قسمت کی بات ہے — ہم اگر بیمار ہو جائیں تو ہمیں کسی خیراتی ہسپتال بھیج دیا جاتا ہے جہاں نرسیں بھی کاٹ کھانے کو دوڑتی ہیں" — عمران نے ایک سٹول گھسیٹ کر جولیا کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو — تم جب بھی بیمار ہوئے ہو، چیف نے ہمیشہ تم پر رحم کھا کر تمہارا یہاں علاج کرایا ہے — ورنہ تم لائق تو واقعی کسی خیراتی ہسپتال کے ہو" —— جولیا نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی جولیا کی بات سن کر ہنسا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"کاش! — کبھی وہ نقاب پوش بھی ہسپتال پہنچ جائے — کم از کم کچھ عرصے کے لئے تو اس سے جان چھوٹ جائے گی — لیکن نجانے وہ کونسے کشتے کھاتا رہتا ہے کہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوتا" —— عمران نے کہا اور اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"وہ تمہاری طرح عام آدمی نہیں ہے کہ بیمار پڑتا رہے — وہ چیف ہے — بیماری کی جرأت ہے کہ اس کے قریب سے بھی گذر سکے" —— جولیا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو وہ تمہیں اپنے قریب سے بھی نہیں گذرنے دیتا" — عمران نے جواب دیا اور جولیا ایک لمحے تک تو اس کی بات کا مطلب ہی نہ سمجھی لیکن جیسے ہی اُسے سمجھ آئی کہ عمران نے اُسے ہی بیماری بنا دیا ہے تو اس نے روٹھنے والے انداز میں منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

"ارے ارے — میں تو تمہارے چیف کی بات کر رہا ہوں — میں

تو بیمار ہونے کے لئے تیار ہوں دل و جان سے تیار ہوں'' ــــ عمران نے
کہا اور اس بار جولیا نے نہ صرف عمران کی طرف منہ کر لیا بلکہ اس کے چہرے
پر یکلخت گلاب سے کھل اُٹھے۔ آنکھوں میں تیز چمک اُبھر آئی تھی۔ اور عمران
نے بے اختیار اپنے سر پہ ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

"عمران ! ــ میری ایک بات سنو ! ــ مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں اس
بیماری سے زندہ نہیں بچوں گی ــــ اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ــــ"
جولیا نے انتہائی منت بھرے لہجے میں بات شروع کی لیکن فقرے کے آخر
میں آکر اس کی آواز بھرا گئی اور اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ کر منہ ایک بار پھر
دوسری طرف پھیر لیا۔

"تمہارا مطلب میں سمجھ گیا ہوں جولیا ! ــــ تم بالکل بے فکر رہو۔ ــ میں
روزانہ ایک ہزار روپے خیرات کیا کروں گا ــــ ہر سال باقاعدگی سے قوالی
کرایا کروں گا ــــ تمہارے نام پر ایک ہسپتال قائم کروں گا جہاں غریبوں کا
علاج مفت ہوا کرے گا ــــ واہ ! کیا خوبصورت نام ہو گا۔ جولیانا میموریل
ہسپتال'' ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو ــــ نکل جاؤ یہاں سے ــــ تم پتھر ہو پتھر ــــ
اور سنو ! ــ تم انسان بھی نہیں ہو ــ قطعاً نہیں ہو انسان'' ــــ جولیا
بُری طرح پھٹ پڑی۔

"ظاہر ہے انسان پتھر نہیں ہو سکتا ــــ اور پتھر انسان نہیں ہو سکتا۔ اس
لئے اگر میں پتھر ہوں تو انسان نہیں ہوں ــــ اور انسان ہوں تو پتھر نہیں
ہوں ــ چلو تمہارا کہنا درست سمجھ لیتا ہوں کہ میں پتھر ہوں تو پھر اس
مصوّر کی بات بھی سچ ہے کہ تصویر ہمیشہ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ مجسمہ ساز

صرف اسے باہر نکالتا ہے اور میں اگر پتھر ہوں تو پھر یہ بھی سُن لو کہ تصویر میرے
اندر موجود ہے۔ اب بتاؤ کس کی ہو گی تصویر'' ــــ عمران نے جواب میں
باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔ اور جولیا ایک بار پھر مسکرا دی۔ وہ عمران کی بات سمجھ گئی تھی
اور یہی اس کی کمزوری تھی کہ وہ بڑی جلدی خود کو فریب دے لیتی تھی۔

"مجھے معلوم ہے کس کی تصویر ہے ــــ لیکن کم بخت باہر نہیں آتی'' ــــ
جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آجائے گی ــــ آجائے گی ــــ فی الحال تو وہ بیماری کی وجہ سے آرام
کر رہی ہے'' ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی
اس کا موڈ دوبارہ بحال ہو گیا تھا۔

"اوکے جولیا ! ــــ باتیں تو بہت ہو گئیں اور ڈاکٹر صدیقی کے مطابق تمہارے
دوبارہ بیہوش ہونے کا وقت قریب ہے اس لئے تم مجھے وہ سارا واقعہ تفصیل
سے بتا دو ــــ کوئی معمولی سی بات بھی نہ چھوڑنا تاکہ بیماری کی تشخیص کر کے
اس کا علاج کیا جائے اور تصویر باہر آسکے'' ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر کھِل اٹھا۔ وہ عمران کی علامتی اور اشارتی گفتگو
اچھی طرح سمجھ گئی تھی اور پھر اس نے دوبارہ تفصیل دوہرانا شروع کر دی۔
لیکن یہ ساری تفصیل وہی تھی جو اس سے پہلے عمران سُن چکا تھا۔

ابھی جولیا بات کر رہی تھی کہ اس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس
کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی گئیں۔ وہ یکلخت خاموش ہو گئی تھی۔ اسی
لمحے ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوتے۔

"اوہ بے ہوش ہو گئی ــــ اس بار تو چند منٹ زیادہ ہو گئے تھے۔ اس
لئے میں نے سوچا کہ شائد بیماری ختم ہو گئی ہو۔ لیکن ــــ'' ڈاکٹر صدیقی نے

انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر بیڈ پر بے ہوش پڑی جولیا کی نبض تھام لی۔

"اب اسے کب ہوش آئے گا"۔۔۔۔ عمران نے سٹول سے اٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آدھے گھنٹے بعد یہ خود بخود ہوش میں آجائے گی۔۔۔ اب تک تو ایسا ہی ہوتا رہا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے اپنی چیک اپ جاری رکھتے ہوئے جواب دیا۔

عمران خاموش کھڑا جولیا کو دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے اس طرح اچانک بیہوشی واقعی جولیا کے دماغ کے لئے بیحد خطرناک تھی اس نے اب تک جولیا سے یہ سب باتیں جان بوجھ کر کی تھیں تاکہ وہ یہ چیک کر سکے کہ اس کی ذہنی، جسمانی اور جذباتی کیفیات کیسی ہیں اور بیہوش ہونے سے پہلے اس گفتگو سے وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ جولیا ہر لحاظ سے بالکل نارمل ہے لیکن اس کی اچانک بیہوشی۔ اس بات کی اسے بھی سمجھ نہ آرہی تھی۔

ڈاکٹر صدیقی نے چیک اپ ختم کر کے سائیڈ میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نرسوں اور متعلقہ ڈاکٹر کو وہاں پہنچنے کے لئے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ سر جھکائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے تھا۔

"آخر کوئی تو وجہ ہو گی اس اچانک بیہوشی کی۔۔۔۔ ذرا مجھے جولیا کے ٹیسٹ دکھائیے"۔۔۔ عمران نے دفتر پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور ڈاکٹر صدیقی نے بغیر کوئی بات کئے دراز کھولی اور ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران بڑی سنجیدگی سے فائل میں موجود ٹیسٹ رپورٹوں

کو دیکھتا رہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔۔۔ ٹیسٹ نارمل ہیں"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر صدیقی نے خاموشی سے فائل اٹھا کر واپس دراز میں رکھ دی۔

"اب کیا کریں ڈاکٹر صدیقی!۔۔۔ آپ کسی اور ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ بورڈ بٹھائیں۔۔۔ آخر کچھ تو پتہ چلنا چاہیئے"۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں پہلے ہی سب بڑے بڑے ڈاکٹروں سے تفصیلی بات چیت کر چکا ہوں۔۔۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔ آجکل میڈیکل سائنس انتہائی ترقی پر پہنچ چکی ہے۔۔۔ اس دور میں تو ایسی بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ بیماری کی تشخیص ہی نہ ہو سکے۔۔۔ آپ نے جولیا کے ذہن کا ایکسرے وغیرہ کرایا ہے"۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں!۔۔۔ نہ صرف ایکسرے کرایا ہے بلکہ بیہوشی اور ہوش کے درمیان اس کے ذہن سے مواد نکال کر بھی اس کا ٹاپ تجزیہ کرایا ہے۔ لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔۔۔ سب او۔کے ہے۔۔۔ تم خود دیکھ لو"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے ایک اور فائل دراز سے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی اور عمران نے ٹیسٹ رپورٹ دیکھنے کے ساتھ ساتھ اس پر دی گئی ذہنی امراض کے معروف ترین سرجنوں کی رپورٹیں بھی پڑھنا شروع کر دیں۔ لیکن واقعی سب کچھ نارمل اور او۔کے تھا۔

"عجیب بات ہے ــــ واقعی عجیب بات ہے ــــ ذرا فون مجھے دکھلائیے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے بغیر یہ پوچھے کہ وہ کسے فون کرنا چاہتا ہے، میز پر موجود فون اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ــــ چند لمحوں بعد ایک کپکپاتی سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر گراہم! ــــ میں علی عمران بول رہا ہوں" ــــ عمران نے بڑے نرم لیکن سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران! ــــ اوہ! بڑے عرصے بعد فون کیا ہے تم نے ــــ خیریت"۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بے تکلفی تھی۔

"ڈاکٹر گراہم! ــــ آپ نے ساری عمر انسانی ذہن پر ریسرچ کی ہے۔ ایک کیس سامنے آیا ہے بڑا عجیب و غریب قسم کا ــــ میں نے سوچا آپ سے بات کر لی جائے" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ بیٹے! ــــ مجھے تو عرصہ ہو گیا ہے ــــ میں تو اب بالکل ہی ہر چیز سے ریٹائر ہو چکا ہوں ــــ میرا اپنا ذہن اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ ذرا سا پڑھا بھی نہیں جاتا۔ اس لئے بس بستر پر لیٹا رہتا ہوں ــــ یا ٹی وی وغیرہ دیکھتا رہتا ہوں ــــ لیکن بات کیا ہے۔ تم تو اتنی جلدی پریشان ہونے والوں میں سے نہیں ہو" ــــ ڈاکٹر گراہم نے کہا۔

"بات ہی ایسی ہے ڈاکٹر! ــــ میری ایک عزیزہ کا کیس ہے" ــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے جولیا کی تمام کیفیات بتا دیں۔ ٹیسٹ رپورٹس اور دوسری تمام متعلقہ چیزوں کے متعلق بھی تفصیل بتا دی۔

"اوہ! ــــ یہ تو بالکل ویسا ہی کیس لگتا ہے جس کا ذکر ڈاکٹر کارگل کر رہا تھا" ــــ ڈاکٹر گراہم نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر کارگل! ــــ وہ کون صاحب ہیں" ــــ؟ عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی تھی۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹیلیویژن پر ایک غیر ملکی ڈاکٹر کا انٹرویو نشر ہوا ہے ان ڈاکٹر صاحب کا نام کارگل ہے اور ان کا تعلق ویسٹرن کارمن سے ہے۔ اس انٹرویو میں انہوں نے دماغ کی ایک بالکل نئی بیماری کا ذکر کیا ہے۔ جسے وہ اوکیویا ہسٹیان کہہ رہے تھے ــــ کچھ عجیب سا نام ہے ــــ بہرحال انہوں نے اس مرض پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بالکل وہی کیفیات بتائی ہیں جو تم نے بتائی ہیں ــــ اگر یہ پروگرام پہلے سے ریکارڈ شدہ نہیں ہے تو ظاہر ہے وہ ابھی یہیں ہوں گے ــــ تم ان سے مل لو۔ شاید تمہارا مسئلہ حل ہو جائے ــــ میرے ذہن میں تو ایسی کوئی بیماری نہیں ہے" ــــ ڈاکٹر گراہم نے کہا۔

"اوہ! ــــ بہت بہت شکریہ ڈاکٹر گراہم! ــــ آپ نے واقعی اہم ترین کلیو دیا ہے ــــ ویری تھینک فل ٹو یو ــــ میں جلد ہی آپ سے ملوں گا۔ خدا حافظ" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا کہہ رہے تھے ڈاکٹر گراہم ــــ وہ تو اب بہت بوڑھے ہو گئے ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران نے اسے ڈاکٹر گراہم کی بات بتائی تو ڈاکٹر صدیقی بھی چونک پڑے۔

"اوہ! ــــ اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں فوراً اس ڈاکٹر کارگل سے ملنا چاہیئے ــــ یہ تو قدرت کی طرف سے رحمت کے آثار ہیں" ــــ ڈاکٹر صدیقی نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

"میں ابھی انہیں تلاش کر کے ملتا ہوں ___ اچھا خدا حافظ" ___ عمران نے کہا اور اٹھ کر دفتر سے باہر آگیا۔ ہسپتال سے باہر آ کر وہ کار لئے آگے بڑھا۔ لیکن جلد ہی اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روکی اور نیچے اتر کر وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ ڈاکٹر صدیقی کے سامنے وہ کوئی بات نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔

عمران نے جیب ٹٹولی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے چند سکے برآمد ہو گئے۔ اس نے سکے ڈالے اور پھر سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے وہ ان کی کوٹھی پہ فون کر رہا تھا کیونکہ دفتر کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

"جی صاحب" ___ دوسری طرف سے سر سلطان کے ملازم کی آواز سنائی دی۔

"بخشو بابا! ___ میں عمران بول رہا ہوں ___ بڑے صاحب سے بات کراؤ" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا صاحب! ___ ہولڈ کریں" ___ دوسری طرف سے ملازم نے کہا۔

"یس ___ سلطان بول رہا ہوں" ___ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز رسیور پر ابھری۔

"سلطان بولا نہیں کرتے ___ فرمایا کرتے ہیں ___ ویسے کہیں آپ ٹی۔ وی ڈراموں والے سلطان تو نہیں ہیں کہ سلطان بنے درباریوں کو جاگیریں بخشی جا رہی ہیں اور باہر نکل کر چائے اُدھار پی جا رہی ہے" ___ عمران کی زبان چل پڑی اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ آج تمہیں ٹی۔ وی کیسے یاد آگیا ___ میرے خیال میں فارغ ہو اس لئے ٹی۔ وی دیکھتے رہتے ہو" ___ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ بتائیں کہ ٹی۔ وی پر کوئی واقف بھی ہے آپ کا" ___ ؟ عمران نے کہا۔

"کیوں! ___ اداکاری کرنی ہے یا گلوکاری" ___ سر سلطان نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"دونوں ہی مسئلے خراب ہیں۔ کیونکہ جب میں گلوکاری شروع کرتا ہوں تو سننے والے اداکاری شروع کر دیتے ہیں پاگل پن کی ___ میرا مطلب ہے کہ اینٹیں۔ ڈنڈے اٹھا کر آجاتے ہیں مارنے کے لئے ___ اور جب میں اداکاری شروع کرتا ہوں تو دیکھنے والے گلوکاری شروع کر دیتے ہیں۔ بڑی مترنم گالیاں سُننی پڑتی ہیں" ___ عمران نے جواب دیا اور سر سلطان کے زوردار قہقہے سے رسیور جھنجھنانے لگا۔

"ارے ارے ___ آپ نے تو دونوں کام بیک وقت شروع کر دیئے۔ آپ کی ہنسی میں اداکاری بھی ہے اور گلوکاری بھی ___ بڑا سُر تال میں چل رہا ہے قہقہہ" ___ عمران نے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اچھا اب بتاؤ فون کیسے کیا تھا ___ میں نے دفتر کا اہم کام نمٹانا ہے"۔ سر سلطان نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اصل بات بھی یہی ہے ___ ٹی۔ وی کے سلسلے میں کام پڑ گیا ہے اور میں وہاں ایکسٹو کی حیثیت سے بات نہیں کرنا چاہتا ___ آج ایک غیر ملکی ڈاکٹر کارگل کا انٹرویو نشر ہوا ہے ٹی۔ وی سے ___ اس کے متعلق تفصیلات چاہئیں کہ وہ صاحب ابھی یہاں موجود ہیں یا نہیں ___ اگر واپس چلے گئے

ہیں تو ان کا پتہ وغیرہ" ——— عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن بات کیا ہے" ——— ؟ سر سلطان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بات بہت سیریس ہے ——— جولیا اچانک ایک پُراسرار بیماری کا شکار ہو گئی ہے۔ اُسے بیہوشی کے دورے پڑنے لگے ہیں اور ڈاکٹر صدیقی سمیت تمام ڈاکٹرز اس کا مرض تشخیص کرنے میں ناکام رہے ہیں ——— میں نے ایک بوڑھے ڈاکٹر گراہم سے بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تھوڑی دیر پہلے ٹیلیویژن پر کسی ڈاکٹر کارگل کا انٹرویو نشر ہوا ہے۔ اس میں اس نے اس بیماری کی تفصیلات بتائی ہیں" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— اچھا ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں ——— پھر تمہیں کہاں اطلاع دوں" ——— سر سلطان نے پوچھا۔

"میں دانش منزل جا رہا ہوں۔ آپ وہاں فون کر لیں" ——— عمران نے کہا اور دوسری طرف سے "اوکے" ——— کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر کار میں بیٹھ کر وہ دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کارگل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— ڈاکٹر کارگل" ——— کارگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کی کال ہے جناب" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز ابھری۔

"ہیلو ——— جیکل سپیکنگ" ——— کلک کی آواز کے ساتھ ہی جیکل کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کارگل بول رہا ہوں ——— کیا رپورٹ ہے" ——— ؟ کارگل نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہم نے ریڈ کراس کے آفس کو تلاش کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ بڑا چھوٹا سا دفتر ہے اور اس میں دو ہی آدمی کام کرتے تھے ——— ہم نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے اور ان کی جگہ سنبھال لی ہے ——— اس لڑکی جولیا کے متعلق کیا رپورٹ ہے ——— کام کچھ آگے بڑھا ہے یا نہیں" ——— ؟ جیکل

نے کہا۔

"میں نے ابھی ٹیلیویژن پر انٹرویو دیا ہے جو براہ راست نشر ہوا ہے۔ کل صبح کے اخبارات میں بھی تفصیلات آجائیں گی۔ لیکن اس لڑکی نے مجھے پریشان کر دیا ہے ــــ مشین جس جگہ کی نشاندہی کر رہی ہے وہاں سرے سے کوئی ہسپتال ہی نہیں ہے۔ ایک پرائیویٹ عمارت ہے" ــــ کارگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ ہو سکتا ہے کہ اُسے ہسپتال میں داخل نہ کیا گیا ہو۔ پرائیویٹ طور پر علاج ہو رہا ہو" ــــ جیکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں دیکھو! ــــ ویسے ابھی اُسے مسلسل بیہوش ہونے میں ایک دو روز لگیں گے۔ اس دوران کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آئے گی۔ ورنہ پھر کوئی اور پروگرام سوچیں گے" ــــ کارگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ ریڈکراس آفس کا فون نمبر نوٹ کر لیں ــــ ضرورت پڑنے پر آپ ہمیں کال کر سکتے ہیں تاکہ ہم اپنا کردار ادا کر سکیں" ــــ جیکل نے کہا اور پھر اس نے فون نمبر بتایا تو کارگل نے اُسے لکھنے کی بجائے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔

"او۔ کے ــــ میں نے یاد کر لیا ہے نمبر" ــــ کارگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ اس وقت بطور ایک غیر ملکی ڈاکٹر کے ہوٹل شیرٹن میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کارگل کے چہرے پر قدرے حیرت کے آثار اُبھر آئے۔

"یس ــــ ڈاکٹر کارگل" ــــ کارگل نے رسیور اٹھا کر باوقار سے لہجے میں کہا۔

"جناب ــــ میں استقبالیہ سے بول رہا ہوں ــــ ایک صاحب علی عمران آپ سے ملنا چاہتے ہیں ــــ وہ کسی مریض کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں" ــــ استقبالیہ سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ــــ بھجوا دیں" ــــ کارگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کی آنکھوں میں چمک سی اُبھر آئی تھی۔ مریض کے بارے میں ڈسکس کے لئے کسی کا آنا تو یہی ظاہر کرتا تھا کہ اس کی ٹی۔ وی انٹرویو والی ترکیب کامیاب رہی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ آدمی اس لڑکی کا کوئی عزیز ہو۔ لیکن لڑکی غیر ملکی تھی اور آنے والے کا نام مقامی تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم اِن" ــــ کارگل نے لہجے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک وجیہہ اور خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا۔

"تشریف لائیے" ــــ کارگل نے بڑے مہذب انداز میں کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے" ــــ آنے والے نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے ڈاکٹر کارگل کہتے ہیں ــــ ویسٹرن کارمن سے میرا تعلق ہے ــــ فرمائیے! ــــ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ــــ کارگل نے عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے آج ٹی۔ وی پر انٹرویو دیتے ہوئے ایک نئی ذہنی بیماری کا ذکر کیا ہے ــــ اوکیویا ہسٹیان ــــ میں اسی سلسلے میں آیا ہوں" ــــ عمران نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر ہیں" ——؟ کارگل نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں —— ڈاکٹر نہیں ہوں۔ بلکہ میری ایک عزیزہ تقریباً اسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہیں" —— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ یہاں پاکیشیا میں! —— ابھی تک تو صرف ویسٹرن کارمن اور اس کے ہمسایہ ملک بولیویا میں اس بیماری کے چند کیسز سامنے آئے ہیں —— بہرحال فرمایئے" —— کارگل نے چونک کر جواب دیا۔

"اس بیماری کا علاج بھی دریافت ہوا ہے یا نہیں" ——؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! —— ہو گیا ہے —— ویسٹرن کارمن میں ایک پرائیویٹ ہسپتال ہے۔ اُسے وارٹریٹ ہسپتال کہتے ہیں —— اس کے چیف سرجن ڈاکٹر کارمن اس کا علاج کرتے ہیں —— اس کے لئے دماغ کے کئی آپریشن کرنے پڑتے ہیں۔ طویل علاج ضروری ہے۔ لیکن مریض ٹھیک ہو جاتا ہے —— مگر پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ کیا واقعی آپ کی عزیزہ اس بیماری میں مُبتلا ہیں" —— کارگل نے کہا۔

"اس کی کوئی خاص پہچان ہے" ——؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! —— میں نے انٹرویو میں بتایا ہے کہ اس کی خاص پہچان یہ ہے کہ اس مرض کے شکار مریض کے دونوں کانوں کی پشت پر ہلکے نیلے رنگ کی لکیریں سی نمودار ہو جاتی ہیں" —— کارگل نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا! —— ویسے آج سے پہلے اس بیماری کے متعلق کہیں نہ پڑھا اور نہ سُنا گیا ہے —— یہ بتایئے کہ یہ بیماری ہوتی کیوں ہے" ——؟ عمران نے کہا۔

"ابھی اس پر ریسرچ جاری ہے —— ابھی تک صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ ذہنی خلیات میں عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی بنیادی وجہ ابھی تک سامنے نہیں آئی —— میں ڈاکٹر کارمن کا شاگرد ہوں۔ اس لئے مجھے اس بیماری کے متعلق اتنا معلوم ہے۔ ورنہ تو شاید ابھی تک اس بیماری کے متعلق تفصیلات کا علم دنیا میں کسی ڈاکٹر کو بھی نہ ہو —— پہلا کیس اس بیماری کا ویسٹرن کارمن میں ہوا —— ڈاکٹر کارمن نے اس پر ریسرچ شروع کی۔ لیکن بظاہر کچھ معلوم نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بیہوشی کے دوران اس مریض کے دماغ کا آپریشن کیا تو انہیں خلیات میں صرف عدم توازن کا احساس ہوا —— اس طرح کئی آپریشنوں کے بعد وہ اس پر قابو پا سکے —— اس کے بعد دوسرا کیس بولیویا میں ہوا اور وہ بھی اتفاق سے وارٹریٹ ہسپتال میں لایا گیا۔ وہ ابھی تک زیر علاج ہے —— ڈاکٹر کارمن اور میں نے اس پر بڑی تفصیلی گفتگو کی۔ لیکن ابھی تک ہم کسی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے —— ڈاکٹر کارمن اس سلسلے میں مکمل ریسرچ کے بعد ہی کوئی پیپر لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں —— میں ریڈ کراس کے ایک پروگرام کے تحت یہاں آیا اور انٹرویو میں بس اچانک ہی پُراسرار بیماریوں کی بات چھڑ گئی تو میں نے اس کا ذکر کر دیا" —— کارگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ڈاکٹر کارمن سے میری بات کرا سکتے ہیں" —— عمران نے کہا۔

"پہلے یہ بات تو طے ہو جائے کہ کیا واقعی آپ کی عزیزہ اس مرض میں بھی مُبتلا ہیں یا نہیں —— کیونکہ یہ بات میرے لئے بے حد حیرت انگیز ہے کہ یہاں اس مرض کا مریض موجود ہو" —— کارگل نے کہا۔

"تو اس کے لئے آپ کو تکلیف کرنی پڑے گی ۔۔۔ آپ چل کر مریضہ کو خود دیکھ لیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔ میں ضرور دیکھوں گا ۔۔۔ کس ہسپتال میں ہیں آپ کی مریضہ" ۔۔۔ کارگل نے کہا۔

"ایک پرائیویٹ ہسپتال ہے ۔۔۔ میں آپ کو ساتھ لے چلتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں تیار ہوں" ۔۔۔ کارگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ! ۔۔۔ تشریف لائیے" ۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ہوٹل سے باہر آ کر عمران نے اسے اپنی سپورٹس کار میں بٹھایا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس مخصوص ہسپتال میں پہنچ گئے۔

"ڈاکٹر صدیقی صاحب اس پرائیویٹ ہسپتال کے انچارج ہیں ۔۔۔ اور یہ ہیں ڈاکٹر کارگل" ۔۔۔ عمران نے کارگل کا تعارف ایک ڈاکٹر سے کراتے ہوئے کہا اور پھر کارگل نے بڑے مہذبانہ انداز میں ڈاکٹر صدیقی سے رسمی گفتگو کی ۔ اب اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی کیونکہ مشین نے بھی اسی عمارت کا کاشن دیا تھا اور وہ اسے باہر سے کوئی رہائشی عمارت سمجھ رہا تھا۔ لیکن یہ تو ایک انتہائی جدید قسم کا ہسپتال تھا۔ اسے بس صرف ایک الجھن محسوس ہو رہی تھی کہ یہ آدمی علی عمران اسے جن نظروں سے دیکھ رہا تھا اس لحاظ سے کارگل کو کبھی کبھی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ اس کا ذہن پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کی چھٹی حس چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ بظاہر یہ عام سا نوجوان اس کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے جب تک خطرہ سامنے نہ آ جاتے اس وقت تک اس کے متعلق کچھ سوچنا فضول تھا۔ اس لئے اس نے اپنے چہرے پر کوئی ایسا تاثر پیدا نہ ہونے دیا۔

"آیئے ڈاکٹر کارگل! ۔۔۔ مریضہ کو دیکھ لیجئے" ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور کارگل سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔

کمرے میں بیڈ پر ایک انتہائی خوبصورت غیر ملکی لڑکی لیٹی ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں وہ اس وقت بیہوش تھی اسے دیکھتے ہی کارگل کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی ۔ اب تک اسے صرف ایک ہی خطرہ تھا کہ کہیں برٹ سے شکار کے انتخاب میں غلطی نہ ہو گئی ہو۔ برٹ چونکہ ان معاملات میں آج تک انتہائی ہوشیار ثابت ہوا تھا اس لئے اسے گو برٹ کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا لیکن پھر بھی اس کے ذہن میں بہرحال خطرہ موجود تھا۔ لیکن اس کمرے میں داخل ہوتے ہی یہ خطرہ مکمل طور پر دور ہو گیا یہ لڑکی چہرے کے خدوخال، قدوقامت اور جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے مکمل طور پر جیکی سے ملتی تھی۔ صرف اس کے چہرے کی پلاسٹک سرجری کر دی جاتی تو پھر لارڈ بومن چاہے کتنا ہی وہمی، چالاک اور شکی کیوں نہ ہوتا، وہ کبھی بھی اسے پہچان نہ سکتا تھا۔

کارگل بیڈ پر بیہوش پڑی ہوئی لڑکی پر جھکا اور اس نے اس کے دونوں کانوں کو پلٹ کر اس طرح دیکھا جیسے بڑے تذبذب کے عالم میں ایسا کر رہا ہو۔ حالانکہ اسے معلوم تو تھا کہ جو انجکشن اس لڑکی کو برٹ نے لگایا ہے اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ کان کے پیچھے لکیریں موجود ہوتی ہیں۔

"یہ لڑکی واقعی اوکیویا ہسٹیان کی مریضہ ہے اور اس دنیا میں یہ معلوم شدہ تیسرا کیس ہے ۔۔۔ بہرحال اگر یہ لڑکی ڈاکٹر کارمن کی تحویل میں پہنچ جاتے تو یہ بچ جائے گی۔ ورنہ ۔۔۔" کارگل نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا

چھوڑ دیا۔

"کیا ڈاکٹر کارمن سے اس سلسلے میں بات چیت ہو سکتی ہے" ---- ؟ قریب کھڑے عمران نے کہا۔

"جی ہاں! ---- ہو تو سکتی ہے۔ لیکن بہرحال وہ پرائیویٹ ہسپتال ہے۔ اس کی فیس کا گریڈ بھی بہت اونچا ہے ---- البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ریڈ کراس کو درخواست دیں تو ریڈ کراس والے شاید اس کے اخراجات ادا کرنے پر رضامند ہو جائیں" ---- کارگل نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"اخراجات کی فکر نہ کریں ڈاکٹر کارگل! ---- آپ ڈاکٹر کارمن سے میری بات کرائیں" ---- عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ---- میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ یہ لڑکی غیر ملکی ہے اور آپ مقامی ہیں ---- یقیناً یہ لڑکی آپ کی خون کے رشتے والی عزیزہ تو نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہو سکتا ہے انتہائی بھاری اخراجات آپ ادا نہ کریں" ---- کارگل نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے ڈاکٹر! ---- آپ اخراجات کی فکر نہ کریں۔ اور یہ لڑکی خون کے رشتوں سے بھی زیادہ ہماری عزیزہ ہے" ---- عمران کا لہجہ اس بار خاصا تلخ ہو گیا تھا۔

"اوہ! ---- پھر ٹھیک ہے آئیے! ---- میں بات کرتا ہوں" ---- کارگل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں آ گئے۔

کارگل نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈائری نکالی اور پھر اس میں سے ایک نمبر دیکھ کر اس نے سامنے پڑے ہوئے کاغذ پر لکھا اور پھر ڈائری واپس جیب میں رکھ کر اس نے کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ وارڈریٹ ہسپتال کا نمبر ہے ---- یہاں سے ویلسٹرن کارمن کے لئے کونسا کوڈ نمبر استعمال ہوتا ہے اس کا مجھے علم نہیں ---- بہرحال آپ اس نمبر پر فون ملوا دیں" ---- کارگل نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کاغذ اٹھایا اور اسے غور سے چند لمحے دیکھتا رہا۔ لیکن کارگل نے ایک اور تبدیلی محسوس کر لی تھی کہ نجانے کیوں اب عمران کی نظروں اور چہرے پر وہ پہلی جیسی شک و شبہ والی کیفیت باقی نہ رہی تھی۔

عمران نے چند لمحے کاغذ کو غور سے دیکھنے کے بعد خود ہی ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ مسلسل نمبر گھماتے چلا جا رہا تھا اور کارگل حیران رہ گیا کہ یہ شخص کس قسم کا ہے کہ اس نے ویلسٹرن کارمن کا کوڈ نمبر دیکھے بغیر ڈائل کرنا شروع کر دیا ہے جیسے یہ روزانہ ویلسٹرن کارمن کال کرتا رہا ہو۔ اور پھر اس نے ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے پوچھنا تک گوارا نہ کیا تھا۔ حالانکہ پاکیشیا سے ویلسٹرن کارمن کا فاصلہ کافی تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کال پر اخراجات بھی خاصے آنے تھے۔

"ہیلو ---- وارڈریٹ ہسپتال" ---- اچانک عمران نے کہا اور کارگل چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں ---- ایک اہم معاملے میں ڈاکٹر کارمن سے بات کرنی ہے ---- کیا آپ ان سے بات کرائیں گے" ---- عمران نے دوسری طرف سے جواب ملتے ہی کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے" ---- عمران نے کہا اور پھر وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔

"کون! ڈاکٹر کارمن" ---- ؟ چند لمحوں بعد عمران نے چونک کر پوچھا اور

پھر دوسری طرف سے بات سننے لگا۔ چونکہ وہ رسیور کو بالکل کان کے ساتھ چپکائے ہوئے تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کارگل کو سنائی نہ دے رہی تھی۔

"ڈاکٹر کارمن! — میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ آپ سے ایک نئے مرض کے بارے میں بات کرنی ہے۔ اوکیو یا ہیٹیان" — عمران نے کہا اور کارگل دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی محتاط واقع ہوا ہے۔ اس لئے وہ چیکنگ کر رہا ہے۔ لیکن ظاہر ہے "وائٹ سٹار" نے کچی گولیاں تو نہ کھیلی تھیں کہ اس طرح کی چیکنگ میں وہ مار کھا جاتے۔

"ٹھیک ہے — میری ایک عزیزہ یہاں اس بیماری میں مبتلا ہو گئی ہیں اور ہماری خوش قسمتی کہ یہاں آجکل ڈاکٹر کارگل آتے ہوتے ہیں — انہوں نے ایک ٹی۔ وی انٹرویو میں اس بیماری کا ذکر کر دیا۔ چنانچہ ہمیں اس بیماری کا علم ہوا — اور پھر ڈاکٹر کارگل صاحب سے ملاقات پر آپ کے متعلق پتہ چلا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

"جی بالکل — بات کیجیے" — عمران نے دوسری طرف سے سننے کے بعد رسیور کارگل کی طرف بڑھا دیا اور کارگل نے مسکراتے ہوئے رسیور لے لیا۔

"ہیلو سر — میں ڈاکٹر کارگل بول رہا ہوں" — کارگل نے کہا۔

"ڈاکٹر کارگل! — آپ کو اس بیماری کے متعلق کچھ کہنے کی کیا ضرورت تھی" — دوسری طرف سے ڈاکٹر کارمن کی تیز آواز سنائی دی۔ کارگل نے جان بوجھ کر رسیور کان سے ذرا ہٹا کر رکھا ہوا تھا تاکہ ڈاکٹر کارمن کی آواز ڈاکٹر صدیقی اور عمران تک آسانی سے پہنچ سکے۔

"جی بس روا روی میں بات زبان پر آگئی۔ لیکن ڈاکٹر کارمن! — اس طرح آپ کے مطالعے میں ایک نیا کیس تو آگیا ہے" — کارگل نے کہا۔

"لیکن کیا یہ لوگ اخراجات ادا کر سکیں گے" — ڈاکٹر کارمن نے کہا۔

"جی ہاں! — اس سلسلے میں بات ہوئی ہے — یہ لوگ اخراجات کی ادائیگی پر تیار ہیں" — کارگل نے کہا۔

"اوہ! — ویری گڈ — پھر آپ انہیں یہاں کے اخراجات بتا دیں اور اگر یہ تیار ہو جائیں تو آپ مریضہ کو لے کر فوری طور پر وارٹریٹ ہسپتال پہنچ جائیں — زیادہ دیر مت کریں" — ڈاکٹر کارمن نے کہا۔

"جی بہتر — میں خود ساتھ آجاؤں گا۔ خدا حافظ" — کارگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی خوش قسمتی ہے جناب! کہ ڈاکٹر کارمن کیس لینے پر آمادہ ہو گئے ہیں — یہاں سے ولیٹرن کارمن پہنچنے کے اخراجات تو آپ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔ لیکن وہاں اس مریضہ کے داخلے سے لے کر آپریشنز اور پھر دیگر اخراجات ملا کر دس لاکھ ڈالر خرچ آئیں گے — تین ماہ تک علاج ہو گا" — کارگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے — اخراجات کی فکر نہ کریں۔ مریضہ کو ٹھیک ہونا چاہیے" — عمران نے جواب دیا۔

"او کے — اگر ایسا ہے تو پھر آپ جلد از جلد مریضہ کو وہاں پہنچانے کی کوشش کریں — جتنی دیر ہو گی اتنا ہی رسک بڑھے گا" — کارگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے حیرت تھی کہ دس لاکھ ڈالر اخراجات پر اس شخص علی عمران سے ذرا سی جھجک بھی نہ دکھائی دی۔

" ٹھیک ہے ـــ آپ کو مین ہوٹل چھوڑ آتا ہوں۔ آپ کے تمام اخراجات بھی ہمارے ذمّہ ـــ اور مریضہ کے ساتھ جو آدمی جائے گا اس کے اخراجات بھی ہم ادا کریں گے ـــ میں کوشش کرتا ہوں کہ جو آئندہ فلائٹ ویسٹرن کارمن جا رہی ہو۔ اس پر آپ کو بھجوا دیا جائے" ـــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" یہ بہتر رہے گا ـــ ویسے ایک بات بتا دوں۔ آپ کا جو آدمی بھی مریضہ کے ساتھ جائے گا وہ ہسپتال میں نہ رہ سکے گا۔ اُسے بہرحال باہر رہنا پڑے گا البتہ مخصوص اوقات میں وہ مریضہ سے مل سکے گا" ـــ کارگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــ آیئے!" ـــ عمران نے کہا اور پھر عمران نے اُسے جلد ہی ہوٹل ڈراپ کیا اور واپس چلا گیا۔

کارگل بڑے مسرت بھرے انداز میں چلتا ہوا اپنے کمرے میں پہنچا۔ اس نے آگے بڑھ کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت اُسے ایک خیال آگیا تو اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔ عمران کی شک و شبہ والی نظریں اس کے ذہن میں گھوم گئی تھیں اور اس کا اپنا ذہن بھی ابھی تک اس شخص کی طرف سے خطرے کا الارم بجا رہا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ موجود ہو۔ چنانچہ احتیاطاً اس نے ہوٹل کی بجائے کسی پبلک فون بوتھ سے جیکل اور برٹ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ انہیں وہ بتا سکے کہ کام ان کی امداد کے بغیر ہی مکمل ہو گیا ہے۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک گوریلا نما انسان چونک پڑا۔

" اوہ ـ مارٹن تم" ـــ اس گوریلے نما آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس لارڈ بومن ـــ ایک اہم اطلاع دینی ہے" ـــ آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیسی اطلاع" ـــ؟ لارڈ بومن نے چونک کر پوچھا۔

" لارڈ بومن! ـــ ابھی تھوڑی دیر پہلے پاکیشیا سے ایک مریضہ وارٹریٹ ہسپتال لائی گئی ہے ـــ یہ بھی اسی بیماری میں مُبتلا ہے جس میں مادام جیکی مُبتلا ہیں" ـــ مارٹن نے کہنا شروع کر دیا۔

" پھر اس میں اطلاع کیا ہوئی ـــ ظاہر ہے بیمار لوگ ہوتے رہتے ہیں اور ہسپتال آتے رہتے ہیں" ـــ لارڈ بومن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" باس! ـــ اصل بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نئی مریضہ بالکل

جیکی کی ہم شکل ـــــ تو نہیں ـــــ لیکن چہرے کے خدوخال، قدوقامت اور جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے ہو بہو مادام جیکی سے ملتی جلتی ہے ـــــ نام بھی تقریباً ملتا جلتا ہے۔ اس کا نام جولیانا فٹرواٹر ہے" ـــــ مارٹن نے کہا تو لارڈ بومن بُری طرح چونک پڑا۔

"جولیانا فٹرواٹر ـــــ اور پاکیشیا سے ـــــ کیا تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ پاکیشیا ایشیائی ملک ہے جب کہ یہ نام تو سوئس ہے" ـــــ لارڈ بومن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسی بات نے تو مجھے چونکایا ہے ـــــ ویسے وہ لڑکی بھی سوئس ہے ایشیائی نہیں ـــــ اور ایک اور خاص بات بھی ہے" ـــــ مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم ساری خاص باتیں ایک ہی بار کیوں نہیں بتا سکتے ـــــ قسطوں میں کیوں بتاتے ہو" ـــــ لارڈ بومن کا لہجہ ایک بار پھر تلخ ہو گیا۔

"باس! ـــــ وہ خاص بات یہ ہے کہ اسے ڈاکٹر کارگل ساتھ لے کر آیا ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ کارگل ڈاکٹر ہونے کے باوجود مجرم ہے اور اس کا تعلق ہمسایہ ملک ویسٹرن کارمن کی تنظیم وائٹ سٹار سے ہے"۔ مارٹن نے لارڈ بومن کی بات نظر انداز کرتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ یہ واقعی خاص بات ہے ـــــ ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ"۔ لارڈ بومن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مارٹن جو ابھی تک بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا جلدی سے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ لارڈ بومن کے ساتھ طویل عرصے سے کام کر رہا تھا اس لئے وہ اس کے ایک ایک انداز کو پہچانتا تھا۔ اسے بیٹھنے کا حکم ملنے کا مطلب تھا کہ اب لارڈ بومن اس کی دی ہوئی

معلومات کا تفصیل سے تجزیہ کرے گا اور پھر اس کا کوئی ایسا نتیجہ نکالے گا جو نہ صرف حیرت انگیز ہو گا بلکہ سو فیصد درست ثابت ہو گا۔ یہ لارڈ بومن کی انتہائی حیرت انگیز صلاحیت تھی اور آج تک اس کا تجزیہ غلط ثابت نہ ہوا تھا۔

"لڑکی سوئس ـــــ آئی پاکیشیا سے ہے ـــــ قدوقامت، شکل و صورت اور جسمانی بناوٹ سے جیکی سے ملتی ہے ـــــ دونوں کو ایک ہی بیماری ہے دونوں ایک ہی ہسپتال میں ہیں ـــــ اسے لے آنے والا کارگل ہے جو وائٹ سٹار کا خاص آدمی ہے" ـــــ لارڈ بومن نے آنکھیں بند کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کی بڑبڑاہٹ غیر واضح ہوتی گئی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ آنکھیں بند کئے کوئی منتر پڑھ رہا ہو۔ کچھ دیر بعد لارڈ بومن نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"ہونہہ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ وائٹ سٹار اب کھل کر میرے مقابلے پر آ رہی ہے ـــــ سنو مارٹن! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ وہ اب اس جولیا کو جیکی بنا کر میرے پاس بھجوائیں گے اور اس طرح وہ زیرو لیبارٹری کا راز حاصل کریں گے اور میرا اور میرے گروپ کا خاتمہ کریں گے ـــــ بالکل ایسا ہی ہو گا ـــــ یہ لازماً اس کرنل جیروس کی پلاننگ ہو گی جو وائٹ سٹار کا چیف ہے۔ وہ ایسی ہی گہری پلاننگ کرتا ہے ـــــ لیکن اسے شاید معلوم نہیں کہ لارڈ بومن کے سامنے اس کی کوئی پلاننگ نہیں چل سکتی" ـــــ لارڈ بومن نے تیز لہجے میں کہا۔

"پھر کیا حکم ہے باس" ـــــ ؟ مارٹن نے پوچھا۔

"کیا تم اس کارگل کو اغوا کر کے یہاں لے آ سکتے ہو" ـــــ لارڈ بومن نے براہ راست مارٹن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اس لڑکی جولیانا کو چھوڑ کر واپس چلا گیا ہے ___ مجھے جب اطلاع ملی تو وہ واپس جا چکا تھا" ___ مارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ! ___ پھر تو اس کی تلاش فضول ہے ___ ٹھیک ہے۔ اس نئی لڑکی جولیانا کا خاتمہ کر دو" ___ لارڈ بومن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس باس! ___ جیسے حکم ___ بہرحال حکم کی تعمیل ہو گی" ___ مارٹن نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو! ___ اس طرح ہسپتال بھی بدنام ہو سکتا ہے ___ ٹھیک ہے۔ تم اس لڑکی کو اغوا کر کے میرے پاس پہنچا دو ___ اس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ یہ کون ہے ___ اور کس مقصد کے لئے یہاں لائی گئی ہے" ___ لارڈ بومن نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ___ مارٹن نے جواب دیا اور لارڈ بومن کے سر ہلانے پر وہ سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

لارڈ بومن چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس ___ فینی اٹنڈنگ باس" ___ دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بومن بول رہا ہوں ___ فوراً میرے کمرے میں آؤ" ___ لارڈ بومن نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لارڈ بومن کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک چھوٹے قد کا دُبلا پتلا سا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ پہاڑی خرگوش جیسا تھا۔ کان بڑے بڑے اور چہرہ

آگے سے اندر کی طرف دبا ہوا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک موجود تھی۔

"یس باس" ___ فینی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو" ___ لارڈ بومن نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ خاصا کرخت تھا اور فینی سہمے ہوئے انداز میں میز کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وائٹ سٹار کی فائل تمہارے پاس ہے" ___ لارڈ بومن نے غور سے فینی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ___ فینی نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا رپورٹ ہے وائٹ سٹار کی موجودہ سرگرمیوں کی ___؟" لارڈ بومن کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"سر ___ وہ معمول کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جو ان کا دھندہ ہے۔ کوئی خاص سرگرمی تو سامنے نہیں آئی" ___ فینی نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اور تمہارا سیکشن دونوں ناکارہ ہیں" ___ لارڈ بومن کا لہجہ پہلے سے زیادہ کرخت ہو گیا اور فینی کا پورا جسم یکلخت خوف سے کانپنے لگا۔

"ب ___ ب ___ باس ___" فینی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"سنو فینی! ___ وائٹ سٹار نے میرے خلاف ایک گہری سازش کی ہے ___ تمہیں معلوم ہے کہ بیکی وار ٹریٹ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اور ایک سوئس لڑکی کو پاکیشیا سے اس ہسپتال میں لایا گیا ہے ___ یہ لڑکی

ہر لحاظ سے جیکی سے ملتی جلتی ہے اور اس لڑکی کو لے آنے والا ڈاکٹر کارگل ہے وائٹ سٹار کا آدمی ۔ جانتے ہو کارگل کو" ——— لارڈ بومن نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— فینی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب بولو! ——— تم اس سے کیا سمجھو گے" ——— لارڈ بومن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"مقصد صاف ظاہر ہے باس! ——— وہ اس لڑکی کو مادام جیکی کی جگہ دلوانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی احمقانہ سوچ ہے ——— وہ لڑکی قد و قامت اور شکل و صورت سے تو مادام جیکی بے شک بن سکتی ہو۔ لیکن کم از کم ذہنی طور پر تو مادام جیکی نہیں بن سکتی ——— اس طرح اسس کا مادام جیکی کی جگہ لینے سے ہمیں کیا نقصان ہو سکتا ہے" ——— فینی نے جلدی سے جواب دیا اور اس کا جواب سن کر لارڈ بومن بری طرح چونک اٹھا۔

"اوہ فینی! ——— تم واقعی ذہین ہو ——— میں تمہیں سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن اب تمہاری بات سن کر میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔ لیکن اگر آئندہ مجھے ذرا سا بھی احساس ہوا کہ تم یا تمہارے سیکشن نے اپنے کام میں کوتاہی کی ہے تو پھر ایک لمحے میں تم سب لاشوں میں بدل سکتے ہو" ——— لارڈ بومن نے کہا

"شکریہ باس" ——— فینی نے شرمندہ سے انداز میں سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اس کا چہرہ بحال ہو گیا تھا اس کے نقطۂ نظر سے یقینی موت ٹل گئی تھی۔

"تم نے مجھے نیا پوائنٹ دیا ہے ——— واقعی صرف شکل و صورت سے تو کچھ نہیں ہو سکتا ——— لازماً ان لوگوں کے پروگرام میں مادام جیکی اور اس لڑکی جو لیا

کا ذہن بدلنا بھی شامل ہوگا۔ اور اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ مادام جیکی ولیسٹرن کا من کے دورے کے دوران اچانک بیمار ہو گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بیماری میں لازماً وائٹ سٹار کا ہاتھ ہوگا" ——— لارڈ بومن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ——— اب اس لڑکی کے اس طرح سامنے آنے سے تو یہی محسوس ہوتا ہے" ——— فینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اب میں سارے انتظامات کر لوں گا۔ لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس وائٹ سٹار تنظیم کا مکمل خاتمہ ضروری ہے اور یہ کام اب تم کرو گے ——— بولو تیار ہو" ——— لارڈ بومن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ——— آپ کے حکم کی دیر تھی۔ ورنہ وائٹ سٹار کا ایک ایک آدمی میرے سیکشن کی نظروں میں رہتا ہے" ——— فینی نے جواب دیا۔

"عام ارکان کو قتل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسس کے چیف کرنل جیروس اور خاص خاص آدمیوں کا خاتمہ کر دو ——— میں تمہیں دو روز کا وقت دے رہا ہوں۔ دو روز کے اندر ان لوگوں کے کٹے ہوئے سر میرے سامنے موجود ہونے چاہئیں" ——— لارڈ بومن کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی باس" ——— فینی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"جاؤ اور پوری قوت سے وائٹ سٹار پر چڑھ دوڑو ——— اس میں تمہاری اور تمہارے سیکشن کی بقا ہے" ——— لارڈ بومن نے زور سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا اور فینی ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر سلام کر کے تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

اس کے باہر جاتے ہی لارڈ بومن نے ایک بار پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس — مارٹن اٹنڈنگ سر" ——— دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بومن سپیکنگ! ——— اس لڑکی جولیا کا کیا ہوا" ——— لارڈ بومن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس! ——— وہ لڑکی ایک گھنٹے بعد ہیڈکوارٹر پہنچ جائے گی" ——— مارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے ——— ساتھ ہی ہسپتال کے چیف سرجن ڈاکٹر کارمن کو بھی اغوا کر کے لے آؤ ——— میں اسے بھی اس لڑکی کے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں" لارڈ بومن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! ——— حکم کی تعمیل ہوگی" ——— مارٹن نے جواب دیا اور لارڈ بومن نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور وہ اس طرح دانت کچکچا رہا تھا جیسے ان دونوں کے پہنچتے ہی وہ اپنے دانتوں سے ان کے نرخرے چبا ڈالے گا۔

عمران اس وقت تک کھڑا ہوائی جہاز کو دیکھتا رہا جب تک ہوائی جہاز فضا میں اڑتا ہوا اس کی نظروں سے غائب نہ ہو گیا تھا۔ وہ جولیا کو اس فلائٹ پر سوار کرانے آیا تھا۔ جولیا کے ساتھ ڈاکٹر کارگل تھا۔ عمران نے گو اپنی طرف سے ڈاکٹر کارگل اور وارٹریٹ ہسپتال کے ڈاکٹر کارمن کے متعلق پوری تسلی کر لی تھی۔ لیکن پھر بھی اس کے ذہن میں کنکھجورے مسلسل رینگ رہے تھے۔ ڈاکٹر کارگل کو دیکھنے کے بعد اس کی چھٹی حس نے فوراً ہی الارم بجانا شروع کر دیا تھا۔ کہ ڈاکٹر کارگل صرف ڈاکٹر ہی نہیں، اس کے چہرے کی بناوٹ، اس کی آنکھوں میں موجود چمک اور اس کا انداز ——— سب کچھ یہی ظاہر کرتا تھا کہ وہ صرف ڈاکٹر نہیں۔ بلکہ اس کا تعلق لازماً جرائم کی دنیا سے ہے لیکن جب اس نے ڈاکٹر کارگل کو جیب سے ڈائری نکال کر ہسپتال کے نمبر نوٹ کرتے دیکھا تو اس کے ذہن پر چھایا ہوا ایک چوتھائی شک دور ہو گیا کیونکہ یہ چھوٹی سی ڈائری بھی کسی دواساز ایجنسی کی چھپی ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر

صاحبان ایسی ہی ڈائریاں۔ کی رنگ اور چھوٹی موٹی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ اور پھر جب اس نے ڈاکٹر کارمن سے خود بات کی تو اس کا شک دُور ہو گیا۔ جولیا کی بیماری کی نوعیت ایسی تھی کہ اُسے جولیا کو بھیجنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود جولیا کی بیماری کے متعلق اس کا ذہن صاف نہ تھا۔ واقعات صاف بتا رہے تھے کہ اس سارے چکر میں کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ موجود ہے۔ جولیا سے ریستوران میں غیر ملکی کا ملنا ——— اُسے کمرشل پلازہ میں لے جانا ——— اُسے بیہوش کر دینا ——— اور اس کے بعد جولیا کا مسلسل دماغی دورے پڑنا اس کے بعد اس عجیب و غریب بیماری کے سلسلے میں ڈاکٹر کارگل کا سامنے آنا ——— اور پھر جولیا کا ویسٹرن کارمن کے ہسپتال پہنچنا ——— یہ سب کچھ بتا رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔ لیکن چونکہ وہ جولیا کی زندگی کو داؤ پر نہ لگانا چاہتا تھا اس لئے اس نے جولیا کو ڈاکٹر کارگل کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے صفدر کو بھی روانہ کر دیا تھا اور صفدر کو اس نے خاص ہدایات دے دی تھیں تاکہ جولیا کے ساتھ اگر واقعی کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہے تو صفدر جولیا کا تحفظ کر سکے۔ اُسے صفدر کی ذہانت پر مکمل اعتماد تھا کہ صفدر آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہے لیکن اس کے باوجود جولیا کو بھیجنے کے بعد نجانے اس کا دل کیوں اس انداز میں دھڑک رہا تھا جیسے اس نے اپنے ہاتھوں سے جولیا کو موت کے منہ میں دھکیل دیا ہو۔ اس لئے وہ اس وقت تک لاشعوری طور پر ہوائی جہاز کو دیکھتا رہا جب تک ہوائی جہاز اس کی نظروں سے غائب نہ ہو گیا اور پھر وہ طویل سانس لیتا ہوا واپس مڑا ہی تھا کہ اچانک چونک پڑا۔ اُسے وزٹنگ گیلری میں میڈونا نظر آ گئی تھی جو ایک غیر ملکی کے ساتھ

کھڑی باتوں میں مصروف تھی۔

میڈونا کے چہرے سے واضح طور پر معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اس غیر ملکی سے جان چھڑانا چاہتی ہے۔ لیکن وہ غیر ملکی اس سے خوامخواہ چپکا ہوا ہے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔

"ہیلو میڈونا" ——— عمران نے قریب جا کر کہا۔

"اوہ ہیلو عمران" ——— میڈونا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"ان سے ملو۔ یہ برٹ ہیں ——— ویسٹرن کارمن کے برٹ ——— اور مسٹر برٹ! ——— یہ علی عمران ہیں۔ یہ میرے مقامی دوست ہیں" ——— میڈونا نے اس غیر ملکی کا عمران سے اور عمران کا غیر ملکی سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی" ——— برٹ نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا! ——— پھر تو واقعی خوشی کی بات ہے ——— آیئے! اس خوشی کے سلسلے میں کچھ کھا پی لیا جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران! ——— میں آئندہ فلائٹ سے واپس جا رہی ہوں ——— سیٹ تو میری اسی فلائٹ میں تھی لیکن وہ کسی مریضہ کی وجہ سے کینسل کر دی گئی ——— اور میں نے بھی مریضہ کی وجہ سے اعتراض نہیں کیا ——— دوسری فلائٹ ایک گھنٹے بعد جاتی ہے" ——— میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ——— ایک گھنٹہ تو بہت ہوتا ہے۔ آیئے مسٹر برٹ! آپ سے بھی دو باتیں ہو جائیں گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوری! ___ میں اپنے ایک ساتھی کا انتظار کر رہا ہوں ___ ہم دونوں نے بھی آئندہ فلائٹ پر جانا ہے" ___ برٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوکے! ___ آیئے مس میڈونا" ___ عمران نے کہا۔

" اوکے برٹ! ___ عمران صاحب اتنے اچھے دوست ہیں کہ میں ان کی دعوت رد نہیں کر سکتی" ___ میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر الوداعی انداز میں ہاتھ ہلاتی ہوئی عمران کے ساتھ ایئرپورٹ کے کیفے کی طرف بڑھ گئی۔

میڈونا کو دیکھتے ہی عمران کے ذہن میں وہ کوڈ والا پیغام آ گیا تھا۔ جولیا کی بیماری کے چکر میں وہ اُسے بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا اور اب اس کے ذہن میں ایک اور نیا شک پیدا ہو گیا تھا۔ میڈونا کا تعلق بھی ولیسٹرن کارمن سے تھا جب کہ بیماری کا علاج بھی ولیسٹرن کارمن کے ہسپتال میں ہی ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر کارگل کا تعلق بھی ولیسٹرن کارمن سے تھا۔ یہ ساری باتیں میڈونا کو دیکھتے ہی اس کے ذہن میں گھوم گئی تھیں۔ اس لئے وہ اب میڈونا سے اس بارے میں مزید کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا۔

" بیٹھئیں" ___ عمران نے ریسٹوران پہنچ کر ایک میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میڈونا سر ہلاتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی چونکہ اس ریسٹوران میں سیلف سروس کا نظام تھا اس لئے عمران خود ہی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں سے بلیک کافی کے دو کپ اور چند سینڈوچز اٹھائے اور ٹرے لا کر میز پر رکھ دی۔

" مس میڈونا! ___ ولیسٹرن کارمن میں ایک ہسپتال ہے وارٹریٹ۔

آپ اس کے بارے میں کچھ جانتی ہیں" ___ عمران نے کافی کا کپ میڈونا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" وارٹریٹ! ___ اوہ ہاں! ___ یقیناً جانتی ہوں۔ میرا ایک کزن وہاں ڈاکٹر ہے اور مجھے اس نے پروپوز کیا ہوا ہے" ___ میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ گڈ! ___ پھر تو آپ وہاں اکثر جاتی رہتی ہوں گی" ___ عمران نے کافی سپ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ظاہر ہے ___ بیشمار بار گئی ہوں ___ لیکن یہ تمہیں بیٹھے بٹھائے ولیسٹرن کارمن کے ہسپتال کا کیسے خیال آ گیا" ___ میڈونا کے لہجے میں حیرت تھی۔

" وہاں کے چیف سرجن ڈاکٹر کارمن ہیں ___ ابھی میں یہاں اسی لئے آیا تھا کہ میری ایک عزیزہ بیمار ہو گئی ہیں جس کا علاج صرف ڈاکٹر کارمن کے پاس ہے ___ میں نے اُسے ابھی جہاز پر سوار کرایا ہے" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ! ___ تو وہ مریضہ تمہاری عزیزہ تھی ___ اوہ! لیکن ___ لیکن ___" میڈونا کچھ کہتے کہتے اس طرح رُک گئی جیسے وہ کوئی خاص بات کرتے کرتے کسی خوف کی وجہ سے خاموش ہو گئی ہو۔

" کیا مطلب! ___ کیا کہنا چاہتی تھی تم ___ کھل کر بات کرو" ___ عمران نے چونک کر کہا۔

" میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ___ وہ لڑکی غیر ملکی تھی اور تم ___" میڈونا نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں! ___ وہ غیر ملکی ضرور تھی ___ لیکن اب نہیں ہے" ___ عمران نے

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو وہ تمہاری بیوی ہو گی" ــــ میڈونا نے چونک کر کہا۔

"بیوی کو عزیزہ نہیں کہا جاتا مس میڈونا! ــــ بیوی تو بیوی ہی ہوتی ہے ــــ لیکن تم وہ بات بتاؤ جو تم کہنا چاہتی تھی لیکن پھر چھپا گئیں" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسی خاص بات تو نہیں ہے ــــ دراصل میں یہ سن کر حیران ہو گئی تھی کہ وہ تمہاری عزیزہ ہے ــــ اس کے ساتھ ایک ڈاکٹر بھی تھا۔ شاید ولیسٹرن کارمن کا تھا" ــــ میڈونا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ــــ ڈاکٹر کارگل اس کا نام ہے ــــ چیف سرجن ڈاکٹر کارمن کا شاگرد ہے ــــ اسی نے ہماری ڈاکٹر کارمن سے بات کرائی ہے۔ بلکہ یوں سمجھو کہ اسی نے میری عزیزہ کی بیماری تشخیص کی ہے ــــ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو" ــــ عمران نے چونک کر جواب دیا۔

"دراصل میں کسی چکر میں پڑنا نہیں چاہتی عمران صاحب! ــــ میں تو ایک طالبہ ہوں" ــــ میڈونا نے اس بار قدرے خوف زدہ انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میڈونا ــــ کھل کر بات کرو ــــ یوں سمجھو کہ یہ ایک زندگی کا سوال ہے" ــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہو کر کہا۔

"زندگی کا سوال ــــ کیا مطلب" ــــ؟ میڈونا نے چونک کر پوچھا۔

"تم بتاؤ تو سہی ــــ کیا بات ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہاری عزیزہ کے ساتھ جو ڈاکٹر جا رہا تھا وہ اس برٹ سے ملا تھا ــــ میں اس وقت وہیں قریب ہی موجود تھی ــــ اس ڈاکٹر نے اس برٹ سے

کہا تھا کہ تم فوری طور پر جیکل کے ساتھ دوسری فلائٹ پر پہنچ جاؤ اور ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرو ــــ اس کے بعد وہ واپس چلا گیا تھا۔ اور شاید اس برٹ کو شک پڑ گیا تھا کہ میں نے ان کی گفتگو سن لی ہے اس لئے تب سے وہ میرے ساتھ خوامخواہ چپکا ہوا تھا اور میرا اتہ پتہ پوچھ رہا تھا" ــــ میڈونا نے آہستہ سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ یہ تو معمولی سی بات ہے ــــ میں سمجھا کہ نجانے کیا بات ہو گی" عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور میڈونا شرمندہ سی ہو گئی۔

"اسی لئے تو بتا نہیں رہی تھی ــــ تم خود ہی اصرار کر رہے تھے" ــــ میڈونا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ــــ ویسے مس میڈونا! ــــ کیا تمہاری چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں یا پاکیشیا تمہیں پسند نہیں آیا۔ اس لئے جلدی واپس جا رہی ہو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دونوں میں سے کوئی بات نہیں ہے ــــ بس نجانے کیوں میرا دل اچاٹ ہو گیا ہے" ــــ میڈونا نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ یہ تو پھر غلط بات ہے ــــ اس طرح تو تم پاکیشیا کو ولیسٹرن کارمن میں بدنام کر دو گی۔ اس لئے اب تم یہاں رہو گی۔ میں تمہیں خود سارے پاکیشیا کی سیر کراؤں گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تھینک یو عمران! ــــ لیکن اب نہیں۔ اب تو میں نے اپنے ڈیڈی کو اپنی آمد کا ٹیلیگرام دے دیا ہے ــــ اگر زندگی رہی تو آئندہ سال ضرور آؤں گی" ــــ میڈونا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی تمتماہٹ نمودار ہو گئی تھی۔

"او۔کے ۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔ میں تمہیں اپنا کارڈ دے دیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر میڈونا کی طرف بڑھا دیا۔

"مگر اس پر تو کسی رانا تہور علی صندوقچی کا نام لکھا ہوا ہے"۔۔۔ میڈونا نے کارڈ کو پڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو۔ یہ میرا انکل ہے اور اس کی وراثت کا میں واحد مالک ہوں۔ اچھا خدا حافظ"۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر دوبارہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ"۔۔۔ میڈونا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"یہ میرا کارڈ ہے۔ اگر کبھی تم ولیسٹرن کارمن آؤ تو۔۔۔" میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک خوبصورت کارڈ عمران کو دے دیا۔

"او۔ شکریہ مس میڈونا! ۔۔۔ ضرور ملاقات ہوگی"۔۔۔ عمران نے کہا اور کارڈ لے کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تاکہ ادائیگی کر سکے۔ اس کے ذہن میں میڈونا کے فقرے مسلسل دھماکے پیدا کر رہے تھے اور وہ فوری طور پر اس برٹ اور اس کے ساتھی جیکل سے اصل بات اگلوانا چاہتا تھا۔ ادائیگی کر کے وہ تیزی سے ریستوران سے نکل کر آگے راہداری میں بڑھ گیا۔ اس کا رخ ایک فون بوتھ کی طرف تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا۔ سکے ڈالے اور تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ایئر پورٹ سے ۔۔۔ فوراً ایئر پورٹ کے چیف سیکورٹی انچارج کو فون کرو ۔۔۔ آئندہ ولیسٹرن کارمن جانے والی فلائٹ سے ولیسٹرن کارمن کے دو باشندے جانے والے ہیں۔ ایک کا نام برٹ اور دوسرے کا نام شاید جیکل ہے ۔۔۔ انہیں کسی بھی جرم میں گرفتار کر لیا جائے اور ممبرز کو بھیج

دینا۔ وہ انہیں وصول کر کے دانش منزل پہنچا دیں گے ۔۔۔ میں اس وقت تک یہیں رہوں گا جب تک ممبرز انہیں وصول نہیں کر لیتے۔ میں کسی وجہ سے خود سامنے نہیں آنا چاہتا"۔۔۔ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ لیکن ۔۔۔" بلیک زیرو نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ویکن بعد میں ۔۔۔ بس ممبرز کو ہوشیار کر دینا ۔۔۔ یہ لوگ خطرناک مجرم بھی ہو سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک طرف بنے ہوئے بکسٹال کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے کوئی اخبار وغیرہ خرید سکے کیونکہ اب اس برٹ اور اس کے ساتھی کی گرفتاری تک اسے وہیں رکنا تھا اور وہ سامنے اس لئے نہ آنا چاہتا تھا کہ اگر واقعی یہ کوئی مجرم نکلے تو پھر اس معصوم لڑکی میڈونا کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ برٹ اسے میڈونا سے ملتے دیکھ چکا تھا۔

جولیا انتہائی حیرت بھرے انداز میں اس عجیب و غریب کمرے کو دیکھ رہی تھی جو ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا اور یہاں صرف دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پر وہ خود بیٹھی ہوئی تھی اور دوسری پر وہ ڈاکٹر جو اس کے ہسپتال پہنچتے ہی اُسے دیکھنے آیا تھا۔

جولیا فلائٹ کے دوران ہی بیہوش ہو گئی تھی اور پھر جب اُسے ہوش آیا تو وہ کسی ہسپتال کے کمرے میں موجود تھی جہاں یہ ڈاکٹر اُسے دیکھنے آیا تھا۔ اس نے اُسے تسلّی دی تھی کہ وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ بیہوش ہو گئی تھی اور اب اُسے ہوش آیا تو وہ یہاں موجود تھی اور ساتھ والی کرسی پر موجود ڈاکٹر کی گردن بھی ڈھلکی ہوئی تھی وہ شاید بیہوش تھا۔

"یہ کیا ہو سکتا ہے" ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک گوریلا نما آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح چار

آدمی تھے۔ اس گوریلے نما آدمی کے ہاتھ میں ایک خار دار ہنٹر تھا۔

"ہوں تو تم ہوش میں آ گئی ہو" ——— گوریلے نما آدمی نے ہنٹر کو چٹخاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں !— آ تو گئی ہوں — لیکن آپ کون ہیں اور میں تو ہسپتال میں تھی۔ پھر یہاں کیسے پہنچ گئی" ——— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے مارٹن اس لڑکی کے متعلق" ——— گوریلے نما آدمی نے مُڑے بغیر کہا تو اس کے پیچھے موجود آدمی بول پڑا۔

"باس !— یہ لڑکی واقعی بیمار ہے — فلائٹ کے دوران ہی یہ بیہوش ہو گئی تھی — پھر اسے ہسپتال پہنچ کر ہوش آیا تو پھر کچھ دیر بعد پھر بیہوش ہو گئی — اس کے بعد اسے پھر ہوش آیا — جب ہم نے اسے اغوا کیا تو یہ ایک بار پھر بیہوشی کے عالم میں تھی" ——— اس آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں !— وہی جیکی والی کیفیت ہے — وہ بھی پہلے اسی طرح بیہوش ہو جاتی تھی۔ لیکن اب مسلسل بیہوش ہے — دیکھو لڑکی ! میرا نام لارڈ بومن ہے — تمہاری طرح میری لڑکی بھی وارٹریٹ ہسپتال میں داخل ہے — اُسے بھی اسی طرح بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ لیکن اب وہ مسلسل بیہوش ہے اور اسی سرجن ڈاکٹر کارمن کے زیر علاج ہے" ——— اس گوریلے نما آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ !— مجھے افسوس ہے جناب ! — لیکن مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے — میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اُسے واقعی اس سارے چکر کی سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"سنو لڑکی! ــــ مارٹن کی رپورٹ کے مطابق تم واقعی بیمار ہو۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہیں اصل چکر کا علم نہ ہو ــــ اس لئے تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم اس بیماری میں کیسے مبتلا ہوئیں اور یہاں تک کیسے پہنچیں۔ اور ڈاکٹر کارگل جو تمہارے ساتھ آیا ہے اس سے تمہارا کیا تعلق ہے ــــ اور خاص بات یہ کہ تم سوئس ہونے کے باوجود پاکیشیا جیسے دور دراز ملک میں کیسے پہنچیں ــــ اگر تم سچ سچ بتادو تو ہو سکتا ہے کہ مجھے یقین آجائے کہ تمہارا اس چکر سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تم مرنے سے بچ جاؤ" ــــ لارڈ بومن نے غراتے ہوئے کہا۔

"آپ کس چکر کی بات کر رہے ہیں" ــــ ؟ جولیا کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

"آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ جو کچھ پوچھ رہا ہوں وہ بتادو ورنہ" لارڈ بومن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"آپ خوامخواہ مجھ پر ناراض ہو رہے ہیں ــــ میں تو بیمار ہوں۔ میں آپ کو سب کچھ بتا دیتی ہوں ــــ میں واقعی سوئس ہوں۔ میں سیاحت کی غرض سے پاکیشیا گئی تو وہ ملک مجھے پسند آگیا اور پھر میں نے وہاں کی شہریت حاصل کر لی اور اب مجھے پاکیشیا میں رہتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا ہے ــــ میں وہاں ایک لارڈ رانا تہور علی صندوقچی کی سیکرٹری ہوں ــــ کچھ روز پہلے میں شاپنگ کرنے پاکیشیا کے ایک بازار میں گئی تو تھک کر ایک ریستوران میں بیٹھ گئی ــــ وہاں ایک غیر ملکی آیا اس نے مجھے کہا کہ وہ مقامی زبان نہیں جانتا اور اسے یہاں کے ایک

مقامی آدمی سے کاروباری سودا کرنا ہے۔ اس لئے میں اس کے ساتھ چلوں۔ میں اُسے غیر ملکی اور پریشان دیکھ کر اس کے ساتھ چل پڑی ــــ وہ مجھے ایک کمرشل پلازہ میں لے گیا ــــ وہاں ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی میرے سر پر چوٹ ماری گئی اور میں بیہوش ہو گئی ــــ پھر مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں موجود تھی ــــ پھر تھوڑے وقفے کے بعد میں دوبارہ بیہوش ہو گئی۔ اس طرح وقفے وقفے سے بیہوش ہونے لگی تو وہاں کے ڈاکٹر حیران رہ گئے۔ وہ میری بیماری تشخیص ہی نہ کر سکے تھے ــــ اس دوران وہاں ٹی۔وی پر ویسٹرن کارمن کے ایک ڈاکٹر کارگل کا انٹرویو نشر ہوا۔ جس میں اس نے اس بیماری کی تفصیلات بتائیں ــــ کوئی عجیب سا نام تھا اس بیماری کا۔ کیو یا ہسٹیان شاید نام تھا ــــ میرے مالک لارڈ اس سے ملے تو اس نے بتایا کہ اس کا علاج ویسٹرن کارمن کے ایک ہسپتال وار ٹریٹ میں ہوتا ہے اور یہاں کا چیف سرجن ڈاکٹر کارمن آپریشن کر کے علاج کرتا ہے۔ میرے لارڈ نے مجھے یہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا ــــ اس نے بھاری اخراجات بھی کئے اور پھر ڈاکٹر کارگل کے ساتھ مجھے جہاز پر سوار کرا دیا گیا۔ راستے میں پھر میں بیہوش ہو گئی ــــ جب مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں تھی یہ صاحب جو ساتھ والی کرسی پر بیہوش پڑے ہیں مجھ سے ملے انہوں نے بتایا کہ وہ چیف سرجن ہیں ــــ انہوں نے مجھے تسلی دی کہ میں ٹھیک ہو جاؤں گی ــــ اس کے بعد میں پھر بیہوش ہو گئی اور اب ہوش آیا ہے تو میں یہاں موجود ہوں اور آپ مجھے کسی چکر کی بات کر رہے ہیں" ــــ جولیا نے واقعی تفصیل سے سب کچھ بتا دیا صرف عمران اور سیکرٹ سروس کے متعلق باتیں وہ چھپا گئی تھی۔

"ہونہہ! ___ اس غیر ملکی کا حلیہ بتاؤ جو تمہیں ریستوران میں ملا تھا" ___
لارڈ بومن نے چونک کر پوچھا اور جولیانا نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔
"یس باس! ___ یہ بالکل برٹ کا حلیہ ہے ___ یہ ڈاکٹر کارگل کا
ساتھی ہے" ___ مارٹن نے جلدی سے کہا۔
"ہوں! ___ اس کا مطلب ہے کہ اس لڑکی کو باقاعدہ ٹریپ کیا
گیا ہے ___ اور اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ بیماری قدرتی نہیں ہے
بلکہ اس وائٹ سٹار کی خود پیدا کردہ ہے" ___ لارڈ بومن نے ہونٹ
کاٹتے ہوئے کہا۔
"یس باس" ___ مارٹن نے جواب دیا۔
"اس ڈاکٹر کارمن کو ہوش میں لاؤ ___ اب یہی سب کچھ بتائے گا"
لارڈ بومن نے پھنکارتے ہوئے کہا اور کوڑا چٹخاتا ہوا ڈاکٹر کارمن کی طرف
بڑھ گیا۔
"یس باس" ___ مارٹن نے کہا اور تیزی سے کرسی پر بیہوش پڑے ہوئے
ڈاکٹر کارمن کی طرف بڑھا۔ دوسرے لمحے چٹاخ کی زوردار آواز سے کمرہ
گونج اٹھا۔ اس مارٹن نے پوری قوت سے ڈاکٹر کارمن کے چہرے پر
زوردار تھپڑ جڑ دیا تھا۔ پہلا تھپڑ ہی اتنا زوردار تھا کہ ڈاکٹر کارمن کراہتا
ہوا ہوش میں آگیا۔
"ڈاکٹر کارمن! ___ مجھے پہچانتے ہو" ___؟ لارڈ بومن نے غراتے
ہوئے کہا۔
"ج ___ ج ___ جی ہاں! ___ آپ لارڈ بومن ہیں" ___ ڈاکٹر کارمن
نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ کہ وائٹ سٹار کے ساتھ مل کر تم نے میری بیٹی جیکی اور اس
لڑکی جولیانا کے ساتھ کیا سازش کی ہے ___ ایک ایک لفظ بتا دو۔ ورنہ
میں اس کوڑے سے تمہاری کھال اتار دوں گا" ___ لارڈ بومن نے غصے
سے چیختے ہوئے کہا۔
"سازش! ___ کیسی سازش لارڈ! ___ میں تو ___" ڈاکٹر کارمن
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔
شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی خاردار کوڑا لہراتا ہوا ڈاکٹر کارمن کے جسم
سے ٹکرایا اور کمرہ ڈاکٹر کارمن کی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ خاردار تار
والے کوڑے نے ڈاکٹر کارمن کے بازو اور سینے کا گوشت پھاڑ دیا تھا۔
"بولو! ___ سب کچھ بولو" ___ لارڈ بومن نے بھپرے ہوئے لہجے
میں کہا اور پھر اس کا کوڑا کسی مشین کی طرح چل پڑا۔ اور کمرہ شڑاپ شڑاپ
اور ڈاکٹر کارمن کی ہولناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ لارڈ بومن واقعی انتہائی
بے دردی سے اس ڈاکٹر پر مسلسل کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا۔
"بولو! ___ اب بھی وقت ہے" ___ لارڈ بومن نے ہاتھ کو روکتے
ہوئے کہا۔
"مجھے مار ڈالو ___ پھر تمہاری بیٹی بھی مر جائے گی ___ اور دنیا بھر میں
کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اسے ٹھیک کر سکے" ___ ڈاکٹر کارمن نے
ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک
طرف کو ڈھلک گئی۔
"مر جائے ___ بے شک مر جائے ___ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے"۔
لارڈ بومن واقعی پاگل لگتا تھا۔ اس نے پہلے سے بھی زیادہ بیدردی سے

کوڑے برسانے شروع کر دیتے۔ اور کرسی پر بندھا بیٹھا ڈاکٹر کارمن پانی سے
نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اس کا پورا جسم بُری طرح زخمی اور لہولہان
ہو رہا تھا۔

" بب ___ بب ___ بتاتا ہوں ___ بتاتا ہوں ___ پانی دو ___
مجھے پانی دو ___ بتاتا ہوں " ___ اچانک چیختے ہوئے ڈاکٹر کارمن نے کہا۔

" پہلے بتاؤ۔ ورنہ ___ " لارڈ بومن نے ایک بار پھر چیخ کر کہا اور
ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے ایک بار پھر کوڑا مار دیا۔ اور ڈاکٹر کارمن
ایک بار پھر زوردار چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا۔

جولیا ہونٹ بھینچے درندگی کے اس خوفناک مظاہرے کو دیکھ رہی تھی
لیکن اس وقت اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کچھ بول نہ سکتی تھی۔

" باس! ___ اگر یہ مر گیا تو مادام جیکی کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی "
ڈاکٹر کارمن کے اس طرح چیخ مار کر بے ہوش ہوتے ہی مارٹن نے دبے
دبے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس گوریلے کا کوڑے والا ہاتھ ایک بار پھر اوپر
کو اُٹھ رہا تھا۔

" اوہ ہاں! ___ ٹھیک ہے۔ اسے پانی پلاؤ " ___ لارڈ بومن نے
سر ہلاتے ہوئے کہا اور مارٹن تیز تیز قدم اٹھاتا ایک کونے کی طرف چلا گیا۔
چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا
جگ تھا۔ اس نے جگ میں موجود آدھے سے زائد پانی ڈاکٹر کارمن کے
زخمی چہرے پر انڈیل دیا اور ڈاکٹر کارمن ایک جھرجھری لے کر ہوش میں آ گیا۔
تکلیف کی وجہ سے اس کا حلق خود بخود کھل گیا تھا۔ مارٹن نے باقی پانی
اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا اور ڈاکٹر کارمن لاشعوری طور پر بڑے

بڑے گھونٹ لے کر پانی پینے لگا۔ پانی اندر جانے سے اس کا ہلدی کی طرح
زرد ہوا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔ اور جب اس نے پانی پینا بند
کر دیا تو مارٹن نے باقی پانی اس کے جسم پر انڈیل دیا اور زخموں پر پانی کی
بوچھاڑ پڑنے سے ڈاکٹر کارمن کی حالت یکلخت خراب ہو گئی۔ وہ مسلسل
چیخنے لگا۔ لیکن یہ حالت وقتی تھی۔ پانی کی وجہ سے وہ تھوڑی دیر بعد
سکون سا محسوس کرنے لگا تھا کیونکہ اس کی چیخیں مدھم پڑتی جا رہی تھیں۔

" دیکھو کارمن! ___ تم بڑے ڈاکٹر ہو۔ اور اس لحاظ سے میں تمہاری قدر
کرتا ہوں ___ اس لئے میں نے تمہیں اپنے ہسپتال کا سب سے بڑا ڈاکٹر
تعینات کیا تھا ___ تمہیں زندگی کی تمام آسائشیں مہیا کی تھیں۔ لیکن تم نے
مجھ سے ہی غداری کی اور وائٹ سٹار کے آلہ کار بن گئے ___ میں اس
طرح کوڑے مار مار کر تمہارے جسم کی ایک ایک رگ توڑ دوں گا ___ جو
میرا اور میری بیٹی کا دشمن ہو ___ میں اس کا دوست کیسے ہو سکتا ہوں۔
لیکن اس کے باوجود تمہاری طب میں اعلیٰ خدمات کی بنا پر میں نے فیصلہ کیا
ہے کہ تمہیں زندہ رہنے کا آخری موقع دے دیا جائے ___ اور اگر تم نے
مجھ سے تعاون کیا تو تمہیں وائٹ سٹار سے مکمل تحفظ بھی ملے گا۔ بشرطیکہ
تم مجھے ساری کہانی بتا دو " ___ لارڈ بومن نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے
میں کہا اور جولیا سوچنے لگی کہ یہ لارڈ بومن واقعی ذہنی طور پر انتہائی شاطر
آدمی ہے۔

" مم ___ مم ___ میں بتا دیتا ہوں ___ مجھے تم پر یقین ہے ___ واقعی
مجھ سے غلطی ہو گئی ہے ___ اب اس غلطی کا ازالہ میں بھرپور طریقے
سے کروں گا " ___ ڈاکٹر کارمن نے رُک رُک کر کہا۔

"تو بو بو! ___ میں مزید انتظار نہیں کر سکتا" ___ لارڈ بومن نے کرخت
لہجے میں کہا۔

"یہ کہانی اس طرح شروع ہوتی ہے کہ وائٹ سٹار کے کرنل جیروس کی
چھوٹی بہن مجھ سے ملی ___ وہ بے حد خوبصورت ہے۔ میں بھی اُسے پسند
کرنے لگا ___ اس کے بعد اچانک وہ غائب ہو گئی اور مجھے وائٹ سٹار کی
طرف سے ایسی تصویریں ملیں کہ اگر وہ منظر عام پر آجاتیں تو مجھ جیسے عالمی شہرت
کے ڈاکٹر کو سوائے خودکشی کے اور کوئی راستہ نظر نہ آتا ___ کرنل جیروس
نے مجھے بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ اس کا دست راست ڈاکٹر کارگل میرا
شاگرد بن گیا ___ اس دوران افریقہ کے ایک قدیم قبیلے کا پجاری جو کچھ عرصہ
سے یہاں ویسٹرن کارمن میں رہ رہا تھا بیمار ہو کر ہسپتال آیا ___ میں نے
اس کا علاج کیا تو ایک بار اس سے بات چیت کے دوران افریقہ کے انتہائی
گھنے جنگلات میں موجود دلدلوں میں پیدا ہونے والے ایک پودے کا ذکر
کیا کہ اس پودے سے نکلنے والا رس انتہائی خوفناک ہوتا ہے وہ انسانی
خون میں مل کر سیدھا انسانی دماغ پر اثر ڈالتا ہے اور انسان پر بیہوشی
کے دورے پڑنے لگتے ہیں ___ لیکن انسانی ذہن یا جسم پر اس کا قطعی
کوئی اثر نہیں پڑتا ___ ان دوروں کا وقفہ کم ہوتا جاتا ہے اور پھر وہ آدمی
مسلسل بیہوش رہنے لگتا ہے۔ لیکن سوائے بیہوشی کے اس کے ذہن کو
قطعاً کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ صرف شعور کام کرنا چھوڑ دیتا ہے ___ اگر
اس بیہوشی میں آدمی کو مصنوعی طور پر خوراک وغیرہ دی جاتی رہے تو وہ
آدمی طویل عرصے تک مسلسل بیہوش رہ سکتا ہے ___ اس کا علاج
بھی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ بالکل سادہ ___ نمک کے محلول کی ایک خاص

مقدار اگر اس آدمی کو پلا دی جائے تو زیادہ سے زیادہ تین خوراکوں میں اس
رس کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور پھر وہ آدمی بالکل صحت مند اور نارمل ہو جاتا
ہے ___ ڈاکٹر کارگل کے ذریعے یہ بات کرنل جیروس تک پہنچ گئی
اور پھر یہیں سے آپ کے خلاف ایک خوفناک سازش کا آغاز ہوا ___
آپ پر براہ راست ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا تھا اس لئے انہوں نے مادام جیکی
کو آلہ کار بنانے کی کوشش کی ___ وہ مادام جیکی کی مدد سے آپ کی
زیرو لیبارٹری کے راز حاصل کر سکتے ہیں ___ اس طرح وہ آپ کے
بعد آپ کے گروپ کا خاتمہ اور زیرو لیبارٹری پر قبضہ آسانی سے کر سکتے
تھے ___ چنانچہ مادام جیکی کو اس مخصوص زہر کا انجکشن ہوٹل کے ایک کمرے
میں نیند کے دوران لگا دیا گیا اور مادام جیکی بیمار ہو گئیں ___ ان پر بیہوشی
کے دورے پڑنے لگے ___ لامحالہ وہ میرے ہسپتال میں علاج کے لئے
پہنچ گئیں ___ اس دوران کرنل جیروس نے ویسٹرن کارمن سے بہت
دُور ایک پس ماندہ ملک پاکیشیا میں مادام جیکی جیسی دوسری لڑکی کی
تلاش شروع کرا دی ___ اور اس تلاش کے دوران یہ لڑکی انہیں مل
گئی جو غیر ملکی بھی تھی اور اس کا تعلق بھی پاکیشیا سے تھا ___ اس لڑکی کو
بھی اسی زہر کا انجکشن لگا دیا گیا اور پھر ڈرامہ کھیل کر ڈاکٹر کارگل اُسے
علاج کے لئے اپنے ہمراہ لے کر یہاں پہنچ گیا ___ اب ان لوگوں
کی پلاننگ یہ تھی کہ اس لڑکی کا ذہنی آپریشن کر کے اس کا ذہن کنٹرول
کر لیا جاتا ___ پھر اس پر مادام جیکی کا ایسا میک اپ کیا جاتا کہ کوئی اُسے
پہچان نہ سکتا ___ آپریشن کی وجہ سے اس کی آواز کا بدل جانا بھی مشہور
کر دیا جاتا ___ اس کے بعد یہ لڑکی مادام جیکی کے رُوپ میں آپ کے

پاس پہنچ جاتی ____ جب کہ مادام جیکی کے ذہن کو کنٹرول کر کے اُسے
اس لڑکی کے کوائف بتا کر پاکیشیا بھیج دیا جاتا ____ اس طرح آپ اُسے
کبھی تلاش بھی نہ کر سکتے اور پھر اس لڑکی کی مدد سے آپ کے تمام راز ان
تک پہنچ جاتے ____ بس یہ ہے ساری کہانی" ____ ڈاکٹر کارمن نے
رُک رُک کر پوری تفصیل بتا دی اور جولیا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی
گئیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ وہ اس قدر خوفناک سازش کا شکار ہوتی
ہے۔ اور عین اسی لمحے اچانک اس کا ذہن تیزی سے چکرایا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی کا دبیز پردہ پھیلتا چلا گیا۔ وہ ایک بار پھر
اس دماغی دورے کا شکار ہو چکی تھی۔

عمران نے مخصوص کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اسکی پلاننگ
کے عین مطابق ایئر پورٹ سیکورٹی کے حکام نے برٹ اور اس کے ایک ساتھی کو گرفتار
کر کے سیکرٹ سروس کے ممبران کے حوالے کر دیا تھا اور سیکرٹ سروس کے ممبران
نے انہیں دانش منزل پہنچا دیا تھا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی اور خاموشی سے ہوا کہ
ایئر پورٹ پر موجود افراد کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا۔ سیکورٹی حکام انہیں سپیشل چیکنگ
کے بہانے ایک کمرے میں لے گئے اور وہاں انہیں بیہوش کر کے ایک خفیہ راستے
سے ایئر پورٹ سے باہر لایا گیا اور وہاں سیکرٹ سروس کے ممبر جو بظاہر سپیشل ایجنسی
کے ممبر بنے ہوئے تھے انہیں لے کر دانش منزل پہنچ گئے اور جب عمران نے
بلیک زیرو سے تصدیق کر لی کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ مخصوص کمروں میں پہنچا دیئے
گئے ہیں تو وہ سیدھا ایئر پورٹ سے دانش منزل پہنچ گیا اور اب وہ پوچھ گچھ
کے لئے اس خاص کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔
اندر داخل ہو کر عمران نے دیکھا کہ سامنے فرش پر وہی غیر ملکی بیہوش پڑا

تھا جس کا تعارف میڈونا نے برٹ کے نام سے کرایا تھا۔ دوسرا ساتھی دوسرے کمرے میں تھا۔

عمران نے ایئرپورٹ سے چلنے سے قبل ہی بلیک زیرو کو ہدایت دے دی تھی کہ انہیں علیحدہ علیحدہ کمرے میں رکھا جائے تاکہ دونوں سے حاصل ہونے والی معلومات کو آپس میں ملا کر نتیجہ نکالا جا سکے۔

عمران نے دروازہ بند کیا اور مخصوص لاک لگانے کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھا اس نے جھک کر برٹ کو سیدھا کیا اور اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن سوائے سفری کاغذات کے اس کی جیب میں اور کوئی خاص چیز نہ تھی۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا اور اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے یکلخت زور سے لات برٹ کی پسلیوں میں مار دی۔ دوسرے لمحے برٹ ایک چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔

"ارے تم تو ایک ہی ضرب میں ہوش میں آگئے ___ وہ تمہارا ساتھی تو کہہ رہا تھا کہ تم بڑے سپر ایجنٹ ہو" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور برٹ جو ہوش میں آتے ہی حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی حیرت بھری نظریں سامنے کھڑے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم ___ علی عمران ___ یہ کونسی جگہ ہے ___ میں کہاں ہوں" ___ برٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میری سرکس کا ٹریننگ روم ہے ___ ٹریننگ روم سمجھتے ہو۔ جہاں کسی کو سدھایا جاتا ہے ___ لیکن میری سرکس ذرا مختلف قسم کی ہے ___ دوسری سرکسوں میں تو جانوروں کے شو دکھلائے جاتے ہیں جبکہ میری سرکس میں

آدمیوں کے شو ہوتے ہیں البتہ تماشائی انسانوں کی بجائے جانور ہوتے ہیں اور وہ سدھے ہوئے انسانوں کے شو دیکھ کر بڑے خوش ہوتے ہیں" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کی بات سن کر برٹ کے چہرے پر ایسے تاثرات اُبھر آئے جیسے اس کا واسطہ کسی پاگل سے پڑ گیا ہو۔

"کیا بکواس ہے ___ کیا تم پاگل ہو" ___ برٹ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اگر دماغی دوروں کا یہی حال رہا تو واقعی میں بھی پاگل ہو جاؤں گا ___ لیکن اس لڑکی کو تو ڈاکٹر کارگل میسر آگیا تھا ___ مگر میرے حصے میں اس کا ساتھی برٹ آیا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر کارگل کا نام اس نے جان بوجھ کر لیا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق ڈاکٹر کارگل کے الفاظ سنتے ہی برٹ لاشعوری طور پر بُری طرح چونک پڑا۔

"تم واقعی پاگل ہو ___ ہٹ جاؤ سامنے سے ___ نجانے میں کہاں آگیا ہوں" ___ برٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح آگے بڑھا جیسے زبردستی عمران کو ایک طرف ہٹا کر دروازہ کھول کر باہر چلا جائے گا لیکن جیسے ہی وہ قریب آیا، عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لحیم شحیم برٹ اس طرح اچھل کر کمرے کے ایک کونے میں جا گرا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی ہلکی سی گیند ہو۔ اس کے حلق سے خود بخود چیخ نکل گئی تھی اور جس گال پر عمران کا تھپڑ پڑا تھا وہاں اس کی انگلیوں کے نشانات نے زخم ڈال دیئے تھے برٹ کے منہ سے بھی خون کی لکیر باہر نکل آئی تھی۔ لیکن نیچے گرتے ہی برٹ اس طرح اچھل کر کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوں۔

"سیدھی طرح بتا دو کہ تم نے اور ڈاکٹر کارگل نے اس غیر ملکی لڑکی کو کیوں اغوا کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے یکلخت بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا اس کا چہرہ بھی بے حد غضبناک ہو گیا تھا۔

"کیا بکواس ہے ۔۔۔ کیسی لڑکی ۔۔۔ کیسا ڈاکٹر کارگل ۔۔۔ اور کیسا اغوا"؟ برٹ نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھنجلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"سنو برٹ! ۔۔۔ اب بھی وقت ہے، جو کہانی ہے سامنے لے آؤ ۔۔۔ ورنہ یاد رکھو! ۔۔۔ یہ کمرہ تمہاری رُوح فرسا چیخوں سے گونج اُٹھے گا" ۔۔۔ عمران کا لہجہ انتہائی غضب ناک تھا۔ ڈاکٹر کارگل کے نام پر برٹ کے اس طرح چونکنے سے اس کا سارا موڈ ہی بدل گیا تھا اور اب اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ وہ ان لوگوں کے ہاتھوں واقعی احمق بن گیا ہے اور اس نے اپنے ہاتھوں سے جولیا کو ان کے حوالے کر دیا ہے اس لئے اس کے ذہن پر یکلخت غصے کی سُرخی مودار ہونے لگی تھی۔

"تم واقعی پاگل ہو ۔۔۔ میرا کسی اغوا سے کوئی تعلق نہیں ہے" ۔۔۔ برٹ نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اب اس نے اس برٹ سے فوری طور پر سب کچھ اگلوانے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اگر اُسے معلوم ہو جاتا کہ اصل چکر کیا ہے تو اب بھی جولیا کو بچایا جا سکتا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ آگے بڑھا، برٹ نے یکلخت اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں عمران پر کراٹے کا خوفناک وار کرنا چاہا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ پہلے سے بھی زیادہ خوفناک انداز میں چیختا ہوا فضا میں اُچھلا اور اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتا، عمران نے حیرت انگیز طور پر اُسے فضا میں ہی دبوچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے جسم کو موڑ کر

اس طرح فرش پر پھینکا کہ برٹ کا نچلا جسم تو کسی بٹی ہوئی رسی کی طرح مڑ گیا جب کہ اس کا اوپر والا جسم عمران کے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا اور جیسے ہی اس کا مُڑا ہوا سر فرش پر لگا عمران نے اچھل کر دونوں پھیلی ہوئی ٹانگوں کو جوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برٹ کا سر اس کے دونوں پیروں کے درمیان بُری طرح پھنس گیا۔

برٹ نے تڑپ کر سیدھا ہونا چاہا لیکن اسی لمحے عمران نے انتہائی پُھرتی سے اس کے نچلے جسم کو جو اس کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا اس طرح مروڑ دیا جیسے دھوبی کپڑے دھونے کے بعد اُسے مروڑ کر نچوڑتے ہیں اور برٹ کے حلق سے اس قدر رُوح فرسا چیخیں نکلنے لگیں جیسے اس کے جسم کا ہر مسام چیخ رہا ہو۔ اس کی حالت یکلخت خراب ہو گئی تھی اور پورے جسم سے پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا تھا۔ وہ انتہائی خوفناک انداز میں عمران کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم کی تمام ہڈیاں سُکڑ گئی تھیں۔

"بولو! ۔۔۔ ورنہ ایک ہی جھٹکے میں ساری ہڈیاں بیک وقت توڑ دوں گا۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو برٹ کی رُوح تک زخمی ہو گئی۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔ مجھے چھوڑ دو ۔۔۔ آہ ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں مر جاؤں گا ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ یہ تکلیف مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ برٹ کے حلق سے خرخراہٹ نما آوازیں نکلنے لگیں۔

"بولو ورنہ ۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی وائٹ سٹار نے اغوا کرائی ہے ۔۔۔ مادام جیکی کی جگہ لینے کے لئے" ۔۔۔ برٹ نے انتہائی تکلیف کے عالم میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ ایک لمحے میں ورنہ ——" عمران نے ایک اور جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور برٹ کی تکلیف اپنی پوری انتہا پر پہنچ گئی عمران جانتا تھا کہ اس پوزیشن میں برٹ کو جو تکلیف پہنچ رہی ہو گی وہ ناقابلِ برداشت ہے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ برٹ یکلخت کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح شروع ہو گیا۔ اور جیسے جیسے وہ بولتا جا رہا تھا عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔

"بس یہ ساری بات ہے —— اب خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو" —— برٹ نے چیختے ہوتے کہا لیکن عمران نے یکلخت زوردار جھٹکا دیا اور برٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ واقعی گونج اٹھا۔ چیخ کے اختتام پر وہ مخصوص خرخراہٹ بھی نکل آئی تھی جو رُوح کے جسم سے نکلتے وقت پیدا ہوتی ہے اور عمران نے ایک جھٹکے سے برٹ کے جسم کو نیچے فرش پر پھینک دیا۔

برٹ کا جسم اسی طرح مُڑے تڑُے انداز میں ساکت پڑا رہا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا تھا۔

عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے دروازہ کھولا اور پھر بھاگتا ہوا آپریشن رُوم کی طرف بڑھ گیا۔

"خیریت عمران صاحب" —— بلیک زیرو نے اُسے اس طرح وحشیانہ انداز میں بھاگتے ہوتے اندر آتے دیکھ کر حیرت بھرے اندات میں پوچھا۔

"بالکل خیریت نہیں ہے —— جولیا انتہائی شدید خطرے میں پھنس گئی ہے —— ٹرانسمیٹر نکالو۔ جلدی کرو —— مجھے صفدر کو کال کرنا ہو گا" —— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے دوڑ کر سائیڈ ریک سے

ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اُسے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اس پر فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں تک تو رابطہ قائم نہ ہوا۔ اور پھر یکلخت ٹرانسمیٹر پر جلتا بُجھتا ہوا بلب مسلسل جلنے لگا۔ یہ رابطہ قائم ہو جانے کی نشانی تھی۔ اب ٹرانسمیٹر سے بھی مخصوص آواز نکلنے لگی تھی۔

"ہیلو —— عمران کالنگ۔ اوور" —— عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"یس —— صفدر اٹنڈنگ۔ اوور" —— دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر —— تم اس وقت کس پوزیشن میں ہو۔ اوور" —— ؟ عمران نے پوچھا۔

"میں اس وقت ولیسٹرن کارمن کے ایک پبلک فون بوتھ میں موجود ہوں ٹیکسی میں سفر کے دوران آپ کی کال آئی تو میں نے ٹیکسی رکوائی اور قریب ہی ایک فون بوتھ میں پہنچ کر کال اٹنڈ کر رہا ہوں —— کیا بات ہے۔ آپ کا لہجہ کچھ پریشانی لئے ہوئے ہے۔ اوور" —— صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا کہاں ہے۔ اوور" —— ؟ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ لہجہ پھر سخت تھا۔

"جولیا کو ایمبولینس میں ہسپتال لے جایا گیا ہے —— کیوں۔ اوور" —— ؟ صفدر کے لہجے میں اور بھی زیادہ حیرت نمودار ہو گئی۔

"سنو صفدر! ــــ جولیا ایک بھیانک سازش کا شکار ہوئی ہے۔ اس لئے اب تم نے انتہائی چوکنا رہ کر اس کی حفاظت کرنی ہے ــــ وہاں ایک اور لڑکی جیکی نام کی موجود ہے جو کسی لارڈ بومن کی لڑکی ہے ــــ اور وہ لڑکی بھی اسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں جولیا مبتلا ہے ــــ سازش یہ ہے کہ جولیا کو اس لڑکی جیکی سے بدلا جانا ہے ــــ بہرحال میں فوری طور پر ولیسٹرن کارمن پہنچ رہا ہوں ــــ میرے پہنچنے تک تم نے بے حد ہوشیار رہنا ہے اور جولیا کی حفاظت کرنی ہے ــــ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر کو آف کر دیا۔ وہ زیادہ لمبی بات اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا کہ کہیں کال ولیسٹرن کارمن میں کیچ نہ ہو رہی ہو۔ وائٹ سٹار نامی تنظیم اگر اس قدر گہری سازش کر سکتی ہے تو پھر یقیناً وہ طاقت ور اور باوسائل تنظیم ہی ہو گی۔ اس لئے وہ رسک نہ لینا چاہتا تھا۔

"کیا سازش ہوئی ہے عمران صاحب" ــــ؟ بلیک زیرو نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

عمران نے مختصر لفظوں میں برٹ سے ملی ہوئی معلومات بلیک زیرو کو بتا دیں اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ کیونکہ واقعی جولیا انتہائی بھیانک سازش کا شکار ہو گئی تھی اور وہ اب شدید خطرے میں پہنچ گئی تھی۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب" ــــ بلیک زیرو نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے اس برٹ کے ساتھی جیکل سے وائٹ سٹار اور لارڈ بومن کے متعلق تفصیلات معلوم کرنی ہوں گی ــــ تم ایسا کرو بلیک زیرو! ــــ جیکل کو مخصوص کمرے سے بیہوشی کے عالم میں اٹھا لاؤ اور مینٹلی چیکنگ مشین میں ڈال دو ــــ اب جسمانی پوچھ گچھ کا وقت نہیں رہا میرے پاس" ــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"پہلے چیک کر لو ــــ وہ ہوش میں نہ آ چکا ہو" ــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ لائبریری میں جا کر فوری طور پر یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا وائٹ سٹار اور لارڈ بومن گروپ کے متعلق اس کے پاس کوئی مواد موجود بھی ہے یا نہیں۔ وہ جیکل کی ذہنی چیکنگ سے پہلے خود اپنے پاس موجود مواد کو چیک کرنا چاہتا تھا تاکہ مزید وقت ضائع نہ ہو سکے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے ایک اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی چونک کر میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کو دیکھنے لگا اس کا چہرہ بھرا بھرا تھا اور اس پر خاصی بڑی مونچھیں موجود تھیں جن کی وجہ سے اس کا چہرہ خاصا بارعب دکھائی دیتا تھا۔ سر پر چھوٹے چھوٹے لیکن چھدرے بال تھے اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرنل جیروس" ــــ اس مونچھوں والے نے کہا۔ یہ وائٹ سٹار کا چیف کرنل جیروسس تھا۔

"مرفی بول رہا ہوں باس! ــــ انتہائی تشویش ناک خبریں ہیں" ــــ دوسری طرف سے ایک پریشان سی آواز سنائی دی۔

"کیسی خبریں" ــــ؟ کرنل جیروس نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

"باس! ــــ وارٹریٹ ہسپتال سے پاکیشیا سے آنے والی لڑکی جولیا اور ڈاکٹر کارمن دونوں کو اغوا کر لیا گیا ہے ــــ میں نے تحقیقات کی ہے تو پتہ

چلا ہے کہ اغوا کرنے والے لارڈ بومن گروپ کے آدمی مارٹن کے آدمی تھے۔ اس کے ساتھ ہی جناب! ــــ مختلف پوائنٹس پر موجود ہمارے آٹھ آدمی بھی اچانک فائرنگ سے ہلاک کر دیئے گئے ہیں جن میں ڈاکٹر کارگل، جیگر اور نامی اہم ہیں ــــ تھرڈ سیکشن پر بھی حملہ ہوا اور تھرڈ سیکشن کا پورا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے ــــ یہ حملے لارڈ بومن کے فلینی سیکشن نے کئے ہیں ــــ ہماری تنظیم نے جوابی طور پر کام کیا ہے تو فلینی کا آدھے سے زیادہ گروپ مارا گیا ہے ــــ اس کا خاص اسسٹنٹ آلوپ بھی مارا گیا ہے۔ البتہ فلینی فرار ہو گیا ہے" ــــ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں تفصیل بتائی گئی اور کرنل جیروس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ! ــــ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ بومن گروپ اصل ڈرامے کی تہہ ک پہنچ گیا ہے ــــ اس کی لڑکی کہاں ہے" ــــ کرنل جیروس نے ت لیکن ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ویسے اسے یقیناً اپنے آپ پر مکمل رول تھا کیونکہ اس قدر دہشت ناک خبریں سننے کے باوجود وہ مشتعل نہ ہوا تھا۔

"وہ ابھی ہسپتال میں ہی ہے باس" ــــ مرفی نے جواب دیا۔

"اسے فوراً اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر نمبر تھری ونگ میں پہنچا دو ــــ اور نظیم کو الرٹ کر دو ــــ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ بومن اب کھل قابلے پر آ گیا ہے اور اس کی لڑکی کی ہمارے پاس موجودگی اسے گھٹنے پر مجبور کر دے گی" ــــ کرنل جیروس نے کہا۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے مرفی نے جواب دیا اور کرنل جیروس اتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ وہ اب مسلسل ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس لڑکی اور ڈاکٹر کارمن کا لارڈ بومن کے ہاتھوں اغوا سے صاف ظاہر تھا کہ

اس کی اتنی بڑی اور گہری پلاننگ ختم ہو گئی ہے جو اس نے مادام جیکی کی
جگہ اس لڑکی کو لارڈ بومن تک پہنچانے کے لئے کی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ
اب لارڈ بومن بھی کھل کر سامنے آگیا تھا۔
وہ چند لمحے اسی طرح بیٹھا ہونٹ کاٹتا رہا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی
اور ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نکال کر باہر میز پر رکھا اور اس پر تیزی سے
فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے جیسے
ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا، ٹرانسمیٹر کے ایک کونے میں موجود چھوٹا سا بلب تیزی
سے جلنے بجھنے لگا۔
ہیلو ۔ ہیلو ——— کرنل جیروس کالنگ ۔ اوور" ——— کرنل جیروس
بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
"یس ——— میورک اٹنڈنگ ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر
ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"میورک! ——— مادام جیکی والی ساری پلاننگ فیل ہو گئی ہے ——— ا
لارڈ بومن کھل کر سامنے آگیا ہے ——— اس لئے اب زیرو لیبارٹری کا
راز حاصل کرنے اور پھر گروپ کا خاتمہ اور لیبارٹری پر قبضے والا سلسلہ تو
ہو گیا ہے ——— اب اگر تم کہو تو ہم پوری قوت سے اس لارڈ بومن
ٹوٹ پڑیں اور اسے اور اس کی لیبارٹری دونوں کو ختم کر دیں۔ اوور
کرنل جیروس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"اوہ! نو کرنل جیروس! زیرو لیبارٹری انتہائی اہم ہے اسے کسی صورت
نہیں ہونا چاہیئے ——— اس لئے کوئی ایسی پلاننگ سوچو کہ اس زیرو لیبا
پر مکمل قبضہ کیا جاسکے ——— لارڈ بومن اور اس کے گروپ کا خاتمہ بے

کر دو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن لیبارٹری بہرحال ہمارے قبضے میں
ہونی چاہیئے صحیح اور درست حالت میں۔ اوور" ——— دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔
"ٹھیک ہے ——— اب اس کی ایک ہی صورت ہے کہ کسی طرح اس
لارڈ بومن پر ہاتھ ڈالا جاتے ——— پھر اسی سے ہی زیرو لیبارٹری کا پتہ
اور اس کے حفاظتی نظام کے بارے میں معلوم کیا جاسکتا ہے ——— اوکے!
میں جلد ہی رپورٹ دوں گا ——— اوور اینڈ آل" ——— کرنل جیروس نے
کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس دراز میں رکھ دیا اور پھر میز
کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک
مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔
"فرینا کو بھیجو" ——— کرنل جیروس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور نوجوان
سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔
تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت لڑکی اندر
داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا انتہائی چست لباس تھا۔ اس کے سنہرے
بال اس کے کاندھوں تک لٹک رہے تھے۔
"یس باس" ——— آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں
ماتحتوں والا مودب پن موجود نہ تھا۔
"آؤ بیٹھو فرینا" ——— کرنل جیروس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور فرینا بڑے
ناز بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھ گئی۔
"آج تمہارے لئے ایک اہم کام نکل آیا ہے ——— میں فوری طور پر لارڈ بومن
کو اغوا کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے تم جو پلاننگ کرو۔ جو طریقہ استعمال کرو۔
بہرحال مجھے فوری طور پر لارڈ بومن چاہیئے" ——— کرنل جیروس نے تیز لہجے

میں کہا اور کرسی پر بڑے ڈھیلے انداز میں بیٹھی ہوئی فریا یکلخت چونک کر
سیدھی ہو گئی ۔ اس کے چہرے پر کرنل جیروس کی بات سُن کر شدید حیرت کے
آثار اُبھر آئے تھے۔

"کیا —— کیا کہہ رہے ہیں آپ !—— لارڈ بومن —— وہ کیسے اغوا
سکتا ہے" —— ؟ فریا کے لہجے میں شدید ترین حیرت نمایاں تھی۔

"اگر تم چاہو تو ہو سکتا ہے —— اور تمہیں اب ایسا چاہنا پڑے گا میری
خاطر —— اور وائٹ سٹار کی خاطر —— ورنہ لارڈ بومن کسی خوفناک عفریت کی
طرح وائٹ سٹار کا تعاقب اس وقت تک جاری رکھے گا —— جب تک
وائٹ سٹار کا آخری آدمی نہ ختم ہو جائے" —— کرنل جیروس نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب باس !—— آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں —— لارڈ بومن ا
وائٹ سٹار کے درمیان ایک دوسرے کے معاملات سے لاتعلقی کا باقا
معاہدہ موجود ہے اور آج تک اس معاہدے پر سختی سے عمل درآمد ہو رہا ہے
پھر آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" —— فریا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوہ !—— اس کا مطلب ہے کہ تمہیں حالات کا علم نہیں ہے
معاہدہ ختم ہو چکا ہے اور لارڈ بومن اور وائٹ سٹار آمنے سامنے آچکے ہیں
میرا دست راست ڈاکٹر کارگل اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ لارڈ بومن گروپ
کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں —— اور میں لارڈ بومن کی فطرت بھی جا
ہوں اور اس کے گروپ کی طاقت بھی —— اُسے ذرا سی بھی مزید مہلت
دے دی گئی تو وہ وائٹ سٹار کو حقیقتاً تہس نہس کر کے رکھ دے گا"
کرنل جیروس نے کہا۔

"اوہ !—— اوہ ! اس کا مطلب ہے کہ میری ملک سے عدم موجودگی کے دوران
کوئی خاص واقعات پیش آچکے ہیں —— مجھے پوری تفصیل بتایئے باس ! ۔
یہ مسئلہ تو ہماری بقا کا مسئلہ بن گیا ہے" —— فریانے انتہائی پریشانی بھرے
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھایا ہوا رومانٹک موڈ یکلخت
غائب ہو چکا تھا اور اب اس کا چہرہ کسی خونخوار بلی جیسا نظر آرہا تھا۔

کرنل جیروس نے اُسے تفصیل سے مادام جیکی کی جگہ لینے والی لڑکی والی ساری
سازش بتا دی اور اس کے ساتھ ہی اس ۔ نے مرفی کی رپورٹ بھی سنا دی۔ تاکہ
فریا سارا بیک گراؤنڈ پوری طرح سمجھ جائے۔

"اوہ باس !—— پلاننگ تو واقعی شاندار تھی۔ لیکن آپ نے یہ خیال نہیں
کیا کہ ہسپتال لارڈ بومن کی ملکیت ہے —— اور وہاں اس کے آدمی مستقل
طور پر رہتے ہیں اور انہیں یقیناً شک تین باتوں پر ہوا ہوگا —— ایک تو
اس نئی لڑکی کی جیکی سے مماثلت —— دوسری دونوں کی ایک جیسی بیماری ۔
اور تیسری ڈاکٹر کارگل کی اس لڑکی کے ساتھ پاکیشیا سے آمد —— کیونکہ یہ
ایجنٹ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ڈاکٹر کارگل آپ کا دست راست ہے۔ اگر
آپ اس قدر نمایاں مماثلت پر اصرار نہ کرتے —— کسی دوسری بیماری میں اس
لڑکی کو مبتلا کر دیتے اور ڈاکٹر کارگل درمیان میں نہ پڑتا تو حالات واقعی ہمارے
حق میں چلے جاتے" —— فریانے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے یہاں نہیں بلایا کہ تم میری پلاننگ کا تجزیہ کر کے
اس میں سے خامیاں تلاش کرتی رہو" —— کرنل جیروس نے غصیلے لہجے
میں کہا۔

"اوہ! سوری باس !—— میرا مطلب آپ کی توہین نہ تھی —— لیکن باس!

"——— ہم اپنا اس سازش کی ضرورت کیا تھی ——— لارڈ بومن اپنا کام کر رہا تھا۔ ہم اپنا"
فرینک نے بھی خشک لہجے میں کہا۔

" لارڈ بومن نے ماضی میں جس طرح وائٹ سٹار کو نقصان پہنچایا ہے وہ میرے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا اور میں اس سے انتقام لینے کے لئے بے چین تھا ——— دوسری بات یہ کہ یہ پلاننگ میں نے ویسٹرن کارمن کی حکومت کے اصرار پر بنائی تھی ——— تمہیں معلوم ہے بولیویا پر بظاہر حکومت ویسٹرن کارمن کی حکومت ہے۔ لیکن دراصل اس بڑے جزیرہ نما پر اصل حکومت لارڈ بومن کی ہے ——— حکومت ویسٹرن کارمن کو مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں کہ لارڈ بومن نے بولیویا میں ایک خفیہ لیبارٹری قائم کی ہے جس میں وہ کوئی خوفناک ترین ہتھیار تیار کر رہا ہے ——— حکومت نے اپنے طور پر اس لیبارٹری کا پتہ چلانے کی کوشش کی تو لارڈ بومن کے حکومت میں موجود ایجنٹ آڑے آنے لگ گئے اور وزیر اعظم ویسٹرن کارمن کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر انہوں نے لارڈ بومن کے خلاف مزید کوئی اقدام کیا تو ان کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا جائے گا ——— اور ہو سکتا ہے لارڈ بومن خود ہی فوج کی مدد سے حکومت سنبھال لے۔ کیونکہ فوج کے اعلیٰ ترین حکام بھی اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ شاید اس نے انہیں بلیک میلنگ اسٹف کے ذریعے قابو کیا ہوا تھا ——— بہرحال فوری طور پر لارڈ بومن کے خلاف تمام اقدامات روک دیئے گئے۔ لیکن ظاہر ہے کوئی حکومت بھی اس طرح کے خطرے کے وجود کو برقرار نہیں رکھ سکتی ——— ویسٹرن کارمن کی سپیشل ایجنسی کا چیف میورک وزیر اعظم کا اعتمادی ہے ——— وزیر اعظم نے اس سے یہ سارا معاملہ ڈسکس کیا۔ تاکہ سپیشل ایجنسی لارڈ بومن کے خلاف خفیہ طور پر کام کرے۔ لیکن میورک کو پہلے

ہی ایسی اطلاعات مل چکی تھیں کہ سپیشل ایجنسی کے کئی ذمہ دار لوگ لارڈ بومن کے پاس اولیویا آتے جاتے رہتے ہیں ——— چنانچہ اس نے براہ راست کوئی اقدام کرنے کی بجائے وزیر اعظم کو ایک اور تجویز پیش کی۔ میورک لارڈ بومن گروپ اور وائٹ سٹار کی چپقلش اور بعدازاں امن معاہدے سے بخوبی واقف تھا۔ چنانچہ اس نے وزیر اعظم صاحب سے کہا کہ اگر وائٹ سٹار کو لارڈ بومن کے خلاف آگے بڑھایا جائے تو اس طرح حکومت سامنے نہ آئے گی ——— اور وائٹ سٹار، لارڈ بومن گروپ کا خاتمہ کر کے اس کی لیبارٹری پر بھی حکومت کا قبضہ کرا دے گی ——— اور لارڈ بومن کا کانٹا بھی ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔ اور اس کے بدلے میں وائٹ سٹار کو حکومت کا تحریری تحفظ مل جائے گا ——— ملکی سالمیت کے علاوہ ہر قسم کے دھندے پر ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہوگی۔ وزیر اعظم اس پر رضامند ہو گئے اور پھر میورک نے مجھ سے بات کی ۔ چونکہ میرے لئے یہ انتہائی شاندار موقع تھا اس لئے میں فوراً تیار ہو گیا اور پھر میں نے لارڈ بومن کے تمام سیکرٹ ہتھیانے کے لئے اس کی لڑکی والی پلاننگ بنائی ——— میں نے تو جان بوجھ کر ایشیائی ملک کا انتخاب اس لئے کیا تھا تاکہ ایشیائی لڑکی کی وجہ سے لارڈ بومن نہ چونکے گا۔ لیکن یہ احمق ڈاکٹر کارگل اور اس کے ساتھی ایک سولس لڑکی کو اٹھا لائے ——— اور پھر وہ ڈاکٹر کارگل خود ساتھ ہسپتال تک پہنچ گیا ——— اس طرح وہ لڑکی اور ڈاکٹر کارمن، لارڈ بومن کے پاس پہنچ گئے اور یقیناً اس نے ڈاکٹر کارمن پر خوفناک تشدد کر کے ساری پلاننگ معلوم کر لی ہو گی۔ اس طرح اُسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ وائٹ سٹار نے معاہدہ توڑ دیا ہے چنانچہ وہ کھل کر سامنے آ گیا ہے ——— میرے خیال میں اب تمہاری پوری طرح تسلی ہو گئی ہو گی اور اب تم جانتی ہو کہ یہ جنگ یا

تو لارڈ بومن کے خاتمہ پر ختم ہو سکتی ہے ــــ یا میرے خاتمہ پر ــــ بولو! تمہیں کس کا خاتمہ منظور ہے" ــــ کرنل جیروس نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ویری سوری باس! ــــ واقعی آپ سچے ہیں ــــ اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ہی میری شان ہے ــــ ساری دنیا میرا ادب اس لئے کرتی ہے کہ میں کرنل جیروس کی عورت ہوں ــــ اس لئے آپ کی زندگی میری زندگی ہے ــــ اور جہاں تک لارڈ بومن کا تعلق ہے اس کا خاتمہ تو میں آسانی سے کر سکتی ہوں، لیکن اس کا اغوا ناممکن ہے" ــــ فرینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ــــ وضاحت سے بات کرو" ــــ کرنل جیروس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"باس! ــــ لارڈ بومن کا ایک خاص آدمی جیفرے میری مٹھی میں ہے میں جس وقت چاہوں اُسے صرف اشارہ کر دوں تو وہ لارڈ بومن کے سینے میں گولی اتار سکتا ہے اور وہ ایسا کر بھی سکتا ہے۔ کیونکہ وہ لارڈ بومن کے انتہائی قریب رہتا ہے ــــ لیکن لارڈ بومن کا اغوا ــــ اور وہ بھی اس کے اڈے سے ــــ یہ ناممکن ہے" ــــ فرینا نے کہا۔

"اوہ! ــــ اگر لارڈ بومن مر جائے تو پھر اس کا گروپ لازماً تتر بتر ہو جائے گا ــــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ لارڈ بومن کو مار کر وہ تمہارا آدمی جیفرے اس گروپ کا سربراہ بن جائے اور اس کے بعد وہ ہم سے مل جائے ــــ ہم اس کی ہر شرط منظور کر لیں گے ــــ اس طرح لیبارٹری پر بھی آسانی سے قبضہ ہو سکتا ہے اور لارڈ بومن کے پورے گروپ کا بھی خاتمہ کیا جا سکتا ہے" ــــ کرنل جیروس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

"اگر میری ایک تجویز قبول کر لی جائے تو مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے"۔ فرینا نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔

"کیسی تجویز ــــ جلدی بتاؤ" ــــ؟ کرنل جیروس نے چونک کر پوچھا۔

اگر حکومت کو وہ لیبارٹری چاہیئے تو جیفرے، لارڈ بومن گروپ کا باس بن کر لیبارٹری حکومت کے حوالے کر دے گا ــــ لیکن وہ پورے گروپ کے خاتمہ پر رضامند نہ ہو گا ــــ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا اور ہمارا دوبارہ معاہدہ ہو جائے۔ اس طرح ہمارا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے ــــ حکومت کا بھی ــــ اور جیفرے کا بھی" ــــ فرینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک اُبھر آئی تھی۔

"اوہ! ــــ واقعی ایسا ہو سکتا ہے ــــ اگر جیفرے ہمارے ساتھ معاہدہ کرے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ وائٹ سٹار اور لارڈ بومن گروپ دونوں کی فیلڈ بالکل علیحدہ ہے" ــــ کرنل جیروس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ آپ میورک سے بات کریں۔ اگر وہ اس تجویز پر رضامند ہو جاتا ہے تو میں ابھی جا کر جیفرے سے بات کرتی ہوں ــــ اور یقین کریں زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد لارڈ بومن کے قتل کی اطلاع آپ کو مل جائے گی" ــــ فرینا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور کرنل جیروس نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل جیروس کا ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ مڑ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔

"یس کرنل جیروس سپیکنگ" ــــ کرنل جیروس نے رسیور اٹھا کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس!۔۔ میں مرفی بول رہا ہوں ۔۔۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہمارے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے مادام جیکی کو بھی ہسپتال سے لے جایا گیا ہے یقیناً لارڈ بومن نے اُسے اپنے ہیڈ کوارٹر منگوا لیا ہوگا اور اب وہاں سے اُسے برآمد نہیں کیا جا سکتا" ۔۔۔ مرفی نے کہا۔

"چلو کوئی بات نہیں ۔۔۔ اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی ۔۔۔ ویسے لارڈ بومن کے وائٹ سٹار کے خلاف دوسرے اقدامات کی پوزیشن کیا ہے" ۔۔۔ کرنل جیروس نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"باس!۔۔ ہم نے اپنے آدمیوں کی ہلاکت کا انتقام لے لیا ہے فیلنی اور اس کے کئی ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔۔۔ اور فیلنی کے ہلاک ہوتے ہی لارڈ بومن گروپ کی طرف سے خاموشی ہو گئی ہے" ۔۔۔ مرفی نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ ویسے محتاط رہنا" ۔۔۔ کرنل جیروس نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور وہ دوبارہ ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ تاکہ میورک سے بات کر سکے۔

زرینا کے چہرے پر انوکھی چمک تھی اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ دل ہی دل میں کوئی بڑا فیصلہ کر چکی ہے۔

جولیا کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک اور کمرے میں موجود بستر پر لیٹا ہوا پایا۔ یہ کمرہ کسی خوابگاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ حالانکہ بیہوش ہوتے وقت وہ کرسی پر بندھی ہوئی تھی اور لارڈ بومن اس ڈاکٹر کارمن سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ جولیا بے اختیار اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بستر سے نیچے اُترتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کا قد وقامت اور جسم واقعی جولیا کے ساتھ خاصا ملتا جلتا تھا۔

"اوہ!۔۔ تمہیں ہوش آ گیا مس جولیانا فٹز واٹر" ۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر کہا۔

"تم کون ہو ۔۔۔ کیا تم لارڈ بومن کی بیٹی جیکی ہو" ۔۔۔؟ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مس جولیانا!۔۔۔ میرا نام جیکی ہے اور میں لارڈ بومن کی بیٹی ہوں"۔

جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔
"اوہ! ـــــ لیکن ڈاکٹر کارمن تو بتا رہا تھا کہ تم ہسپتال میں مسلسل بیہوش ہو"۔ ـــــ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

ڈاکٹر کارمن نے درست کہا تھا۔ لیکن چونکہ ڈیڈی کو اس نے ہمارے ٹھیک ہونے والا نسخہ بتا دیا تھا۔ اس لئے ڈیڈی نے فوراً ہی مجھے ہسپتال سے منگوا لیا تاکہ میرا علاج شروع ہو سکے لیکن جو نسخہ ڈاکٹر کارمن نے بتایا تھا وہ اس وقت ہی کام آ سکتا تھا جب میں ہوش میں آ جاتی لیکن ہیڈ کوارٹر کے بڑے ڈاکٹر کو جب میری بیماری کی اصلیت کا پتہ چلا تو اس کے پاس اس کا ایسا توڑ موجود تھا جس کی صرف ایک ڈوز مجھے کم از کم مکمل بیہوشی سے نیم بیہوشی تک لے آتی۔ چنانچہ اس نے مجھے وہ ڈوز دیدی اور میں فوری طور پر مکمل بیہوشی سے نیم بیہوشی کی کیفیت میں آ گئی۔ تم چونکہ بیہوش ہو چکی تھیں اس لئے تمہاری زندگی بھی بچ گئی ـــــ ورنہ ڈیڈی کسی غیر آدمی کا وجود ہیڈ کوارٹر میں برداشت نہ کر سکتے تھے۔ وہ لازماً تمہیں قتل کر دیتے لیکن تمہاری بیہوشی نے ایک نئی راہ سجھا دی ـــــ ڈیڈی بیحد وہمی اور شکی مزاج ہیں۔ انہیں فوراً خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کارمن نے صحیح علاج نہ بتایا ہو۔ اس لئے انہوں نے حکم دے دیا کہ ڈاکٹر کارمن کا بتایا ہوا علاج پہلے تم پر آزمایا جائے اس کے بعد مجھ پر ـــــ تاکہ اگر ڈاکٹر کارمن نے جسے ڈیڈی نے بعد میں ہلاک کر دیا تھا، غلط علاج بتایا ہے تو اس کا شکار تم ہو سکو ـــــ چنانچہ تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا لیکن یہ علاج ظاہر ہے تمہارے ہوش میں آنے کے بعد ہی ہو سکتا تھا۔ اس دوران ڈیڈی کے ذاتی ڈاکٹر کو اس بیماری کا پتہ چلا تو انہوں نے ڈیڈی کو بتایا کہ اگر واقعی یہی بیماری ہے تو اس

کا زود اثر علاج ان کے پاس موجود ہے۔ ڈیڈی کو انکل ڈاکٹر پر مکمل اعتماد ہے اس لئے انہوں نے اسے مجھ پر آزمانے کی اجازت دے دی اور انکل ڈاکٹر نے میرا علاج کیا ـــــ انہوں نے مجھے انجکشن لگایا تو میں فوراً مکمل ہوش میں آ گئی۔ تب سے بالکل ٹھیک ہوں ـــــ ہوش میں آنے کے بعد مجھے ساری تفصیل کا علم ہوا ـــــ ڈیڈی نے میرے صحت مند ہوتے ہی تمہارے قتل کا حکم دے دیا لیکن میں نے انہیں منا لیا کہ وہ تمہیں قتل نہ کریں۔ کیونکہ تم اس ساری سازش میں بے گناہ ہو ـــــ چنانچہ میرے کہنے پر ڈیڈی نے تمہارے قتل کا حکم تو واپس لے لیا۔ لیکن انہوں نے حکم دیا کہ جب تک تم زندہ ہو۔ اس ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں جا سکتیں ـــــ چونکہ فوری طور پر تمہاری زندگی بچ گئی تھی اس لئے میں بھی مان گئی۔ مجھے معلوم ہے بعد میں کسی بھی وقت میں ڈیڈی کو منا لوں گی اور اس طرح تم واپس اپنے وطن جا سکو گی ـــــ انکل ڈاکٹر سے کہہ کر میں نے تمہیں بھی علاج والا انجکشن لگوا دیا اور دیکھو! تم اب ہوش میں آ گئی ہو ـــــ اور یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم اب اس خوفناک بیماری سے ہمیشہ کے لئے نجات پا چکی ہو"۔ ـــــ جیکی نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"اوہ! ـــــ بہت بہت شکریہ جیکی! ـــــ واقعی تمہاری وجہ سے میری زندگی بچ گئی ہے ـــــ ورنہ جو فطرت تمہارے ڈیڈی کی ہے۔ وہ مجھے زندہ نہ چھوڑتے"۔ ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی ہیں ہی ایسے ـــــ لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں جلد ہی واپس بھجوا دوں گی ـــــ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ تم ہو تو سوئس لیکن لائی گئی ہو پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک سے" ـــــ؟ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ اتنا بھی پسماندہ نہیں ہے۔ لیکن بہرحال ترقی یافتہ ملکوں سے تو پھر
کم ہے ــــ مگر وہاں کے لوگ بے حد پُرخلوص ہیں۔ وہ مجھے اتنی عزت
دیتے ہیں کہ تم اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی۔ اس لئے اب میرا وطن پاکیشیا ہی
ہے " ــــ جولیا نے کہا اور جیکی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، درواز
ایک دھماکے سے کھلا اور دو مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں
میں مشین گنیں تھیں اور ان کے چہروں پر شدید وحشت نمایاں تھی۔

" چلو ہمارے ساتھ ــــ باس جیفرے تمہیں طلب کر رہا ہے " ــــ ان
میں سے ایک نے انتہائی وحشت زدہ انداز میں چیخ کر کہا۔

" کیا ــ کیا مطلب ! ــــ باس جیفرے کا کیا مطلب " ــــ جیکی یوں اچھل
کر کھڑی ہو گئی جیسے اس کے پیر پر اچانک کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

" تمہارا باپ لارڈ بومن مارا جا چکا ہے اور اس کے سب حمایتی بھی ــ
اب یہ لارڈ بومن گروپ نہیں ہے بلکہ جیفرے گروپ ہے۔ سمجھیں ــ
اور باس جیفرے تمہیں زندہ یا مُردہ طلب کر رہا ہے ــــ بولو ! زند
اس کے سامنے جانا پسند کرو گی یا مُردہ ــــ اور تم بھی چلو لڑکی " ــــ
اسی مشین گن بردار نے انتہائی درشت لہجے میں جیکی اور جولیا سے مخاطب
ہو کر کہا۔

" اوہ ! ــ اوہ ! ــ یہ کیسے ممکن ہے ــ کیسے ممکن ہے یہ ــ جیف
ایسا نہیں کر سکتا ــــ وہ تو ڈیڈی کا خاصا اعتماد کا آدمی ہے " ــــ جیکی
انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈوکلی ! ــ گولی مار کر جان چھڑاؤ ــــ خوامخواہ انہیں زندہ لے جا

کی ضد کر رہے ہو " ــــ دوسرے آدمی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھہرو ! ــــ میں جیکی کو ساتھ لے کر چلتی ہوں ــــ حوصلہ کرو جیکی " ــــ
جولیا نے جلدی سے بیڈ سے نیچے اُترتے ہوئے کہا اور جیکی کو بازو سے
پکڑ لیا۔ جیکی کا جسم اس بُری طرح کانپ رہا تھا جیسے اُسے لرزے کا بخار
چڑھ گیا ہو۔ اس کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں
آنسوؤں سے لبریز ہو چکی تھیں۔

" حوصلہ کرو جیکی ! ــــ ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو جیسا بتایا جا رہا ہے ــ
آؤ میرے ساتھ " ــــ جولیا نے اُسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اُسے
بازو سے پکڑے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر موجود وہ دونوں
مسلح افراد ایک طرف ہٹ گئے اور پھر جیسے ہی یہ دونوں باہر نکلیں انہوں
نے ان کی پُشت سے گنیں لگا دیں۔

مختلف راہداریوں سے گذر کر وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچے
جہاں ایک لمبا تڑنگا لیکن چھریرے بدن والا آدمی بڑے نخوت بھرے انداز
میں کھڑا ٹہل رہا تھا۔ یہ کمرہ کسی دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز
کی دوسری طرف دو نوجوان سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے
ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر انہیں دیکھا اور پھر دوبارہ
سر جھکا لئے۔

" اوہ ! ــــ آ گئیں یہ دونوں۔ ــــ انہیں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو " ــ
اس لمبے تڑنگے آدمی نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور
جیکی اور جولیا دونوں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا۔

" کیا جو کچھ اس کمینے نے بتایا ہے وہ سچ ہے جیفرے " ــــ ؟ یکلخت

جیکی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ وہ اب شاید فوری صدمے
اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا
آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"کیا بتایا ہے اس کمینے نے" ۔۔۔۔ ؟ اس لمبے تڑنگے آدمی نے
طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ تم نے ڈیڈی کو قتل کر کے گروپ پر قبضہ کر لیا ہے" ۔۔۔۔
نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ یہ سچ ہے ۔۔۔ اگر یقین نہ آ رہا ہو تو اپنے اس
سے پوچھ لو ۔۔۔ یہ بیٹھا ہوا ہے رچرڈ ۔۔۔۔ کیوں رچرڈ" ۔۔۔۔ ؟
نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور میز کے سامنے بیٹھے ہوئے دونوں نوجوانوں
سے ایک سے مخاطب ہوا۔

"ہاں جیکی! ۔۔۔ یہ سچ ہے" ۔۔۔۔ ایک نوجوان نے سر اٹھا کر جیکی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کے چہرے پر افسردگی کے ہلکے سے
موجود تھے۔

"لیکن کیوں! ۔۔۔ تم نے ایسا کیوں کیا ہے ۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی
ایسا کرنے کی" ۔۔۔۔ ؟ جیکی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا
"ہاں! ۔۔۔ ضرورت پیدا ہو گئی تھی ۔۔۔۔ اس لئے کہ اس طرح
صرف لارڈ بومن کے گروپ کا چیف بن گیا ہوں ۔۔۔۔ بلکہ اس کے
ہی میں وائٹ سٹار کا چیف بھی بن گیا ہوں ۔۔۔۔ وائٹ سٹار کے
کرنل جیروس کی عورت فرنیا نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے ۔۔۔۔ ہم د
نے مل کر یہ پروگرام بنایا کہ دونوں تنظیموں کو ایک کر دیا جائے تاکہ ولیٹ

بولیویا پر ہماری مکمل حکومت قائم ہو جاتے ۔۔۔۔ لیکن ادھر لارڈ بومن
ٹ تھا اور اُدھر کرنل جیروس ۔۔۔۔ اور اگر یہ پروگرام نہ بنایا جاتا تو پھر
وں ہی آپس میں لڑ کر ختم ہو جاتیں ۔۔۔۔ چنانچہ فرنیا نے کرنل جیروس
خاص آدمیوں کو اپنے ساتھ ملایا اور کرنل جیروس کے سینے میں مشین گن
برسٹ اتار دیا ۔۔۔۔ ادھر میں نے لارڈ بومن کے خاص آدمیوں
اپنے ساتھ ملایا اور لارڈ بومن کی چھٹی کرا دی ۔۔۔۔ اور یہ بھی سن لو
ب فرنیا اور میں باقاعدہ شادی کر رہے ہیں۔ اس طرح یہ دونوں تنظیمیں
دبخود ایک ہو جائیں گی ۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں حکومت کی
ن سے بھی مکمل تحفظ ملے گا۔ کیونکہ حکومت نے زیرو لیبارٹری کے
لے میں اس تحفظ کا وعدہ کیا ہے ۔۔۔۔ اب بولو ۔۔۔۔ میں نے
ھاٹے کا سودا تو نہیں کیا" ۔۔۔۔ جیفرے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ تو تم نے فرنیا کے ساتھ مل کر غداری کی ہے ۔۔۔ تمہارا
فرنیا سے ملنا میرے علم میں تھا اور میں ڈیڈی کو اس کی اطلاع دینے والی
تھی۔ لیکن پھر میں بیمار پڑ گئی ۔۔۔۔ کاش! میں ڈیڈی کو اطلاع دے دیتی
اگر تم وائٹ سٹار کے کرنل جیروس کی عورت سے چھپ چھپ کر ملتے رہتے
ہو تو تمہاری لاش کافی عرصہ پہلے برقی بھٹی میں پہنچ چکی ہوتی" ۔۔۔۔ جیکی
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ ایسا ناممکن ہے مس جیکی! ۔۔۔ اور سنو! اب برقی
بھٹی میں تمہاری لاش پہنچے گی۔ البتہ ایک شرط پر میں تمہیں زندہ چھوڑ
سکتا ہوں کہ تم زیرو لیبارٹری کے آٹومیٹک حفاظتی نظام کا کوڈ مجھے بتا دو۔
بس یہی کوڈ مجھے معلوم نہیں ہے ۔۔۔۔ ویسے اگر تم نہ بھی بتاؤ گی تب بھی

میں اسے تلاش تو کر لونگا۔ لیکن اگر تم بتا دو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زندہ یہاں
سے نکال دیا جائے گا" ــــ جیفرے نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" میں تھوکتی بھی نہیں ہوں تمہارے منہ پر ــ بے غیرت کمینے" ــ جیکی
نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور جیفرے کا چہرہ تیزی سے متغیر ہو
شروع ہو گیا۔

" شٹ اَپ ! ــ کُتیا کی بچی ! ــ تمہاری یہ جرأت کہ تم میری توہین کرو
جیفرے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہا
پھُرتی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" ٹھہرو ! ــ رُک جاؤ ــ میری بات سُن لو" ــ اچانک خاموش کھڑی
جولیا چیخ پڑی۔

" شٹ اَپ " ــ جیفرے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور مشین پسٹل
سیدھا کر لیا۔

" اس میں تمہارا فائدہ ہے مسٹر جیفرے ! ــ مجھے صرف یہاں سے
زندہ نکلنے سے دلچسپی ہے ــ مجھے نہ لارڈ لومن سے کوئی دلچسپی ہے اور
نہ اس کی بیٹی جیکی سے " ــ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

" تم کیا کہنا چاہتی ہو " ــ ؟ جیفرے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" مجھے تمہارے آدمیوں سے پہلے جیکی سے ایک خاص بات معلوم ہوتی
ہے ــ اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں وہ بات
بتا دیتی ہوں " ــ جولیا نے کہا اور جیکی حیرت بھرے انداز میں سر گھما کر
جولیا کی طرف دیکھنے لگی۔

" ٹھیک ہے وعدہ ــ بولو کیا بات ہے " ــ جیفرے نے اپنے

ب کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر البتہ حیرت کے آثار نمایاں
ہو گئے تھے۔

" دیکھو ! ــ میں ایک تو عام سی عورت ہوں ــ دوسرے میرے پاس
کوئی اسلحہ نہیں ہے ــ تیسرے یہ کہ اس کمرے میں تمہارے دو مسلح افراد
بھی موجود ہیں اور تمہارے دوسرے ساتھیوں کے پاس بھی اسلحہ ہو گا۔ اس
لئے اگر تم مجھ سے ڈرو نہ تو میری بات ذرا ہٹ کر سُن لو" ــ جولیا
نے کہا۔

" تم سے ــ اور جیفرے ڈرے گا ــ تم نے ابھی جیفرے کو دیکھا نہیں
ہے لڑکی ! ــ بہر حال آؤ۔ ادھر آؤ " ــ جیفرے نے انتہائی حقارت
بھرے انداز میں کہا اور تیزی سے ایک طرف کونے میں ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔
جولیا بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر وہ جیفرے
کے سامنے پہنچ کر رُک گئی۔

" مسٹر جیفرے ! ــ تم انتہا درجے کے کمینے آدمی ہو ــ بس میں
نے یہی کہنا تھا" ــ جولیا نے بڑے حقارت اور نفرت بھرے لہجے
میں کہا اور اس سے پہلے کہ اس کی بات کا ردعمل ہوتا، اچانک جولیا نے
جیفرے کا مشین پسٹل والا ہاتھ پکڑا اور پلک جھپکنے میں جیفرے کا جسم فضا میں
اٹھ کر اس کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے درمیان
میں موجود بڑی سی میز پر جا گرا۔ جولیا نے ایک ہاتھ سے اس کا بازو پکڑ
کر اور دوسرا ہاتھ اس کی ناف پر رکھ کر انتہائی پھرتی اور مہارت سے اُسے
اپنے سر کے اوپر سے اچھال کر پیچھے موجود میز پر پھینک دیا تھا۔ جیفرے
چونکہ انتہائی مطمئن اور ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑا تھا اور شاید اُسے خواب

میں بھی توقع نہ تھی کہ جولیا جیسی سیدھی سادھی لڑکی اس قسم کی حرکت بھی کر سکتی ہے۔ جولیا نے جیسے ہی اُسے اٹھا کر پھینکا، ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومی۔ اس نے جیفرے کے ساتھ یہ حرکت کی ہی اس لئے تھی کہ ایک تو مشین پسٹل پر قبضہ کر سکے اور دوسرا وہاں موجود مسلح افراد کی توجہ اس طرف سے ہٹا سکے اور وہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب رہی تھی۔ گھومتے ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے شعلے اُگلے اور کمرہ ڈوکلی اور اس کے ساتھی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

جیفرے میز پر گر کر چیختا ہوا پلٹ کر دوسری طرف موجود افراد سے ٹکرایا اور انہیں بھی ساتھ لئے نیچے جا گرا۔ اونچی میز کی وجہ سے وہ فوری طور پر جولیا کے نشانے کی زد میں آنے سے بچ گیا تھا۔ چنانچہ جولیا ڈوکلی اور اس کے ساتھی کو گراتے ہی تیزی سے بھاگ کر میز کی دوسری طرف گئی۔ لیکن اسی لمحے جیفرے کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی۔ جولیا نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے اس آدمی کو جسے جیفرے نے رچرڈ کہہ کر پکارا تھا، جیفرے سے لپٹا ہوا دیکھا۔ وہ اس کی گردن توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب کہ رچرڈ کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے اُسے اپنے بازوؤں میں جکڑا ہوا تھا۔ اور اس سے پہلے کہ جولیا کوئی فیصلہ کرتی، جیفرے کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ساکت ہو گیا تھا۔ وہ دونوں اُسے ایک طرف اچھال کر کھڑے ہو گئے۔

"خبردار! — ہاتھ اٹھا دو" —— جولیا نے ان کے اٹھتے ہی کہا۔

"ہم مادام کے وفادار ہیں" —— رچرڈ نے یکلخت چیخ کر کہا وہ شاید جولیا

کو یقین دلانا چاہتا تھا۔ کیونکہ جولیا کے چہرے پر موجود تاثرات اور اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے دبے ہوئے مشین پسٹل نے اُسے دہشت زدہ کر دیا تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھا لئے تھے اور یہی ردعمل دوسرے آدمی کا تھا۔

"ایک طرف ہٹ کر دیوار سے لگ جاؤ — جلدی —— تمہارا فیصلہ جیکی کرے گی" —— جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔

مادام جیکی ابھی تک دیوار کے ساتھ کسی مجسمے کی طرح ساکت و جامد کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں انتہائی حیرت کی وجہ سے پھٹی ہوئی تھیں۔ شاید اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔

ڈوکلی اور اس کا ساتھی اوندھے منہ دیوار کے ساتھ گٹھڑی بنے پڑے ہوئے تھے اور ان کی مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر پڑی تھیں

"بولو! — کیا کرنا ہے ان دونوں کا" —— ؟ جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — اوہ! — یہ تم نے کیسے کر لیا — اوہ" —— ؟ جیکی نے یکلخت اچھل کر کہا۔

"تم اسے چھوڑو — ان دونوں کا کیا کرنا ہے۔ گولی مار دوں یا —— ؟" جولیا نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"مادام! — ہم جیفرے کی وجہ سے مجبور ہو گئے تھے —— آپ کو معلوم ہے کہ ہم لارڈ بومن کے وفادار ہیں" —— رچرڈ اور اس کے ساتھی نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ کو کچھ مت کہو جولیا! — یہ میرا منگیتر ہے" —— جیکی نے

ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"لیکن باقی لوگ ـــــ ان کا کیا کرنا ہے ـــــ مجھے تو یہاں کی سچوئشن کا ہی علم نہیں ہے"ـــــ جولیا نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔
"ہم سب کو کنٹرول کر لیں گے ـــــ وہ سب لارڈ بومن کے ساتھ ہیں۔ صرف چار آدمی جیفرے کے ہیں۔ ان کا خاتمہ ہوتے ہی سب مادام جیکی کی ماتحتی قبول کر لیں گے ـــــ ان چار میں سے دو تو یہ ڈوکلی اور اس کا ساتھی جیکب تھے۔ جب کہ دو اور ہیں ـــــ باقی تنظیم کو تو ابھی اس سارے کھیل کا علم ہی نہیں ہے"ـــــ رچرڈ نے فوراً ہی کہا۔
"کیوں جیکی! ـــــ کیا واقعی ایسا ہی ہے"ـــــ؟ جولیا نے جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں! ـــــ رچرڈ درست کہہ رہا ہے"ـــــ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تو وہ دو آدمی کیسے ختم ہوں گے"ـــــ؟ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ وہ بڑی عجیب سی سچوئشن میں پھنس گئی تھی اُسے اس کمرے سے باہر کی صورت حال کا ذرا برابر بھی علم نہ تھا۔
"وہ میں کر لونگا ـــــ وہ آسان ہے"ـــــ رچرڈ نے کہا۔
"لیکن کس طرح ـــــ مجھے بھی تو سمجھاؤ"ـــــ جولیا نے کہا۔
"وہ دونوں بلیو آفس میں ہیں ـــــ ہم اچانک وہاں پہنچ کر ان دونوں کا خاتمہ کر دیں گے ـــــ اس طرح بلیو رُوم ہمارے قبضے میں آجائے گا ـــــ اور پھر ہم بلیو روم میں موجود جنرل ٹرانسمیٹر پر پوری تنظیم کو یہ پیغام پہنچا دیں گے کہ لارڈ بومن کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اور اب اس

کی جگہ گروپ کے چیف کی سیٹ مادام جیکی نے سنبھال لی ہے"ـــــ رچرڈ نے جلدی جلدی بولتے ہوتے کہا۔
"یہ رچرڈ درست کہہ رہا ہے جولیا! ـــــ یہ میرا قابلِ اعتماد آدمی ہے۔ تم اسے جانے دو۔ یہ سب ٹھیک کر لے گا"ـــــ جیکی نے مسکراتے ہوتے کہا۔ وہ اب پوری طرح اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔
"لیکن جب جیفرے تمہیں گولی مار رہا تھا تو اس وقت تو یہ سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا ـــــ اچھا قابلِ اعتماد آدمی ہے"ـــــ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"یہ بات نہیں ہے مادام! ـــــ میں نے خنجر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور میں کسی بھی لمحے اُسے خنجر مار کر اس کا خاتمہ کر سکتا تھا کہ اچانک آپ نے سچوئشن بدل دی ـــــ مجھے اصل خطرہ ڈوکلی اور جیکب سے تھا۔ لیکن میں بہرحال اپنی جان پر کھیلنے کا فیصلہ کر چکا تھا"ـــــ رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیا کو اس کے لہجے سے خلوص کی بُو آئی تو اس نے مسکراتے ہوئے مشین پسٹل نیچے جھکا لیا۔
"او۔کے! ـــــ جاؤ اور سچوئشن کنٹرول کرو ـــــ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ اگر تم نے ہمارے ساتھ کوئی چال چلنے کی کوشش کی تو پھر تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے ـــــ میرا نام جولیانا ہے جولیانا ـــــ بس اسے یاد رکھنا"ـــــ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں مادام جولیانا! ـــــ ہم مر تو سکتے ہیں لیکن مادام جیکی کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتے ـــــ ہمیں تو لارڈ بومن کے مرنے کا پتہ نہیں چلا۔ ورنہ شاید جیفرے دس بار بھی پیدا ہو جاتا ـــــ تب بھی

"لارڈ بومن تک اس کا ہاتھ نہ پہنچ سکتا" ۔۔۔ رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیانے سر ہلا دیا۔

رچرڈ اور اس کا ساتھی تیزی سے آگے بڑھے۔ انہوں نے ڈوکلی اور جیکب کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور پھر تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ جولیانا! ۔۔۔ تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا ۔۔۔ تم کون ہو ۔۔۔ مجھے حقیقت بتا دو" ۔۔۔ رچرڈ اور اس کے ساتھی کے باہر جاتے ہی جیکی بے اختیار دوڑتی ہوئی آئی اور آکر جولیا کے گلے سے لپٹ گئی۔

"ارے ارے ۔۔۔ ابھی چیف تو بن جاؤ ۔۔۔ تم نے میری جان بچائی تھی ۔۔۔ میں نے تمہاری جان بچا لی ہے ۔۔۔ بس حساب کتاب برابر ہو گیا ۔۔۔ اب آگے کیا ہوتا ہے۔ دیکھا جائے گا" ۔۔۔ جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ۔۔۔ تم عظیم ہو جولیانا! ۔۔۔ مجھ سے بہت عظیم ۔۔۔ تم جو کچھ بھی ہو، میری محسن ہو ۔۔۔ یہ جیفرے غدار تھا۔ یہ چاہتا تھا کہ میں اس سے غلط تعلقات قائم کر لوں ۔۔۔ لیکن میں ایسی لڑکی نہیں ہوں میں نے ہمیشہ اس کی حوصلہ شکنی کی تھی" ۔۔۔ جیکی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے رچرڈ دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"مبارک ہو مادام! ۔۔۔ آپ اب چیف بن چکی ہیں ۔۔۔ جیفرے

کے دونوں آدمی مارے جا چکے ہیں ۔۔۔ اور بلیو روم سے کال کے جواب میں تمام سیکشن ہیڈز نے آپ کی ماتحتی کو دل و جان سے قبول کر لیا ہے" ۔۔۔ رچرڈ نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے مؤدبانہ انداز میں جیکی کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

"شکریہ رچرڈ! ۔۔۔ آج سے تم میرے نمبر دو ہو ۔۔۔ اب باقی سب کچھ تم نے سنبھالنا ہے ۔۔۔ آؤ جولیانا" ۔۔۔ جیکی نے مسکراتے ہوئے پہلے رچرڈ سے کہا اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر اس کا ہاتھ تھامے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ٹیکسی وارٹریٹ ہسپتال کی عظیم الشان بلڈنگ کے سامنے جا کر رک
گئی اور صفدر کرایہ ادا کر کے نیچے اترا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا مین گیٹ
کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا
اور وہ اس سوٹ میں انتہائی وجیہہ لگ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہسپتال میں
آنے جانے والی عورتیں تو ایک طرف مرد بھی چونک کر اسے دیکھتے اور
پھر ان کی آنکھوں میں رشک کے تاثرات ابھر آتے۔ جب کہ عورتوں کی
آنکھوں میں عجیب سی چمک لہرا جاتی۔ صفدر ان سب کی نظروں سے بے نیاز
تیزی سے آگے بڑھتا ہوا ایک شاندار استقبالیے پر پہنچ گیا۔ وہاں آٹھ
عورتیں موجود تھیں اور انکوائری کرنے والوں کا خاصا رش تھا اور آٹھوں
عورتیں بے حد مصروف نظر آ رہی تھیں۔ صفدر خاموشی سے ایک کونے میں
کھڑا ہو گیا۔

"جی آپ فرمائیے" ـــــ ایک استقبالیہ وومین نے چونک کر صفدر کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے ایک خاتون مس جولیانا فٹز واٹر کل یہاں داخل ہوئی ہیں
انہیں ڈاکٹر کارگل ساتھ لے آئے تھے ـــــ اور وہ اوکیویا ہسٹیان نامی
دماغی مرض میں مبتلا ہیں ـــــ میں نے ان سے ملنا ہے" ـــــ صفدر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ" ـــــ اس عورت نے کہا اور جلدی سے اپنے سامنے
پڑے ہوئے رجسٹر کو کھول کر دیکھنے لگی۔

"جی وہ تو ہسپتال سے جا چکی ہیں ـــــ رات گیارہ بجے" ـــــ اس
عورت نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہی ہیں آپ ـــــ یہ کیسے ممکن ہے ـــــ کل تو
وہ آئی ہیں اور وہ تو کہیں جا بھی نہیں سکتی تھیں ـــــ آپ شاید غلط
اندراج پڑھ رہی ہیں" ـــــ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب ـــــ میں درست کہہ رہی ہوں ـــــ یہ دیکھیے!
یہ ان کی انٹری ـــــ اور یہ ان کا ہسپتال سے اخراج ـــــ ان کے والد
مسٹر میلکم انہیں لے گئے ہیں" ـــــ عورت نے برا سا منہ بناتے ہوئے
کہا اور رجسٹر اٹھا کر صفدر کی طرف کر دیا۔

صفدر نے دیکھا کہ واقعی وہاں انٹری کے خانے میں جولیانا فٹز واٹر
اور اسے لے آنے والے ڈاکٹر کارگل کا نام درج تھا۔ لیکن ہسپتال کے
اخراج کے خانے میں بھی رات گیارہ بجے کا وقت درج تھا اور ساتھ ہی
کسی مسٹر میلکم کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ میلکم کو جولیا کا والد ظاہر کیا گیا تھا اور

میلکم کے دستخط بھی موجود تھے۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے ۔۔۔ ان کے والد تو حیات ہی نہیں ۔۔۔ اور وہ پاکیشیا سے آئی ہے۔ وہ کیسے واپس جا سکتی ہیں"۔؟ صفدر کے لہجے میں عجیب سی بے بسی تھی۔ یہ ایسی بات تھی کہ اُسے باوجود رجسٹر پڑھنے کے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"آپ پلیز ذہنی شعبے کے انچارج ڈاکٹر آرنلڈ سے مِل لیں ۔۔۔ وہ آپ کو مزید تفصیل بتا سکیں گے ۔۔۔ تیسری منزل" ۔۔۔ عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک اور آدمی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

صفدر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن میں بیک وقت کئی آتش فشاں پھٹ پڑے ہوں۔ وہ عمران کی کال ملنے کے بعد رات دس بجے تک جولیا کے ساتھ یہاں رہا تھا۔ لیکن اب اُسے بتایا جا رہا تھا کہ رات گیارہ بجے اُسے ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ وہ اس طرح لفٹ کی طرف بڑھنے لگا جیسے میکانکی انداز میں چل رہا ہو۔ اور پھر اُسے قطعاً محسوس نہ ہوا کہ وہ کس طرح لفٹ میں سوار ہوا اور کس طرح تیسری منزل پر پہنچ گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو چکا تھا۔

"جی فرمائیے!" ۔۔۔ ایک بھاری سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور جیسے اس کا سوتا ہوا ذہن یکلخت جاگ پڑا اور اُسے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ ایک دفتر کے دروازے پر کھڑا ہوا ہے۔ اور باہر موجود دربان اُسے حیرت سے دیکھ رہا ہے۔

"ڈاکٹر آرنلڈ اندر ہیں ۔۔۔ میں نے ان سے بات کرنی ہے" ۔۔۔

صفدر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلے میں جناب" ۔۔۔؟ دربان نے پوچھا۔

"ایک مریضہ کے سلسلے میں" ۔۔۔ صفدر کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔

"ایک منٹ" ۔۔۔ دربان نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

صفدر ہونٹ چباتا وہیں کھڑا رہا۔ اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ جولیا کے ساتھ کوئی لمبا کھیل کھیلا گیا ہے۔ لیکن اس کا پس منظر کیا تھا۔ یہ بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

"جی تشریف لے جائیے" ۔۔۔ دربان کی آواز سُن کر وہ چونکا اور پھر سر کو جھٹکتا ہوا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ یہ ایک عام سا دفتر تھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک درمیانے قد لیکن خاصی عمر کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے سفید کوٹ پہنا ہوا تھا۔

"میرا نام یاور ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے" ۔۔۔ صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ پاکیشیا سے ۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔ تشریف رکھیے! ۔۔۔ آپ یقیناً اس مریضہ سے ملنے آئے ہوں گے جن کا نام شاید جولیانا فٹز واٹر تھا" ۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں" ۔۔۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو شاید استقبالیہ پر بتایا نہیں گیا کہ رات گیارہ بجے وہ ہسپتال سے جا چکی ہیں ۔۔۔ ان کے والد انہیں لے گئے ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں لے گئے ہیں"۔۔۔ صفدر کا لہجہ خود بخود تلخ ہوتا گیا۔

"اب یہ تو مجھے معلوم نہیں ۔۔۔ رات ساڑھے دس بجے کے قریب وہ تشریف لائے ۔۔۔ مس جولیانا اس وقت ہوش میں تھیں۔ انہوں نے بھی تصدیق کر دی کہ یہ ان کے والد ہیں ۔۔۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ اپنی بیٹی کا علاج یہاں نہیں کرانا چاہتے۔ وہ انہیں ایکریمیا لے جائیں گے ۔۔۔ مس جولیانا نے بھی ان کی بات کی تائید کر دی ۔۔۔ اس لئے ہم نے انہیں فارغ کر دیا اور وہ چلے گئے"۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے بڑے سرسری سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آئی۔ ایم سوری"۔۔۔ صفدر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے باہر موجود دربان چیختا ہوا اچھل کر اندر آگرا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ بوکھلائے ہوئے انداز میں اچھل کر کھڑا ہوا۔ لیکن اس دوران صفدر دروازے کی اندر سے چٹخنی لگا چکا تھا۔ اور اب اس کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ریوالور بھی نظر آرہا تھا۔ دربان نے نیچے گرتے ہی اچھل کر صفدر پر حملہ کرنا چاہا، لیکن دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی دربان واپس نیچے گرا۔ اس کی کھوپڑی کے ٹکڑے اڑ کر دور دور تک پھیل چکے تھے۔ گولی ٹھیک اس کی پیشانی پر پڑی تھی۔

"گگ ۔۔۔ گگ ۔۔۔ کون ہو تم"۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔ اس کا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

"تمہارا حشر اس سے بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے ڈاکٹر! ۔۔۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ وہ مریضہ کہاں ہے"۔۔۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ ۔۔۔ وہ چلی گئی ہے ۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ ۔۔۔" ڈاکٹر آرنلڈ نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ مار کر اچھلا اور کرسی کی سائیڈ پر گر گیا۔ سائلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولی اس کے کان کی لو کاٹتی ہوئی پیچھے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گئی تھی۔

"اب اگر جھوٹ بولا تو دوسری گولی کھوپڑی میں پڑے گی ۔۔۔ صحیح بات بتاؤ"۔۔۔ صفدر کی غراہٹ اور زیادہ بڑھ گئی۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔ مجھے مت مارو ۔۔۔ کاش! تم کچھ دیر اور نہ آتے تو میری ڈیوٹی ختم ہو جاتی"۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ موت کے خوف نے اس کا چہرہ بری طرح بگاڑ دیا تھا۔

"بتاؤ ۔۔۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"۔۔۔ صفدر کی غراہٹ ہر بار پہلے سے بڑھ جاتی تھی۔

"لارڈ بومن نے اسے اپنے ہیڈ کوارٹر بلوا لیا ہے ۔۔۔ ڈاکٹر کارمن کو بھی ساتھ لے جایا گیا ہے ۔۔۔ یہ ہسپتال لارڈ بومن کی ملکیت ہے اس کا ہیڈ کوارٹر بولیویا میں ہے ۔۔۔ لیکن کہاں ہے۔ یہ مجھے معلوم نہیں ۔۔۔ انہیں مارٹن لے گیا ہے۔ وہ لارڈ بومن کا نمبر دو ہے ۔۔۔ یہ میلکم والی ساری کارروائی اسی نے کی ہے ۔۔۔ کیوں کی ہے۔ اس کا مجھے بالکل علم نہیں ۔۔۔ میں تو صرف ڈاکٹر ہوں ۔۔۔ یہاں ملازم ہوں ۔۔۔ یقین کرو میں درست کہہ رہا ہوں ۔۔۔ جو کچھ مجھے معلوم تھا میں نے تمہیں بتا دیا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے بری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارٹن کا حلیہ بتاؤ"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر

آرنلڈ کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح بجنے لگا۔ اس نے ایک ہی سانس میں مارٹن کا حلیہ بتا دیا۔

"اس کی رہائش گاہ یا اڈہ ـــ کچھ نہ کچھ ضرور بتاؤ۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو" ـــ صفدر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ـــ صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ اس کا تعلق گولڈن کلب سے ضرور ہے ـــ کیونکہ وہ رات کو لازماً گولڈن کلب میں جاتا ہے ـــ کنٹری روڈ پر ہے یہ گولڈن کلب ـــ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ـــ یقین کرو کچھ معلوم نہیں" ـــ ڈاکٹر آرنلڈ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور صفدر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ واقعی اس سے زیادہ اُسے کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس نے ٹریگر دبا دیا اور اس بار گولی ٹھیک ڈاکٹر آرنلڈ کی پیشانی پر پڑی اور وہ منہ سے آواز نکالے بغیر ہی وہیں کرسی پر ہی ڈھیر ہو گیا۔

صفدر نے ریوالور واپس جیب میں ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اطمینان سے چلتا ہوا ہسپتال سے باہر آیا۔ اور تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ وہ ہسپتال کے سامنے سے ٹیکسی نہ لینا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ آگے کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے ابھی تک اس کی ذہنی کیفیت پوری طرح درست نہ ہوئی تھی۔ لارڈ بومن کون ہے۔ اس نے کیوں اس پُراسرار انداز میں جولیا کو ہسپتال سے اٹھوا لیا تھا اور پھر ڈاکٹر آرنلڈ نے اس کے ہیڈ کوارٹر کا ذکر کیا تھا۔ اس لفظ سے تو یہی محسوس ہوتا تھا کہ لارڈ بومن کوئی مجرم ہے۔ بہرحال اب وہ فوری طور پر اس مارٹن کو تلاش کرنا چاہتا تھا۔ چلتے چلتے اچانک اس کی نظریں انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ پر

پڑ گئیں تو وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہاں ولیسٹرن کارمن میں ان لینڈ فون بوتھ کے علاوہ انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ بھی اکثر سڑکوں پر موجود تھے جہاں سے دنیا کے کسی بھی حصے میں کال کی جا سکتی تھی۔ لیکن یہ فون بوتھ ایک چھوٹی سی عمارت میں ہوتے تھے جہاں باقاعدہ ایک آدمی مقرر تھا جو کال کی فیس ایڈوانس لے کر کال کراتا تھا۔

انٹرنیشنل فون بوتھ پر نظر پڑتے ہی صفدر کو خیال آگیا کہ جولیا کے اس اغوا کی خبر وہ ایکسٹو تک پہنچا دے۔ اس کے بعد آگے کارروائی شروع کرے کیوں عمران نے جس طرح ٹرانسمیٹر کال کر کے اُسے جولیا کی طرف سے محتاط رہنے کے لئے کہا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ عمران کو اس طرح کے کسی واقعہ کی بھنک پہلے ہی پڑ چکی تھی اور ظاہر ہے ایکسٹو کو یقیناً اس بارے میں علم ہو گا۔ اس کے پاس واچ ٹرانسمیٹر تو تھا لیکن واچ ٹرانسمیٹر سے تو اتنی دُور کال نہ کی جا سکتی تھی۔ البتہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے ضرور واچ ٹرانسمیٹر پر کال کی جا سکتی تھی۔ اس لئے عمران نے تو اُسے یہاں کال کر لیا تھا لیکن اب صفدر ایسا نہ کر سکتا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا انٹرنیشنل فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں اس چھوٹی سی عمارت میں اس وقت صرف ایک ہی آدمی موجود تھا۔

"جی ! ـــ آپ نے کہاں کال کرنی ہے" ـــ ؟ وہاں پر موجود فون اٹنڈنٹ نے صفدر سے پوچھا۔

"پاکیشیا" ـــ صفدر نے جواب دیا اور اٹنڈنٹ نے سر ہلاتے ہوئے ایک رسید بک پر اندراج کرتے ہوئے رسید پھاڑ کر صفدر کی طرف بڑھا دی اور صفدر نے اس پر لکھی ہوئی رقم اُسے ادا کی۔

"تین نمبر بوتھ میں چلے جایئے" ـــــ فون اٹنڈنٹ نے ایک طرف
موجود چار پانچ بوتھز میں سے تیسرے بوتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
اور صفدر اس طرف بڑھ گیا۔ یہاں کال کی سیکریسی کے لئے عجیب نظام رکھا
گیا تھا۔ ملک کا کوڈ نمبر تو فون اٹنڈنٹ ملاتا تھا اور یہ کوڈ نمبر ملتے ہی بوتھ
میں موجود فون پر سُرخ رنگ کا بلب جل اٹھتا اور اس کے بعد ذاتی نمبر کال
کرنے والے کو ملانا ہوتا تھا۔ جب رابطہ قائم ہو جاتا تو یہ بلب بجھ جاتا اور
فون اٹنڈنٹ کے پاس موجود فون سے فون بوتھ کا رابطہ خود بخود ختم ہو جاتا
تھا۔ صفدر نے فون بوتھ میں داخل ہوتے ہی رسیور اٹھا لیا۔ چند لمحوں
بعد سُرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا اور صفدر نے تیزی سے ایکسٹو کے
مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــ چند لمحوں بعد ہی رسیور سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"ویسٹرن کارمن سے صفدر بول رہا ہوں جناب" ـــــ صفدر نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس" ـــ ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"جناب! ـــ میں مقامی وقت کے مطابق رات دس بجے تک جولیا کے
پاس ہسپتال میں رہا ـــــ اس کے بعد میں واپس اپنے ہوٹل چلا گیا ـــ اب
اس وقت یہاں دن کا ڈیڑھ بجا ہے ـــ یہاں ہسپتال میں مریضوں سے
ملنے کے اوقات ایک بجے سے تین بجے دوپہر اور پھر رات آٹھ بجے سے دس
بجے تک ہوتے ہیں ـــ ابھی ڈیڑھ بجے میں جب ہسپتال پہنچا تو یہاں استقبالیہ
سے چیٹ لینا پڑتی ہے۔ لیکن استقبالیہ سے مجھے بتایا گیا کہ جولیا کو ہسپتال
سے رات گیارہ بجے فارغ کر دیا گیا ہے اور اُسے اس کا والد میلکم اپنے ساتھ

لے گیا ہے ـــ یہ سُن کر میں بے حد پریشان ہوا۔ اور پھر میں دماغی شعبے
کے انچارج ڈاکٹر آرنلڈ کے پاس پہنچا۔ اس نے مجھے پہلے تو یہی کہانی
سنانے کی کوشش کی ـــ لیکن جب میں نے اس پر تشدد کیا تو اس نے
بتایا ہے کہ اس ہسپتال کا مالک کوئی لارڈ بومن ہے جس کا ہیڈ کوارٹر بولیویا
میں ہے ـــ اس نے جولیا اور ڈاکٹر کارمن کو ہیڈ کوارٹر بلا لیا ہے۔
اور یہ کام اس کے آدمی مارٹن کے ذریعے ہوا ہے ـــ مارٹن کے اٹھنے
بیٹھنے کی ایک جگہ کا پتہ مجھے چل گیا ہے ـــ گولڈن کلب ہے یہ جگہ ـ
کنڑی روڈ پر ـــ میں اب وہاں جا رہا ہوں تاکہ اس مارٹن کو تلاش
کر کے جولیا تک پہنچ سکوں" ـــ صفدر نے پوری تفصیل سے
بتاتے ہوئے کہا۔

"تم کونسے ہوٹل میں رہائش پذیر ہو" ـــ ؟ ایکسٹو نے بغیر کسی قسم کی تشویش
ظاہر کئے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سُپر سٹار ہوٹل ـــ کمرہ نمبر ایک سو بارہ ـــ چوتھی منزل" ـــ صفدر
نے جواب دیا۔

"تم مارٹن کی تلاش کرو اور اس کے ذریعے جولیا کا پتہ لگانے کی کوشش
کرو ـــ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ جولیا ذہنی طور پر بیمار ہے۔ اس
لئے تمہاری کسی کارروائی کے نتیجے میں یہ لوگ اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا
دیں ـــ اس بات کا خیال رکھنا ـــ ویسے جولیا کے جاتے ہی اس بات
کی اطلاع مجھے مل گئی تھی کہ جولیا کو ایک سازش کے تحت بیمار کر کے یہاں
سے لے جایا گیا ہے ـــ اور سازش یہ ہے کہ مجرم جولیا کو لارڈ بومن کی
لڑکی جیکی کی جگہ دے کر اُسے لارڈ بومن کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ

وہ لڑکی جسکی جولیا سے ملتی جُلتی ہے ــــ لیکن اب تمہاری رپورٹ یہ بتا رہی ہے کہ شاید لارڈ بومن کو اس سازش کا علم ہو گیا ہے اس لئے اس نے جولیا کو ہی براہ راست اپنے پاس بُلا لیا ہے ــــ اس سازش کے پیچھے ویسٹرن کارمن کی کوئی مجرم تنظیم وائٹ سٹار ہے ــــ تم نے ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر تفصیلی انکوائری کرنی ہے۔ ویسے میں عمران اور نعمانی کو ویسٹرن کارمن بھیج رہا ہوں تاکہ جولیا کا مکمل طور پر تحفظ کیا جا سکے۔ عمران تم سے خود ہی رابطہ قائم کر لے گا" ــــ ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس نے اب ایکسٹو کی باخبری پر حیرت کا اظہار کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ورنہ درحقیقت دل ہی دل میں وہ اب بھی بے حد حیران ہو رہا تھا کہ آخر ایکسٹو کے پاس ایسے کونسے ذرائع ہیں کہ پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے اُسے دنیا بھر کی تمام ضروری اور اہم اطلاعات خود بخود مل جاتی تھیں۔

صفدر فون بوتھ سے باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت سے نکل کر سڑک پر آ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایکسٹو کو کال کرنے سے اُسے خاصا فائدہ ہو گیا ہے۔ لارڈ بومن کے ساتھ ساتھ ایک اور تنظیم وائٹ سٹار بھی اس کے علم میں آ گئی ہے اور نہ صرف نظروں میں آ گئی تھی بلکہ اُسے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ یہاں لارڈ بومن اور اس وائٹ سٹار کے درمیان کوئی چکر چل رہا ہے شاید لارڈ بومن کی بھی کوئی تنظیم ہو گی۔ اور یہ وائٹ سٹار جولیا کو لارڈ بومن کے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔ لیکن لارڈ بومن کو اس سازش کا پتہ چل گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ مارٹن نے جولیا کو نقصان پہنچانے کے لئے

اغوا نہیں کیا ــــ بلکہ وہ اسے وائٹ سٹار سے بچا کر لے گیا ہے۔ بہرحال اب مارٹن کی تلاش اور بھی ضروری ہو گئی تھی تاکہ مزید حالات کا پتہ چل سکے۔

سڑک پر آتے ہی اُسے ٹیکسی مل گئی اور وہ اُسے گولڈن کلب کا کہہ کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گولڈن کلب کا سُن کر ٹیکسی ڈرائیور نے بڑی معنی خیز نظروں سے صفدر کی طرف دیکھا۔ لیکن پھر کوئی بات کئے بغیر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ صفدر اس کی نظروں کا مطلب سمجھتا تھا لیکن وہ بھی خاموش رہا۔

"صاحب! ــــ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو یہ بتا دوں کہ گولڈن کلب اچھے لوگوں کا کلب نہیں ہے" ــــ ڈرائیور سے شاید آخرکار ضبط نہ ہو سکا تھا اس لئے وہ بول پڑا تھا۔

"میں نے صرف ایک آدمی سے ملنا ہے وہاں" ــــ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا جناب! ــــ پھر ٹھیک ہے" ــــ ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مارٹن کو جانتے ہو ــــ مجھے ایک خاص کام کے سلسلے میں اس کی ٹپ ملی ہے۔ لیکن میری اس سے ملاقات نہیں ہے" ــــ صفدر نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"یس سر ــــ اچھی طرح جانتا ہوں ــــ وہ گولڈن کلب کے مالک ہیں بہت اچھے آدمی ہیں۔ لیکن اس وقت تو وہ گولڈن کلب میں موجود نہیں ہوں گے ــــ آپ ان کی رہائش گاہ پر ان سے مل لیں" ــــ ڈرائیور نے جواب دیا۔ گو اس نے مارٹن کے لئے انتہائی اچھے الفاظ ادا کئے تھے لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ یہ سب کچھ مجبوراً کر رہا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ مارٹن سے

وہ خوف زدہ تھا۔

"لیکن مجھے ان کی رہائش گاہ کا علم نہیں ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"ان کی رہائش گاہ البرٹ کالونی میں ہے ــــ میں آپ کو وہیں لے چلتا ہوں" ــــ ڈرائیور پوری طرح تعاون کرنے پر آمادہ تھا۔ اور پھر صفدر کے ہاں کہنے پر ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک کالونی میں داخل ہو گئی۔ کالونی میں کوٹھیاں بیحد عظیم الشان اور وسیع و عریض تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ امرا کی کالونی ہے اور مارٹن کی یہاں رہائش گاہ کا مطلب تھا کہ وہ خاصا دولت مند آدمی تھا۔

ڈرائیور نے سرخ رنگ کی ایک خوبصورت عمارت کے گیٹ کے سامنے جا کر ٹیکسی روک دی۔

"یہ جناب مارٹن صاحب کی رہائش گاہ ہے" ــــ ڈرائیور نے کار روکتے ہوئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ اس نے کرایہ کے علاوہ ڈرائیور کو بھاری ٹپ بھی دے دی۔

"شکریہ جناب! ــــ ویسے اگر آپ کو کسی بھی وقت میری ضرورت پڑے تو آپ مجھے رین بو بار میں تلاش کر سکتے ہیں ــــ کاؤنٹر پر جا کر آپ صرف اتنا کہیں کہ مجھے ڈوگی سے ملنا ہے اور آپ کی مجھ سے ملاقات کرا دی جائے گی ــــ ویسے آپ مالک ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ میں مسٹر مارٹن سے زیادہ آپ کے کام آ جاؤں" ــــ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ٹیکسی موڑ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ صفدر چند لمحے اسے جاتا دیکھتا رہا۔ پھر کندھے اچکاتا ہوا مڑا اور اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔

چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک لحیم شحیم آدمی باہر آ گیا۔ اس کا چہرہ

بتا رہا تھا کہ وہ ایک عام سا غنڈہ ہے۔

"مجھے مسٹر مارٹن سے ملنا ہے" ــــ صفدر نے اس کے باہر آتے ہی کہا اور وہ غور سے صفدر کو دیکھنے لگا۔

"صاحب موجود نہیں ہیں" ــــ اس نے بڑے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"لیکن انہوں نے تو مجھے وقت دیا ہوا ہے ــــ لمبے بزنس کی بات ہے" ــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ــــ میں معلوم کرتا ہوں" ــــ لمبے بزنس کی بات سن کر اس آدمی کے چہرے پر یکلخت نرمی کے آثار پیدا ہوئے اور وہ تیزی سے مڑ کر پھاٹک کے اندر غائب ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد پھاٹک ایک بار پھر کھلا۔

"آؤ" ــــ اسی آدمی نے کہا اور صفدر اس کے پیچھے چلتا ہوا کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی واقعی بے حد وسیع و عریض اور شاندار تھی اور ولیٹرن کارمن جیسے انتہائی مہنگے ملک میں اس قدر بڑی اور شاندار رہائش گاہ رکھنے کا مطلب یہ تھا کہ مارٹن کم از کم ارب پتی نہیں تو کروڑ پتی ضرور ہے اور ایسے مجرموں کی نفسیات عام مجرموں سے علیحدہ ہوتی ہیں۔

شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائینگ روم میں صفدر کو پہنچا دیا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کی تیز نظریں صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔

"میرا نام مارٹن ہے" ــــ آنے والے نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور میرا نام یاور ہے ــــ اور میں پاکیشیا سے آیا ہوں" ــــ صفدر نے

بھی اسی طرح سپاٹ اور سرد لہجے میں جواب دیا۔ جیسے وہ مارٹن کی امارت سے ذرا برابر بھی مرعوب نہ ہوا ہو۔

"پاکیشیا سے ۔۔۔ اوہ! کیا بات ہے ۔۔۔ کس لئے آئے ہو"۔؟

مارٹن نے پاکیشیا کے نام پر چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں پاکیشیا کا نام سنتے ہی اُلجھنیں سی تیرنے لگی تھیں۔

"میں اس لڑکی جولیانا فٹز واٹر کا ساتھی ہوں جسے دماغی بیماری کے علاج کے لئے وار ٹریٹ ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا" ۔۔۔ صفدر نے غور سے مارٹن کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کس لڑکی کی بات کر رہے ہو ۔۔۔ اور میرا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے" ۔۔۔؟ مارٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جسے تم رات گیارہ بجے ہسپتال سے فارغ کرا کر لارڈ بومن کے ہیڈ کوارٹر لے گئے تھے" ۔۔۔ صفدر نے بھی ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"میں! ۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو ۔۔۔ میں تمہیں اجنبی سمجھ کر تمہارا لحاظ کر رہا ہوں ۔۔۔ ورنہ مارٹن پر الزام لگانے والے دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتے" ۔۔۔ مارٹن نے یکلخت پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اور مسٹر مارٹن! ۔۔۔ میں بھی تمہارا اس لئے لحاظ کر رہا ہوں کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے مس جولیانا کو سازش میں استعمال ہونے سے بچانے کے لئے ہسپتال سے نکالا ہے ۔۔۔ میری معلومات کے مطابق یہ سازش کسی وائٹ سٹار نامی مجرم تنظیم نے تیار کی تھی ۔۔۔ اگر مجھے یہ اطلاع نہ ملتی تو میں بھی صرف زبان سے انکوائری نہ کر رہا ہوتا ۔۔۔ تمہاری شہ رگ پر پاؤں رکھ کر پوچھتا" ۔۔۔ صفدر نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم ہو کون ۔۔۔ تم عام آدمی نہیں ہو سکتے۔ جب کہ وہ لڑکی ایک عام سی لڑکی تھی" ۔۔۔ مارٹن نے صفدر کی گفتگو پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چلو اب تم نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ تم اس لڑکی کو جانتے ہو ۔۔۔ اب بولو کہاں ہے وہ لڑکی ۔۔۔ اور سنو مارٹن! ۔۔۔ اگر تمہارے ذہن میں یہ خیال ہو کہ میں تمہارے اڈے میں بیٹھا ہوا ہوں اس لئے تم میرا کچھ بگاڑ لو گے تو یہ بات ذہن سے نکال دو ۔۔۔ اگر تم نے جولیا سے ہمدردی کی ہے چاہے اپنے ہی کسی مقصد کے تحت کی ہے تب تو ٹھیک ہے ۔۔۔ اور اگر تم نے اُسے نقصان پہنچانے کے لئے یہ حرکت کی ہے تو پھر سُن لو کہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہو جائے گا ۔۔۔ جولیا کوئی لاوارث لڑکی نہیں ہے سمجھے"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی مر چکی ہے ۔۔۔ لارڈ بومن نے اُسے قتل کرا دیا ہے ۔۔۔ اب بولو! ۔۔۔ کیا کر لو گے تم" ۔۔۔ مارٹن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سوچ کر بات کرو مارٹن! ۔۔۔ تمہارا یہ فقرہ ولیسٹرن کارمن اور بولیویا کے کروڑوں افراد کو بھی مہنگا پڑ سکتا ہے ۔۔۔ تمہاری ذات کی تو خیر حقیقت ہی کچھ نہیں" ۔۔۔ صفدر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے البتہ چنگاریاں سی پھوٹنے لگ گئی تھیں۔

"میں درست کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ مارٹن نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ۔۔۔ میں نے تمہیں سچ بولنے کا آخری موقع دے دیا تھا" ۔۔۔ صفدر نے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی مارٹن بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اور اسی لمحے اندرونی دروازے سے ایک پہلوان نما آدمی اندر

داخل ہوا۔ اس پہلوان نما آدمی کے بازوؤں کی مچھلیاں اس کی چست اور ہاف آستین کی شرٹ سے بُری طرح پھڑک رہی تھیں۔ اور اس کے ہاتھوں میں مشین گن موجود تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے ڈاکٹر آرنلڈ اور اس کے چپڑاسی کو قتل کیا ہے۔ مجھے تمہاری آمد کی اطلاع کچھ دیر پہلے ملی تھی" ـــــ مارٹن نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ اور اب تم بھی اپنے عبرت ناک انجام کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ صفدر نے اس طرح مطمئن لہجے میں کہا جیسے وہ اس پہلوان نما آدمی کی طاقت اور اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گن سے ذرا برابر بھی مرعوب نہ ہو۔

"باٹو! ـــ میں اسے موت کی سزا دیتا ہوں" ـــ مارٹن نے یکلخت اس پہلوان نما آدمی کی طرف منہ کر کے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، صفدر یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے مارٹن فضا میں کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا اس پہلوان نما آدمی کے سینے سے توپ کے گولے کی طرح جا ٹکرایا۔ اسی لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی پہلوان نما آدمی باٹو بُری طرح چیختا ہوا فرش پر پھڑکنے لگا۔ صفدر نے مارٹن کو اس قدر حیرت انگیز تیزی سے اچھال پھینکا تھا کہ باٹو سے ٹکرا جانے کے باوجود اس کے حلق سے چیخ تک نہ نکل سکی تھی۔ شاید یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ جب تک وہ چیخ مارنے کے لئے حلق کھولتا وہ باٹو سے ٹکرا کر نیچے گر بھی چکا تھا۔ اور ان دونوں کے ٹکراتے ہی صفدر نے سائلنسر لگے ریوالور کو نکال کر ٹریگر دبا دیا اور گولی ٹھیک تیزی سے اٹھتے ہوئے باٹو کے سینے میں عین دل کے اندر گھستی چلی گئی۔ باٹو کے حلق سے البتہ ایک چیخ نکلی اور پھر وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

باٹو کی چیخ، اس کے تڑپنے اور اُسے اس طرح مرتے دیکھ کر مارٹن جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا حیرت سے بُت بنا اٹھنے کی ہی پوزیشن میں رہ گیا۔

صفدر نے بڑے اطمینان سے آگے بڑھ کر لات ماری اور مشین گن اڑتی ہوئی دُور کمرے کے ایک کونے میں جا گری۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ مارٹن! ـــ اور مجھے بتاؤ کہ کیا واقعی جولیا مر چکی ہے یا ـــــ" صفدر نے سائلنسر لگے ریوالور کا رُخ مارٹن کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم کون ہو" ـــ مارٹن کے منہ سے الفاظ سسکاری کے سے انداز میں نکلے۔ اس کے چہرے پر صفدر کی پھرتی، مہارت اور انتہا درجے کی سرد مہری نے خوف کے تاثرات نمایاں کر دیئے تھے۔

"مجھے لوگ موت کا فرشتہ بھی کہتے ہیں ـــ اور کسی کو قتل کرنا میری پسندیدہ ہابی ہے" ـــ صفدر کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"سس ـــ سنو! ـــ وہ لڑکی زندہ ہے ـــ مادام جیکی نے اُسے بچا لیا ہے ـــ ورنہ لارڈ لومن لازماً اُسے مار ڈالتا" ـــ مارٹن نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ اس وقت ـــ جگہ بتاؤ" ـــ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ لومن کے ہیڈ کوارٹر میں ـــ سنو! اگر تم واقعی اس لڑکی جولیا کے ساتھی ہو تو سنو! ـــ ہم تمہارے دوست ہیں ـــ میں تو صرف تمہیں

چیک کرنا چاہتا تھا" ـــــ مارٹن نے جلدی سے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی بات کرتا، ڈرائینگ رُوم کا بڑا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر تھا اور صفدر اس کے اندر آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اُلٹے قدموں پیچھے ہٹتا گیا تاکہ بیک وقت وہ دونوں ہی ریوالور کی زد میں رہ سکیں۔ آنے والا بالٹو کی لاش۔ صفدر کے ہاتھ میں موجود ریوالور اور اپنے باس مارٹن کی پوزیشن دیکھ کر ٹھٹھک کر رُک گیا۔
"یہ اپنے دوست ہیں ـــ تم کیا کہنا چاہتے ہو ہارڈ" ـــــ مارٹن نے فوری طور پر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
"باس! ـــ ہیڈکوارٹر سے آپ کے لئے بلیو کال ہے" ـــ ہارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ ایک اجنبی آدمی ہاتھ میں ریوالور لئے کھڑا ہے بالٹو کی لاش اس کے سامنے پڑی ہے اور پھر بھی باس اُسے دوست کہہ رہا ہے۔
"بلیو کال! ـــ اوہ دکھاؤ" ـــــ مارٹن نے بلیو کال کے الفاظ سُن کر اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اس نے موت کا پیغام سُن لیا ہو۔
"اسے واپس بھیج دو" ـــــ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔
"ہارڈ! ـــ تم جاؤ" ـــــ مارٹن نے ٹرانسمیٹر ہارڈ کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا اور ہارڈ ہونٹ چباتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔
"سنو! ـــ اگر یہ کال تمہارے ہیڈکوارٹر کی ہے تو پھر مِس جولیا سے میری بات کراؤ ـــ ورنہ میں پلک جھپکنے میں تم سمیت تمہارے سارے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا" ـــــ صفدر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

اور مارٹن نے سر ہلا دیا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر پر موجود بلب تیزی سے جل اٹھا۔ اور اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔
"ہیلو ـــ ہیلو ـــ مارٹن کالنگ ہیڈکوارٹر۔ اوور" ـــــ مارٹن نے وحشت زدہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لفظ بلیو کال کی وجہ سے سخت پریشان بلکہ دہشت زدہ ہو رہا ہے۔
"یس ہیڈکوارٹر بلیو کال۔ اوور" ـــــ دوسرے لمحے ایک چیختی ہوئی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔
"یس ـــ بلیو کال اٹنڈ کی جا رہی ہے۔ اوور" ـــــ مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔
"جیکب کالنگ مسٹر مارٹن! ـــ سنو! لارڈ بومن کو جیفرے نے قتل کر کے گروپ کی کمان سنبھال لی تھی ـــ لیکن مادام جیکی نے جیفرے کو ہلاک کر کے گروپ کی کمان خود سنبھال لی ہے اور اب لارڈ بومن کی جگہ گروپ کی چیف مادام جیکی خود ہیں ـــ رچرڈ کو انہوں نے ہیڈکوارٹر میں نمبر ٹو بنا دیا ہے۔ اور میں نمبر تھری ہوں ـــ کیا تم مادام جیکی کی ماتحتی قبول کرتے ہو ـــ اگر کرتے ہو تو بلیو کال کا جواب دو ـــ اور یہ بھی سُن لو کہ اگر تم نے انکار کیا تو پھر بلیو کال کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری تم پر ہوگی ـــ کال دو۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا۔
"لارڈ بومن کو قتل کر دیا ہے ـــ اوہ! ـــ ویری سیڈ ـــ ٹھیک ہے میں بلیو کال کا جواب دیتے ہوئے آفر دیتا ہوں کہ مجھے مادام جیکی کی ماتحتی قبول ہے۔ اوور" ـــــ مارٹن کا چہرہ بات کرتے ہوئے بُری طرح پھڑک

رہا تھا۔

"گڈ نیوز مارٹن!۔۔۔ مبارک قبول کرو کہ تم نے بلیو کال کا مثبت جواب دیا ہے۔۔۔ سب سیکشن ہیڈز نے بلیو کال کا جواب مثبت دیا ہے۔۔۔ مادام جیکی کسی بھی وقت تمہیں جنرل میٹنگ کے لئے ہیڈ کوارٹر کال کر سکتی ہیں۔ اس لئے تیار رہنا۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور مارٹن کا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا گیا۔

"مسٹر جیکب!۔۔۔ میری ایک بات سنیں!۔۔۔ وارٹریٹ ہسپتال سے پاکیشیا سے آنے والی ایک سوئس لڑکی مس جولیانا کو میں نے ہیڈ کوارٹر پہنچایا تھا۔۔۔ اس لڑکی کا ایک ساتھی میرے پاس موجود ہے۔۔۔ مجھے یہ تو اطلاع ملی تھی کہ مادام جیکی نے اس لڑکی کو مرنے سے بچا لیا ہے لیکن اب اس کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر۔۔۔ اوہ! وہ بالکل ٹھیک ہیں اور مادام جیکی کے ساتھ ہیں۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری اس سے بات کراؤ"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مس جولیانا سے اس کا ساتھی بات کرنا چاہتا ہے ٹرانسمیٹر پر۔ پلیز اس کی بات کرا دو۔ اوور"۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

"اوکے۔۔۔ وہ مادام جیکی کی معزز مہمان ہیں۔ اس لئے میں ان تک تمہاری درخواست پہنچا دیتا ہوں۔۔۔ لیکن کون ان سے بات کرے گا۔ ان کے ساتھی کا نام۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"صفدر کا نام لو۔۔۔ وہ مجھے اس نام سے جانتی ہے"۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں مارٹن اسے یاور کا نام نہ لے دے اور جولیا یاور کا نام سن کر بات کرنے سے ہی انکار کر دے۔

"ان کا نام صفدر ہے اور ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اوور"۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ میں ان سے بات کر کے ابھی تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ مارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا۔

"اب تو تمہیں یقین آ گیا کہ جولیا زندہ ہے۔۔۔ اب یہ ریوالور جیب میں ڈال لو۔۔۔ اگر جولیا مادام جیکی کی معزز مہمان ہیں تو پھر تم بھی ہمارے دوست ہوتے"۔۔۔ مارٹن نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھتے ہوئے مڑ کر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب تک میری جولیا سے بات نہیں ہو جاتی، تمہاری جان خطرے میں ہے مسٹر مارٹن"۔۔۔ صفدر نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی"۔۔۔ مارٹن نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ صفدر اسی طرح ایک طرف ریوالور ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور مارٹن نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے جیکب کی بجائے ایک اور آواز نکلی اور صفدر چونک پڑا۔

"یس۔۔۔ مارٹن اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"سیکنڈ چیف رچرڈ سپیکنگ ___ مادام جولیا کے ساتھی سے میری بات کراؤ۔ اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اُٹھ کر ایک طرف ہٹ جاؤ ___ اور سنو! ___ کوئی غلط حرکت نہ کرنا ورنہ ___" صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور مارٹن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور بڑے اطمینان سے ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس صفدر سپیکنگ ___ مادام جولیا سے میری بات کراؤ۔ اوور" ___ صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہیلو صفدر! ___ میں جولیا بول رہی ہوں۔ اوور" ___ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے جولیا کی آواز نکلی۔

"جولیا! ___ تمہاری کیا پوزیشن ہے۔ اوور" ___ صفدر نے کسی قسم کی گرمجوشی کا اظہار کرنے کی بجائے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ صفدر! ___ میں بالکل ٹھیک ہوں ___ مجھے ہسپتال سے اغوا کر کے یہاں لارڈ بومن کے ہیڈکوارٹر میں لایا گیا ___ ڈاکٹر کارمن کو بھی ساتھ لے آیا گیا تھا۔ اس کے بعد لارڈ بومن نے میرے سامنے ڈاکٹر کارمن پر ہولناک تشدد کیا اور ڈاکٹر کارمن نے میرے سامنے ساری سازش اُگل دی ___ اس نے بتایا کہ یہ سازش وائٹ سٹار کی تھی ___ وہ مجھے مادام جیکی بنا کر لارڈ بومن کے پاس پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن لارڈ بومن کو اس کی اطلاع پہلے مل گئی ___ میری اور مادام جیکی کی بیماری بھی ان کی پیدا کردہ تھی۔ جس کا علاج بھی ڈاکٹر کارمن نے بتا دیا ___ اس دوران میں بیہوش ہو گئی اور جب مجھے ہوش آیا تو لارڈ بومن کی لڑکی مادام جیکی میرے پاس آئی ___ اس نے مجھے تفصیل بتائی کہ لارڈ بومن تو مجھے قتل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن مادام جیکی نے اپنے باپ کو کہہ کر نہ صرف میری جان بچائی بلکہ میری اس بیماری کا علاج بھی کرایا۔ اور اب میں بالکل تندرست ہوں ___ اس کے بعد لارڈ بومن کے گروپ میں وائٹ سٹار کی وجہ سے بغاوت ہو گئی ___ لارڈ بومن کو اس کے اعتماد کے آدمی جیفرے نے قتل کر دیا ___ اس نے مادام جیکی اور مجھے بھی بلایا اور وہ ہم دونوں کو قتل کرنا چاہتا تھا کہ میں نے سچویشن بدل دی ___ جیفرے اور اس کے ساتھی مارے گئے ___ رچرڈ مادام جیکی کا منگیتر ہے۔ مادام جیکی نے گروپ کی قیادت خود سنبھال لی ہے اور رچرڈ کو اس نے سیکنڈ چیف بنا دیا ہے۔ اوور" ___ جولیا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ لیکن اب تمہارا وہاں رُکنے کا کیا جواز ہے ___ تم واپس آجاؤ۔ کیونکہ تمہاری وجہ سے تمام ساتھی پریشان ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ آج ہی یہاں پہنچ جائیں۔ اوور" ___ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں! ___ تم انہیں یہاں آنے سے منع کر دو ___ میں اب بالکل بخیریت ہوں ___ اور ایسا کرو کہ تم واپس چلے جاؤ۔ میں خود ہی پہنچ جاؤں گی۔ اوور" ___ جولیا نے کہا۔

"نہیں! ___ ایسا غلط ہے ___ میں یہاں ولیسٹرن کارمن میں موجود ہوں تم مادام جیکی کے اس آدمی مارٹن کی رہائش گاہ پر پہنچ جاؤ ___ میں تم سے ملاقات کر لونگا۔ اوور" ___ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔کے! ___ میں کل پہنچ جاؤں گی ___ اس کے بعد میں خود بڑے ساتھی سے بات کر لونگی۔ اوور" ___ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ میں کل پتہ کر لوں گا ___ اوور اینڈ آل" ___ صفدر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا ہے مسٹر صفدر" ۔۔۔ مارٹن نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ تم نے خوامخواہ اپنے اس پہلوان کی جان ضائع کی ہے۔ بہرحال میں اب جا رہا ہوں ۔۔۔ کل آکر معلوم کروں گا" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ریوالور واپس جیب میں رکھ چکا تھا۔

"تم نے کہاں جانا ہے ۔۔۔ میں تمہیں پہنچوا دیتا ہوں" ۔۔۔ مارٹن نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ! ۔۔۔ میں خود چلا جاؤں گا" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائینگ روم سے باہر نکل آیا۔ مارٹن بھی اس کے پیچھے باہر آیا اور پھر وہ پھاٹک تک اُسے خود چھوڑنے آیا۔

صفدر مارٹن کی کوٹھی سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا جولیا کے ساتھ بات چیت میں اُسے یہ تو تسلی ہوگئی تھی کہ جولیا نہ صرف بیماری سے چھٹکارا حاصل کر چکی ہے بلکہ اس کی جان بھی محفوظ ہے۔ لیکن اس نے جولیا کی باتوں سے اندازہ لگایا تھا کہ وہ یہاں رُکنا چاہتی ہے ۔۔۔ کیوں رُکنا چاہتی ہے ۔۔۔؟ یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ بہرحال وہ اب فوری طور پر ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ عمران اور ٹیم کو وہ خوامخواہ یہاں بھیجنے سے رُک جائے۔

تھوڑی دُور چلنے کے بعد ہی اُسے انٹرنیشنل فون بوتھ مل گیا اس نے کال بُک کرائی اور پھر طریقہ کار کے مطابق اس نے ایکسٹو کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز رسیور سے اُبھری۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب! ۔۔۔ میری جولیا سے بات ہو چکی ہے۔" صفدر نے پوری تفصیل سے ساری کہانی سناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم وہیں رہو ۔۔۔ عمران یہاں سے روانہ ہو چکا ہے۔ وہ تم سے مل لے گا اور پھر وہ جس طرح مناسب سمجھے گا کارروائی کرے گا" ۔۔۔ ایکسٹو نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ صفدر نے رسیور رکھا اور فون بوتھ سے باہر آگیا۔

اب اُسے پوری طرح اطمینان ہو چکا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران آکر خود ہی جولیا سے مل کر ساری بات طے کر لے گا۔ اس لئے اب اُسے مزید بھاگ دوڑ کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اس نے اب واپس اپنے ہوٹل جانے کا فیصلہ کیا اور ٹیکسی کی تلاش میں اِدھر اُدھر نظریں گھمانے لگا۔ اسی لمحے ایک ٹیکسی ایک سائیڈ روڈ سے نکل کر اس کے قریب آکر رُک گئی اور صفدر یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ٹیکسی ڈرائیور وہی ڈوگی تھا جو اُسے مارٹن کی رہائش گاہ پر چھوڑ گیا تھا۔

"آیئے سر" ۔۔۔ ڈوگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر دروازہ کھول کر عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔

"اب کہاں جانا ہے سر" ۔۔۔ ڈوگی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"جنرل بازار" ۔۔۔ صفدر نے جان بوجھ کر اپنے ہوٹل کا نام لینے کی بجائے ایک بازار کا نام لے دیا۔ کیونکہ اس طرح ڈوگی کا ملنا اُسے کچھ مشکوک سا لگ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے سر" ۔۔۔ ڈوگی نے کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ صفدر کو توقع تھی کہ ڈوگی مارٹن سے ملاقات کے بارے میں پوچھے گا۔ لیکن ڈوگی نے کوئی بات نہ کی اور وہ اطمینان سے ٹیکسی چلاتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

پھر ٹیکسی جیسے ہی ایک موڑ کاٹ کر آگے بڑھی، یکلخت سرر کی تیز آواز کے ساتھ ڈوگی اور عقبی نشست کے درمیان اندھے شیشے کی ایک دیوار پیدا ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی دونوں دروازوں کے شیشے بھی اندھے ہو گئے۔ صفدر نے چونک کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن ابھی اس نے ہینڈل پر ہی ہاتھ رکھا تھا کہ یکلخت اس کا دماغ چکرایا اور پھر پلک جھپکنے میں اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے سر کو جھٹکا دے کر ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن یہ کوشش بے سود ثابت ہوئی۔

عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا۔

"یہ صفدر کہاں جا سکتا ہے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ولیسٹرن کارمن کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر موجود تھا جس وقت صفدر کی دوسری کال بلیک زیرو کو ملی تھی اس وقت عمران، نعمانی کو ساتھ لے کر جہاز پر سوار ہو چکا تھا لیکن راستے میں ہی ایکسٹو نے ہوائی جہاز میں ایئر کال کر کے اُسے صفدر کی دوسری رپورٹ بھی بتا دی۔ چنانچہ عمران نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ولیسٹرن کارمن پہنچ کر جولیا اور صفدر کو ساتھ لے کر واپس آ جائے گا۔ کیونکہ ایک لحاظ سے تو مشن ختم ہو چکا تھا اور اُسے کسی لارڈ بومن اور وائٹ سٹار سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ لیکن ایئر پورٹ پہنچ کر جب اس نے صفدر کے ہوٹل فون کیا تا کہ صفدر سے تازہ ترین صورت حال معلوم کر سکے تو ہوٹل سے اُسے بتایا گیا کہ صفدر صاحب صبح جانے کے بعد ابھی تک ہوٹل واپس نہیں آئے اور

نہ ہی ان کا کوئی پیغام موجود ہے۔ اس وقت یہاں مقامی وقت کے مطابق رات کے آٹھ بج چکے تھے اور ایکسٹو کی کال جو اُسے جہاز میں ملی تھی اس کے مطابق اب تک چھ گھنٹے گذر چکے تھے۔ اور یہی بات عمران کے لئے پریشانی کا باعث بن گئی تھی کہ چھ گھنٹے گذر جانے کے باوجود آخر صفدر ہوٹل واپس کیوں نہیں پہنچا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب! ــــ آپ پریشان نظر آرہے ہیں"۔ نعمانی جو کچھ ہٹ کر کھڑا تھا نے فون بوتھ کے قریب آتے ہوئے کہا۔

عمران نے ایکسٹو کی ہوائی جہاز والی کال کے متعلق نعمانی کو بتا دیا تھا اس لئے وہ بھی مطمئن تھا کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔

"صفدر ایکسٹو کو کال کرنے کے بعد واپس اپنے ہوٹل نہیں پہنچا ــــ اور اُسے کال کئے ہوتے اب تک چھ گھنٹے گذر چکے ہیں ــــ اور صفدر کم از کم ایسا آدمی نہیں ہے کہ وہ تفریحات کے سلسلے میں کہیں چلا گیا ہو۔ اس لئے میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور نعمانی کے مطمئن چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ وہ بھی صفدر کی طبیعت کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ تفریحات کی لائن کا آدمی نہیں ہے اس لئے لازماً کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہی ہو سکتی ہے۔

"پھر اب کیا کرنا ہے" ــــ نعمانی نے کہا۔

"فی الحال اسی ہوٹل میں چلتے ہیں ــــ ہو سکتا ہے صفدر واپس آجائے یا اس کا کوئی پیغام آجائے" ــــ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے آؤٹ گیٹ کی طرف چل پڑا۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ ایک

مقامی نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آیا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں" ــــ؟ اس مقامی نوجوان نے عمران اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے بتائیے کہ آپ نے ان سے قرضہ لینا ہے یا دینا ہے ــــ آپ کے سوال کا جواب تب ہی مل سکتا ہے" ــــ عمران نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق مقامی سیکرٹ سروس سے ہے ــــ یہ دیکھیے میرا کارڈ" ــــ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے عمران کو دکھایا۔ کارڈ کے لحاظ سے وہ واقعی مقامی سیکرٹ سروس کا رکن تھا۔

"سیکرٹ سروس تو شاید قرضہ دینے والے ادارے کو کہتے ہیں اس لئے ٹھیک ہے ــــ میرا نام علی عمران ہے ــــ فرمائیے! کتنا قرضہ دے سکتی ہے آپ کی کمپنی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ــــ مجھے سیکرٹ سروس کے چیف باس میورک نے یہاں بھیجا ہے ــــ آپ کے ایک ساتھی صفدر صاحب نے انہیں بتایا ہے کہ آپ ولیسٹرن کارمن آنے والے ہیں اور اس پرواز سے آنے والے ایشیائی صرف آپ دونوں ہی ہیں" ــــ نوجوان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ تو صفدر میورک کے پاس پہنچ گیا ہے" ــــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! ــــ آئیے ادھر ــــ باس سے بات کر لیجئے ــــ وہ آپ کو

تفصیل بتا سکتے ہیں ___ انہوں نے کہا تھا کہ جیسے ہی آپ یہاں پہنچیں ان سے آپ کی بات کرا دی جائے" ___ نوجوان نے فون بوتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے آئیے! ___ ان سے پوچھ لیتے ہیں کہ وہ کتنی رقم دے سکتے ہیں" ___ عمران نے کہا اور نعمانی کو وہیں رُکنے کا اشارہ کر کے وہ اس نوجوان کے ساتھ چلتا ہوا فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ میورک سے وہ کئی بار مل چکا تھا اور میورک اُسے ذاتی طور پر بھی جانتا تھا۔

نوجوان نے فون بوتھ میں داخل ہو کر سکے ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ___ البرٹ کالنگ باس" ___ نوجوان نے رابطہ قائم ہوتے ہی بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ عمران بوتھ میں داخل ہو کر اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔

"یس ___ میورک اٹنڈنگ ___ کیا رپورٹ ہے البرٹ" ___ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔ وہ میورک کی آواز پہچان گیا تھا۔

"عمران صاحب سے بات کیجئے باس" ___ البرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"مجھے کونسی میوزک سننی پڑے گی ___ کلاسیکل ___ نیم کلاسیکل ___ یا صرف طبلہ ہی بجے گا" ___ عمران نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہی اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور البرٹ بُری طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی اجنبی شخص سیکرٹ سروس کے چیف کے ساتھ اس قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔

"مشین گن سے جب گولیاں نکلتی ہیں تو کونسی میوزک بجتی ہے۔ اس کا نام مجھے نہیں آتا" ___ دوسری طرف سے میورک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ اسے ڈینجرس میوزک کہتے ہیں ___ اس لئے سوری! ___ فی الحال میرا ڈینجرس میوزک سننے کا موڈ نہیں ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے میورک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ڈینجرس میوزک تمہیں سننے کو نہ ملے گا ___ البرٹ میرا آدمی ہے تم اس کے ساتھ میرے پاس آ جاؤ ___ تمہارا ساتھی صفدر بھی یہاں موجود ہے ___ اور میں نے ایک انتہائی اہم مسئلے پر بات کرنی ہے" ___ دوسری طرف سے میورک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آؤ بھئی ___ چلو ہوٹل ٹیکسی کا خرچہ تو بچا ___ فی الحال ایک میزبان مل گیا ہے" ___ عمران نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ مسکرا دیا۔

"آئیے سر" ___ البرٹ نے فون بوتھ سے باہر نکلتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک سر آئے یا دونوں سروں کی ضرورت ہے" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار البرٹ بھی مسکرا دیا۔

"آپ بے حد خوش مزاج ہیں سر" ___ البرٹ نے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جس سر کا مزاج خوش نہ ہو۔ اس کے لئے ہر ملک میں علیحدہ خانے بنائے جاتے ہیں ___ جسے ہمارے ہاں تو پاگل خانہ کہتے ہیں ___ تمہارے ہاں نجانے کیا کہتے ہوں گے" ___ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور البرٹ

شائد نہ چاہنے کے باوجود بھی بے اختیار قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ البرٹ کی کار میں بیٹھے مختلف سڑکوں سے ہوتے ہوئے ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو کر ایک خاصی بڑی اور دو منزلہ کوٹھی میں پہنچ گئے۔

"آیئے عمران صاحب" ——— برآمدے میں موجود ایک خاصے صحت مند اور لمبے قد کے آدمی نے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا یہ میورک تھا۔ ولیسٹرن کارمن سیکرٹ سروس کا چیف۔ برآمدے میں چار مشین گنوں سے مسلح افراد بھی موجود تھے۔ اور اسی لمحے راہداری سے صفدر بھی نمودار ہو گیا اور عمران نے پہلے نعمانی کا میورک سے تعارف کرایا اور پھر وہ سب ایک بڑے سے سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔

"یہ صفدر تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا ——— یہ تو آسانی سے قابو آنے والوں میں سے نہیں ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میورک ہنس پڑا۔

"صفدر صاحب واقعی بے حد ہوشیار آدمی ہیں ——— انہوں نے مارٹن کی کوٹھی میں اس کے آدمیوں کے درمیان رہتے ہوئے جس بے خوفی کا مظاہرہ کیا اور مارٹن جیسے چھٹے ہوئے مجرم کو انہوں نے جس انداز میں کور کیا ——— میں اس کی وجہ سے ان کی صلاحیتوں کا بے حد مداح ہو گیا ہوں اور حقیقت یہی ہے کہ مجھے وہیں پہلی دفعہ یہ شک ہوا کہ لامحالہ صفدر صاحب کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے ——— چنانچہ میں نے انہیں اپنے پاس بلوا لیا ——— اب یہ بات دوسری ہے کہ ذرا ناخوشگوار سے انداز میں انہیں بلایا گیا۔ لیکن یہ سب کچھ مجبوراً کیا گیا ——— ورنہ مجھے یقین تھا کہ میری

آدھی سیکرٹ سروس ان کے مجھ تک پہنچنے میں ہی ختم ہو جاتی" ——— میورک نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے دراصل ان کے آدمی ڈوگی پر شک تو ہوا تھا لیکن میرے ذہن میں یہ بات نہ تھی کہ ڈوگی کا تعلق مقامی سیکرٹ سروس سے ہو گا ——— میں زیادہ سے زیادہ یہی سمجھا تھا کہ ہو سکتا ہے اس ڈوگی کا تعلق وائٹ سٹار سے ہو" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب! ——— بہتر یہی ہے کہ میں تفصیل سے آپ کو ساری صورتحال بتا دوں ——— اصل صورت حال یہ ہے کہ ولیسٹرن کارمن اور بولیویا دو علیحدہ علیحدہ ملک ہیں۔ لیکن بولیویا وفاقی طور پر ولیسٹرن کارمن کے ساتھ ملحق ہے۔ اس لئے مرکزی طور پر وہ ولیسٹرن کارمن حکومت کے تحت ہے ——— باقی مقامی طور پر اسے آزاد ملک کہہ سکتے ہیں ——— گذشتہ کئی سالوں سے بولیویا میں سپر پاورز نے دلچسپی لینا شروع کر دی۔ کیونکہ بولیویا کے مختلف علاقوں سے ایک مخصوص قسم کی دھات دریافت ہوئی جو بے حد نایاب تھی ——— اس دھات کے حصول کے لئے سپر پاورز نے بولیویا کو ولیسٹرن کارمن سے علیحدہ ملک قرار دینے کا جھگڑا شروع کرا دیا۔ تاکہ اسے اپنے تحت کر کے وہاں پر موجود اس قیمتی دھات کے لامحدود ذخائر پر قبضہ کیا جا سکے ——— لیکن بولیویا کے عوام ذہنی اور قلبی طور پر ولیسٹرن کارمن سے علیحدہ ہونے کے لئے تیار نہ تھے ——— چنانچہ یہ جھگڑا بظاہر تو ختم ہو گیا۔ لیکن ایک سپر پاور ایکریمیا نے اندرونی طور پر ایک نیا کھیل کھیلنا شروع کر دیا ——— وہاں ایک خوفناک مجرم تنظیم قائم کی گئی جو عرف عام میں لارڈ بومن گروپ کہلاتا تھا اس کا چیف لارڈ بومن تھا ——— شروع شروع میں یہ عام مجرم تنظیم کے طور پر

سامنے آئی اور پھر اس کی کارکردگی کا دائرہ وسیع ہوتا گیا ــــــ اور پھر حکومت کو خفیہ طور پر ایسی اطلاعات ثبوت کے طور پر ملیں کہ یہ عام مجرم تنظیم نہیں ہے ــــــ بلکہ دراصل یہ ایکریمیا کے تحت قائم کی جانے والی ایک ایسی تنظیم ہے جو آخر کار بولیویا کی مقامی حکومت کا تختہ الٹ کر حکومت پر قبضہ کرنے اور پھر ولیسٹرن کارمن سے جبری علیٰحدگی کرنے اور ایکریمیا کی باقاعدہ کالونی بنانے کے لئے قائم ہے ــــــ ایکریمیا کی ٹاپ سپیشل ایجنسیاں اس کے پیچھے تھیں انہوں نے انتہائی خفیہ ہیڈ کوارٹر قائم کئے۔ جن کا پتہ ہماری سیکرٹ سروس انٹیلی جنس کو باوجود بے پناہ کوشش کے آج تک نہیں لگ سکا ــــــ وزیر اعظم صاحب نے اس کے خلاف جب باقاعدہ ایکشن لینے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ لارڈ بومن نے ولیسٹرن کارمن فوج ــــــ سیکرٹ سروس ــــــ اعلیٰ وسول حکام۔ اور سیاسی لیڈروں کو بلیک میلنگ اور لالچ کے تحت خریدا ہوا ہے اور یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اگر وزیر اعظم اس کے خلاف کوئی کھلا اقدام کرتے ہیں تو ولیسٹرن کارمن کی حکومت کا تختہ ہی الٹ دیا جائے ــــــ اور لارڈ بومن کا گروپ بولیویا کے ساتھ ساتھ ولیسٹرن کارمن پر بھی قابض ہو جائے۔ اس طرح بولیویا کو ولیسٹرن کارمن سے ہی علیٰحدہ کر دے ــــــ وزیر اعظم صاحب اس خدشے کی بنا پر خاموش ہو گئے۔ وہ میرے عزیز بھی ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں انہوں نے مجھ سے ذاتی طور پر مشورہ کیا تو ہم نے باہمی مشورے سے ایک نئی سکیم تیار کی اس سکیم کے مطابق ولیسٹرن کارمن کی ایک مجرم تنظیم وائٹ سٹار کو لارڈ بومن کے مقابلے پر لا کر اس کے ہاتھوں لارڈ بومن کا خاتمہ کرانا تھا ــــــ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ لارڈ بومن کا ہیڈ کوارٹر بے حد خفیہ تھا۔ صرف چیدہ چیدہ لوگوں کو اس کا علم تھا اور دوسری بات یہ کہ اس ہیڈ کوارٹر کو انتہائی جدید ترین سائنسی نظام کے

تحت محفوظ کیا گیا تھا اور وہاں جانے والے آدمیوں کو جسمانی اور ذہنی دونوں طریقوں سے کمپیوٹر کے ذریعے چیک کیا جاتا تھا ــــــ اندرونی صورت حال سے بہرحال وہ بھی واقف نہ تھے۔ اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ لارڈ بومن گروپ نے بولیویا کے کسی خفیہ مقام پر ایک لیبارٹری بھی قائم کی ہوئی ہے جس میں اس دھات کی مدد سے کوئی خوفناک ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ لیبارٹری ایکریمیا نے قائم کی تھی کہ جب تک بولیویا باقاعدہ آزاد ہو کر ان کے زیر تسلط نہیں آ جاتا۔ اس وقت تک وہیں وہ خوفناک ہتھیار تیار کر کے ایکریمیا کو سپلائی ہوتا رہے ــــــ اس لیبارٹری کا انچارج بھی لارڈ بومن ہی تھا۔ اسے زیرو لیبارٹری کہا جاتا ہے ــــــ لارڈ بومن جو کہ دراصل ایکریمین ایجنٹ ہے انتہائی وہمی، شکی اور محتاط قسم کا آدمی تھا۔ وہ سوائے اپنی بیٹی مادام جیکی کے اور کسی پر ذرہ برابر بھی اعتماد نہ کرتا تھا ــــــ چنانچہ وائٹ سٹار کو جب میں نے آگے کیا تو ایک نیا پروگرام بنا کہ لارڈ بومن کی لڑکی مادام جیکی کو کسی ذہنی بیماری میں مبتلا کر کے ہسپتال لایا جائے ــــــ ہسپتال بھی وہ منتخب کیا گیا جو لارڈ بومن کی ذاتی ملکیت تھا تاکہ اس وہمی آدمی کو شک نہ پڑ سکے۔ اور پھر کہیں دور دراز کے علاقے سے جیکی سے ملتی جلتی لڑکی تلاش کر کے اُسے بھی اسی ذہنی بیماری میں مبتلا کر کے یہاں ہسپتال لایا جائے بالکل قانونی طریقے سے تاکہ لارڈ بومن کو شک نہ پڑ سکے ــــــ یہاں ذہنی امراض کا ڈاکٹر کارمن وائٹ سٹار کا آدمی تھا یا اُسے بنا لیا گیا تھا ــــــ بہرحال پلاننگ یہ تھی کہ جیکی کی جگہ اس لڑکی کو جیکی بنا کر لارڈ بومن کے پاس بھیج دیا جائے۔ ڈاکٹر کارمن اس لڑکی کے ذہن کو کنٹرول کرے گا اور ذہنی طور پر اُسے مکمل جیکی بنا دے گا اور جیکی کے ذہن کو اس لڑکی کا ذہن بنا کر واپس اس دور دراز علاقے

میں بھیج دیا جائے گا۔ اس طرح لارڈ بومن کو بھی شک نہ ہوگا اور وہ لڑکی اس لارڈ بومن کے تمام راز ڈاکٹر کارمن کے ذریعے ہمارے پاس پہنچا دے گی۔ اس طرح وائٹ سٹار تنظیم کی طرف سے لارڈ بومن کے ہیڈ کوارٹر اور زیر لیبارٹری پر قبضہ کر لیا جائے گا ــــ زیرو لیبارٹری کو حکومت اپنی تحویل میں لے لے گی اور اس کے بعد حکومت وائٹ سٹار کے خلاف آپریشن کر کے اس ساری صورت حال کا خاتمہ کر دے گی ــــ لارڈ بومن کے گروپ کے خاتمے کے بعد اس کے حکومت اور فوج میں موجود آدمیوں کو بھی ہٹا دیا جائے گا۔ لیکن وائٹ سٹار کی یہ پلاننگ پہلے ہی قدم پر ناکام ہو گئی ــــ جیسے ہی دوسری لڑکی ہسپتال پہنچی، لارڈ بومن کو اطلاع مل گئی۔ اس میں حماقت وائٹ سٹار سے ہوئی ــــ بالکل مماثلت رکھنے والی سوئس لڑکی ــــ اور لائی گئی پاکیشیا سے ــــ پھر وائٹ سٹار کے چیف کرنل جیروس کا دست راست ڈاکٹر کارگل ساتھ آیا ــــ چنانچہ لارڈ بومن نے فوری ایکشن لیا اور اس لڑکی جولیا اور ڈاکٹر کارمن کو خاموشی سے اپنے ہیڈ کوارٹر میں بلا لیا ــــ وہاں جب ڈاکٹر کارمن پر تشدد ہوا تو اس نے ساری سکیم ہی اُگل دی ــــ لارڈ بومن نے اپنی لڑکی جیکی کو بھی ہسپتال سے بلوا لیا ــــ وہ مصنوعی بیماری بھی سامنے آ گئی اور اس کا علاج بھی ــــ اب اس کے بعد دوسرا کام شروع ہوا ــــ کرنل جیروس نے ایک اور پلاننگ کی کہ اپنی ایک دوست فرینا کی مدد سے اس نے لارڈ بومن کو قتل کرانے کی پلاننگ کی ــــ فرینا کے تعلقات لارڈ بومن کے دست راست جیفرے سے تھے لیکن فرینا خود بھی کرنل جیروس سے مخلص نہ تھی ــــ چنانچہ اس نے اور جیفرے نے مل کر سازش کی۔ فرینا نے کرنل جیروس کو قتل کر کے وائٹ سٹار پر قبضہ کر لیا۔ ادھر

جیفرے نے لارڈ بومن کو قتل کر کے اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ــــ لیکن جیفرے کی بدقسمتی کہ جیکی کی جگہ لینے والی لڑکی جولیا نے سچویشن تبدیل کر دی اور جیفرے اور اس کے ساتھی مارے گئے اور لارڈ بومن کی جگہ اس کی لڑکی جیکی نے لے لی ــــ جیفرے کے مرتے ہی یہاں وائٹ سٹار میں بھی بغاوت ہو گئی اور فرینا کو قتل کر کے وائٹ سٹار پر قبضہ کرنل جیروس کے دست راست مرفی نے کر لیا ــــ پھر تیسرا چکر شروع ہوا۔ کرنل جیروس کی بدقسمتی کہ دور دراز علاقے کی تلاش کے سلسلے میں اس کے آدمیوں نے پاکیشیا کو منتخب کیا اور پاکیشیا میں بھی انہوں نے جس لڑکی پر ہاتھ ڈالا، اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نکلا ــــ مس جولیا کا تعلق اگر سیکرٹ سروس سے نہ ہوتا تو پھر بھی لارڈ بومن کے قتل کے بعد حالات ایڈجسٹ ہو جاتے کیونکہ جیفرے اور فرینا ایک تھے ــــ اس طرح دونوں تنظیمیں ایک ہو جاتیں اور بہرحال ہمیں تمام راز اور لیبارٹری کا پتہ چل جاتا۔ لیکن جولیا نے سارا کھیل بگاڑ دیا ــــ جب مجھے اس سارے واقعات کی اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ جو لڑکی پاکیشیا سے لائی گئی ہے وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہو سکتی۔ لیکن میں چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے واقف نہ تھا۔ وہاں تو میں صرف تمہیں جانتا تھا ــــ اس لئے میں نے سوچا کہ اگر یہ لڑکی جولیا کوئی خاص حیثیت رکھتی ہے تو لازماً اس کا کوئی نہ کوئی ساتھی ساتھ آیا ہو گا۔ چنانچہ ان کی تلاش شروع ہوئی تو ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں سیکرٹ سروس کے رکن ڈوگی نے اطلاع دی کہ ایک پاکیشیائی کو اس نے مارٹن کی رہائش گاہ پر چھوڑا ہے ــــ پاکیشیائی کا نام سن کر میں چونک پڑا ــــ مارٹن کی رہائش گاہ میں ہمارا ایک ایجنٹ موجود ہے اُسے کال کیا گیا تو اس نے فوری

طور پر ہمیں مکمل رپورٹ دے دی ـــــ اس کے پاس ایسا آلہ موجود تھا کہ وہ دُور بیٹھا اس ڈرائینگ رُوم میں ہونے والی تمام کارروائی دیکھ سکتا تھا اور وہاں ہونے والی بات چیت سُن سکتا تھا ـــــ اس رپورٹ میں وہ ٹرانسمیٹر کال بھی سامنے آگئی جو لارڈ بومن کے ہیڈ کوارٹر سے مارٹن کو کی گئی ـــــ اور پھر مسٹر صفدر اور جولیا کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس سے بھی ساری صورت حال واضح ہو گئی ـــــ جیسے ہی ہمیں معلوم ہوا۔ ہم نے فوری طور پر سوچا کہ مسٹر صفدر کے ذریعے جولیا کو کور کیا جائے تاکہ جولیا جو کہ جیکی کا اعتماد حاصل کر چکی تھی۔ وہاں کے راز جیکی سے حاصل کر کے ہمیں پہنچا دے ـــــ چنانچہ مسٹر صفدر کو بیہوش کر کے اغوا کرا لیا گیا ـــــ یہاں جب میں نے مسٹر صفدر کو آپ کا حوالہ دیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ خود یہاں پہنچ رہے ہیں ـــــ اس پر میں خاموش ہو گیا کہ آپ کے آنے کے بعد پھر ایک نئی پلاننگ کی جائے گی ـــــ چنانچہ میں نے اپنا ایک ایجنٹ ایئر پورٹ بھیج دیا اور اب آپ ہمارے سامنے موجود ہیں" ـــــ میورک نے پوری تفصیل سے سارا پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

"اور اب یہاں بیٹھے تمہاری یہ بور کُن تفصیل سُن رہے ہیں ـــ نہ چائے نہ پانی ـــ نہ کھانا ـــ بس بیٹھے تفصیل سنتے رہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور میورک چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر گہری شرمندگی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"اوہ عمران صاحب! ـــــ آئی ایم ویری سوری! ـــــ واقعی اپنی غرض کے چکر میں مجھے یہ خیال ہی نہیں رہا" ـــــ میورک نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا اور پھر اُٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب اس کا مطلب ہے کہ ہم جولیا کے ذریعے لارڈ بومن کے راز حاصل کر کے اس کے حوالے کریں ـــــ اور یہ بُزدل سیکرٹ سروس کا بُزدل چیف اطمینان سے بیٹھ کر اپنے سینے پر ایک اور کارنامے کا تمغہ لگا لے۔ نانسنس۔ ایسی سیکرٹ سروس کو تو واقعی اسی طرح دردر کی ٹھوکریں کھانی چاہیئیں"۔ عمران نے میورک کے جاتے ہی غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر اور نعمانی دونوں نے بے اختیار سر ہلا دیئے۔ وہ بھی شاید ذہنی طور پر عمران جیسی بات ہی سوچ رہے تھے کہ اتنے بڑے ملک کی سیکرٹ سروس اس طرح بے بس بھی ہو سکتی ہے کہ خود کوئی کام کرنے کی بجائے مجرم تنظیموں کا سہارا لیتی پھر رہی ہے۔

"جولیا! ــ پلیز مجھے بتاؤ کہ تم دراصل کون ہو ــــ یقین کرو، میں کبھی
تمہارے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی" ــــ مادام جیکی نے انتہائی منت بھ
لہجے میں سامنے بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر تو یہی ہے کہ تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو ــــ کیونکہ تمہارا تعلق بہر حا
ایک مجرم تنظیم سے ہے اور میں مجرموں سے الرجک ہوں" ــــ جولیا نے
منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ــ میں سمجھ گئی ــ تو تمہارا تعلق یقیناً پاکیشیا کی پولیس یا انٹیلی جنس
وغیرہ سے ہوگا ــ اس لئے تم مجرموں سے الرجک ہو ــ لیکن اگر واقعی
ہے تو پھر میری بات سن لو کہ میں یا میرا باپ لارڈ بومن مجرم نہیں ہیں ــ
نہ ہی ہمارا کسی طرح مجرموں سے کوئی تعلق ہے ــ یہ اور بات ہے کہ ہم
ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ بظاہر عام مجرموں جیسا کام ہی نظر آتا ہے ــ لیک
اگر تم پولیس میں ہو تو اتنا تو تمہیں بھی معلوم ہوگا کہ بعض اوقات پولیس وال

کو بھی بھیس بدل کر مجرم بننا پڑتا ہے" ــــ جیکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب! ــ کیا لارڈ بومن مجرم نہیں تھا ــ اور یہ تمہاری تنظیم مجرم تنظیم نہیں ہے ــ؟" جولیا مادام جیکی کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"نہیں! ــ شاید یہ راز میں تمہیں نہ بتاتی ــ لیکن تم نے جس خلوص سے میری زندگی بچائی ہے ــ اس خلوص کی بنا پر میں مجبور ہو گئی ہوں کہ تمہیں سب کچھ بتا دوں ــ اور اس سب کچھ بتانے میں میری اپنی بھی ایک غرض پوشیدہ ہے ــ مجھے تمہاری مزید مدد کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم میری مدد کے لئے مزید کچھ روز میرے پاس ضرور ٹھہرو گی" ــــ مادام جیکی نے کہا اور اٹھ کر کمرے کی دائیں دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ وہ دونوں اس وقت ایک دفتر نما کمرے میں موجود تھیں۔ یہ دفتر شاید پہلے لارڈ بومن کے زیر استعمال رہتا تھا۔

مادام جیکی نے دیوار کی ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور اب ایک راستہ سا نظر آنے لگا۔

"آؤ میرے ساتھ" ــــ جیکی نے مڑ کر جولیا سے کہا اور جولیا تجسس بھرے انداز میں اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑی۔ دوسری طرف ایک اور کمرہ تھا جو بالکل اسی طرح کے فرنیچر سے آراستہ تھا۔ جولیا کے اندر داخل ہوتے ہی جیکی نے دیوار دوبارہ برابر کر دی۔

"بیٹھو ــ یہ خاص کمرہ ہے جس کا علم لارڈ بومن کے علاوہ صرف مجھے ہے اور آج تم تیسری شخصیت ہو جسے اس کا علم ہوا ہے" ــــ جیکی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا کے ایک کرسی پر بیٹھتے ہی وہ دیوار میں

موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک فائل اٹھا کر واپس آئی۔ اس نے فائل لا کر جولیا کے سامنے رکھ دی۔

"یہ فائل ایک مخصوص کوڈ میں ہے اس لئے تم اس کے مندرجات تو نہ پڑھ سکو گی ۔۔۔ لیکن میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس فائل کا تعلق کسی ملک سے ہے ۔۔۔ اس ملک کا مخصوص سرکاری نشان فائل کے ہر صفحے پر موجود ہے" ۔۔۔ جیکی نے فائل کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر فائل کھول کر اس نے اُسے جولیا کی طرف گھما دیا۔ فائل میں چند کاغذات موجود تھے اور ہر کاغذ کے اوپر ایک مخصوص نشان موجود تھا۔

"یہ میرے خیال میں ولیسٹرن کارمن حکومت کا نشان ہے" ۔۔۔ جولیا نے اس نشان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ اس فائل کا تعلق ولیسٹرن کارمن حکومت سے ہی ہے۔ اب میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں ۔۔۔ لارڈ بومن مجرم نہیں تھا ۔۔۔ وہ ولیسٹرن کارمن کی ٹاپ سپیشل ایجنسی کا چیف تھا ۔۔۔ میرا تعلق بھی اسی ایجنسی سے ہے ۔۔۔ لیکن میرا تعلق فیلڈ سے نہیں ہے۔ صرف اپنے والد کی پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرتی ہوں" ۔۔۔ جیکی نے کہا۔

"تو یہ ساری تنظیم ۔۔۔ اس کے سارے ممبروں کا تعلق ٹاپ سپیشل ایجنسی سے ہے" ۔۔۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ ٹاپ سپیشل ایجنسی سے متعلق صرف ہم دونوں تھے۔ میرا مطلب ہے۔ لارڈ بومن اور میں ۔۔۔ باقی یہ سب لوگ عام مجرم ہی ہیں۔ اور ان میں سے کسی کو بھی اصل حقیقت کا علم نہیں ہے" ۔۔۔ جیکی نے فائل بند کر کے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ لیکن پھر اس تنظیم کو اس انداز میں قائم کرنے ۔۔۔ اور اسے چلانے کا کیا مقصد ہے" ۔۔۔؟ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی بتانے جا رہی ہوں ۔۔۔ مقصد یہ ہے کہ ولیسٹرن کارمن اور بولیویا دو علیحدہ علیحدہ ملک ہیں۔ لیکن ان کے درمیان کنفیڈریشن ہے ۔۔۔ مطلب ہے مرکزی حکومت ایک ہے اور وہ حکومت ولیسٹرن کارمن کی ہے ۔۔۔ بولیویا کی مقامی حکومت بطور ملک ہی حکومت کرتی ہے ۔۔۔ یہاں ایک ایسی دھات ملی جو انتہائی نایاب تھی۔ لیکن بولیویا میں اس کے لامحدود ذخائر ملے ۔۔۔ اس دھات کے ملتے ہی بولیویا سُپر پاورز کے لئے انتہائی اہم علاقہ بن گیا۔ چنانچہ سُپر پاورز نے اس علاقے میں موجود اس دھات پر مستقل قبضہ کرنے کی غرض سے رسہ کشی شروع کر دی ۔۔۔ اب ایک اور پوزیشن بھی ہے۔ ولیسٹرن کارمن کی حکومت نے اپنے مخصوص مفادات کے تحت اس دھات کا سودا سُپر پاور روسیاہ سے کیا ۔۔۔ لیکن بولیویا کی مقامی حکومت اس دھات کے سودے کی مخالف تھی۔ وہ اس دھات کو خود استعمال کر کے اپنی طاقت بڑھانا چاہتی تھی ۔۔۔ لیکن ولیسٹرن کارمن کی حکومت کے لئے یہ بات ناقابلِ برداشت ہے کہ بولیویا اس قدر طاقت حاصل کرے ۔۔۔ اس طرح ولیسٹرن کارمن کو اپنے لئے خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ۔۔۔ یہاں کی مقامی حکومت کا جھکاؤ ایکریمیا کی طرف ہے۔ لیکن وہ ایکریمیا کو بھی یہ دھات نہیں دینا چاہتی۔ البتہ اس نے اپنے تحفظ کے لئے ایکریمیا کے ساتھ خفیہ مذاکرات کئے اور ان مذاکرات کے نتیجے میں یہ طے پایا کہ ایکریمیا اس دھات کو ایک طاقتور ہتھیار میں تبدیل کرنے کے لئے ایک شاندار اور وسیع و عریض لیبارٹری قائم

کردے گی اور اس کے ساتھ ہی ویسٹرن کارمن کی مرکزی حکومت کو اس دھات کا کسی سے سودا کرنے سے روکے گی ـــــ اور اگر ویسٹرن کارمن کی حکومت نے اس سلسلے میں کوئی اقدام کرنے کی کوشش کی تو اُسے ایسا کرنے سے روکا جائے گا ـــــ اس کے بدلے میں کچھ دھات خفیہ طور پر ایکریمیا کو سپلائی کی جاتی رہے گی۔ چنانچہ ان مذاکرات کے نتیجے میں یہاں لارڈ بومن کو سامنے لایا گیا۔ لارڈ بومن بولیویا کا ہی باشندہ ہے۔ لیکن یہاں وہ ایکریمیا کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا ـــــ چنانچہ لارڈ بومن نے یہاں ایک مجرم تنظیم قائم کی جس کا نام لارڈ بومن گروپ رکھا گیا ـــــ ایکریمیا نے یہ انتہائی جدید ترین خفیہ ہیڈ کوارٹر بنا کر دیا۔ مجرم تنظیم تو صرف ایک آڑ کے طور پر بنائی گئی ـــــ دراصل لارڈ بومن کا کام ویسٹرن کارمن کی حکومت میں اپنے آدمیوں کو اس طرح پھیلانا تھا کہ وہ وہاں ایک مؤثر گروپ بن سکیں اور مرکزی حکومت کو بولیویا کے معاملے میں من مانی کرنے سے روک سکیں ـــــ اس کے ساتھ ہی ایکریمیا نے اس دھات کو ہتھیار میں تبدیل کرنے کے لئے ایک خفیہ لیبارٹری بھی قائم کی جسے کوڈ میں زیرو لیبارٹری کا نام دیا گیا ـــــ اس لیبارٹری کا چارج بھی لارڈ بومن کو دیا گیا لیکن اس کی اطلاع ویسٹرن کارمن کی مرکزی حکومت کو مل گئی اور مرکزی حکومت چونکہ کھل کر بولیویا میں کوئی کام نہ کر سکتی تھی اس لئے اس نے ویسٹرن کارمن کی ایک مجرم تنظیم وائٹ سٹار کو آگے بڑھایا ـــــ اور پھر یہ سازش سامنے آئی کہ میری جگہ تمہیں دے کر راز حاصل کئے جائیں انہیں سب سے زیادہ اس لیبارٹری کا راز حاصل کرنے سے دلچسپی تھی تاکہ خفیہ طور پر اسے تباہ کر دیا جائے ـــــ اس سازش کے چکر میں تم آ گئیں ـــــ پھر یہ سازش کھل گئی اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے ـــــ اس کے فوراً بعد دوسری سازش ہوئی اور

لارڈ بومن کو قتل کر کے اس پوری تنظیم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جیفرے کسی طور پر مجھے قتل نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ لیبارٹری کا راز لارڈ بومن کے علاوہ صرف مجھے معلوم ہے ـــــ وہ صرف مجھے ڈرا دھمکا رہا تھا تاکہ میں اپنی زندگی بچانے کے لئے اس کے اشارے پر چل سکوں ـــــ بہرحال تمہاری وجہ سے یہ سازش بھی ناکام ہو گئی اور جیفرے ختم ہو گیا اور گروپ براہِ راست میری ماتحتی میں آ گیا ـــــ لیکن ظاہر ہے مجھ میں وہ صلاحیتیں نہیں ہیں جو میرے ڈیڈی میں تھیں اس لئے لازماً حکومت بولیویا یا ایکریمیا مجھے اس پوزیشن پر مستقل نہ رکھیں گے بلکہ میری جگہ کوئی اور لے گا ـــــ یا سرے سے یہ سارا سیٹ اپ ہی بدل دیا جائے گا ـــــ میں دراصل یہ چاہتی ہوں کہ جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ میرا کیا ہوتا ہے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے ـــــ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رازداری کی خاطر وہ مجھے ہی قتل کر دیں" ـــــ جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ تمہارا اندازہ درست ہے ـــــ لیکن میں تمہاری اس سلسلے میں کیا مدد کر سکتی ہوں ـــــ کیونکہ نہ مجھے ایکریمیا سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ میرا تعلق روسیاہ سے ہے ـــــ نہ مجھے ویسٹرن کارمن سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ بولیویا سے ـــــ تم نے میری زندگی بچا کر مجھ پر جو احسان کیا تھا اس احسان کو میں نے تمہاری زندگی بچا کر برابر کر دیا" ـــــ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے ـــــ تمہیں واقعی ان سارے واقعات سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی ـــــ لیکن تمہیں اپنے ملک سے تو دلچسپی ہو گی۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں اس پوزیشن میں اگر قائم رہ جاتی ہوں تو میں یہ ہتھیار یا

دھات تمہارے ذریعے تمہارے ملک کو تحفے کے طور پر دونگی تو پھر تمہارا ردعمل کیا ہوگا" ـــــ جیکی نے کہا اور جولیا کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"مادام جیکی! ـــــ نہ مجھے کوئی لالچ ہے اور نہ ہی میرے ملک کو ـــــ اگر ہمارے ملک کو اس دھات کی یا اس ہتھیار کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اسے حاصل کرنا بھی جانتے ہیں ـــــ اس لئے تم اس بات کو چھوڑو ـــــ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم فوری طور پر اپنے اعلیٰ ترین حکام سے بات کرو اور خود ہی اپنے آپ کو علیٰحدہ کر لو ـــــ اس طرح تمہاری جان بہرحال بچ جائے گی" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ میں اس گروپ کی سربراہی سے خود ہی علیٰحدہ ہو جاؤں" ـــــ جیکی نے چونک کر کہا۔

"ہاں! ـــــ یہ تمہارے بس کا روگ بھی نہیں ہے ـــــ اگر تم نے اس سے چمٹنا چاہا تو یقیناً تم کسی نہ کسی وقت ماری جا سکتی ہو۔ اور میں ہمیشہ تو یہاں نہیں رہ سکتی کہ تمہاری حفاظت کرتی رہوں" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ لیکن وہ لوگ بے حد ظالم ہیں ـــــ وہ رازداری قائم رکھنے کی غرض سے لازماً مجھے مار ڈالیں گے" ـــــ جیکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ یقیناً ایسا ہی ہونا تھا۔

"تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ تم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر میرے ساتھ پاکیشیا چلی چلو" ـ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں! ـــــ ایکریمیا کے ہاتھ بہت لمبے ہیں ـــــ اس طرح فرار ہو جانے سے تو میری جان کو خطرہ مزید بڑھ جائے گا" ـــــ جیکی نے کہا۔

"پھر تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلاننگ ہے تو بتاؤ ـــــ کیونکہ ذہنی طور

پر تم خاصی ذہین لگتی ہو" ـــــ جولیا نے کہا اور جیکی مسکرا دی اور اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"ہاں! ـــــ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے ـــــ میری نسبت تم بے حد ہوشیار۔ ذہین اور تیز ہو ـــــ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم آپس میں بدل جائیں ـــــ تم مادام جیکی بن جاؤ ـــــ اور میں جولیانا ـــــ اس طرح تم لازماً نہ صرف اپنی حفاظت آسانی سے کر سکو گی ـــــ بلکہ میرا تحفظ بھی ہو جائے گا" ـــــ جیکی نے کہا۔

"اوہ! ـــــ آئیڈیا تو اچھا ہے۔ لیکن ـــــ" جولیا نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے جیکی تیزی سے اٹھ کر اس کے قدموں میں بیٹھ گئی اور اس نے جولیا کے پیروں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

"پلیز مجھے بچا لو کسی طرح بھی ـــــ وہ لوگ یقیناً مجھے مار ڈالیں گے میں ابھی مرنا نہیں چاہتی۔ پلیز" ـــــ جیکی نے روتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ تم فکر نہ کرو ـــــ میں تمہیں مرنے نہ دونگی ـــــ اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ ـــــ اور مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ کس طرف سے خطرہ محسوس کر رہی ہو" ـــــ؟ جولیا نے جذباتی لہجے میں کہا۔ اُسے واقعی جیکی پر ترس آرہا تھا۔

"بولیویا اور ایکریمیا ـــــ دونوں حکومتیں اپنا راز چھپانے کے لئے لازماً مجھے قتل کر دیں گے اور شاید انہوں نے اس کے احکامات بھی صادر کر دیئے ہوں۔ اب نجانے گروپ اور ہیڈ کوارٹر میں کتنے لوگ ہوں گے جو بظاہر عام مجرم ہوں گے ـــــ لیکن دراصل ان کے ایجنٹ ہوں گے ـــــ انہیں معلوم ہے کہ میں لارڈ بومن کی طرح یہ کام نہیں کر سکتی" ـــــ جیکی نے لسورتے ہوئے لہجے میں تفصیل بتائی۔

"یہاں میک اپ باکس ہے" ـــــ؟ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ کوئی خاص فیصلہ کر چکی ہے۔

"ہاں ہے" ـــــ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی ایک بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید قسم کا میک اپ باکس نکال کر جولیا کے سامنے رکھ دیا۔

"فوری طور پر تمہارا تحفظ تو اسی طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمہارا میک اپ کر لوں۔ اور تم میرا ـــ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں یہاں کے بارے میں تفصیلات سے قطعاً لاعلم ہوں ـــ مجھے کسی چیز کا علم ہی نہیں ـــ ورنہ میں تمہیں اپنے میک اپ میں باہر نکال دیتی" ـــ جولیا نے میک اپ باکس کھولتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ یہاں سے میک اپ میں کوئی باہر نہیں جا سکتا ـــ نہ کوئی اندر آ سکتا ہے ـــ یہ ہیڈ کوارٹر زیر زمین ہے اور یہاں انتہائی جدید قسم کا کمپیوٹر حفاظتی نظام نصب ہے" ـــ جیکی نے جواب دیا۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے ـــ فی الحال میک اپ تو کر لیں ـــ باقی باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی" ـــ جولیا نے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے جیکی پر اپنا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب جولیا نے ہاتھ روکے اور باکس میں موجود چھوٹا سا آئینہ جیکی کو دیکھنے کے لئے دیا تو جیکی آئینہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑی۔

"اوہ! ـــ اوہ! تم تو جادوگر ہو جادوگر" ـــ جیکی کے لہجے میں بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔

"تم میرے لہجے میں بات کرنے کی پریکٹس کرو" ـــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جیکی سے کہا اور پھر اپنے آپ پر وہ جیکی کا میک اپ کرنے میں مصروف ہو گئی اور جیکی حیرت سے اس کی شکل بدلتے دیکھتی رہی۔ جب جولیا نے ہاتھ روکے تو وہ مکمل طور پر جیکی کے روپ میں آ چکی تھی۔ جیکی کی آنکھوں اور چہرے پر شدید ترین حیرت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔

"اوہ! ـــ اوہ! حیرت انگیز ـــ انتہائی حیرت انگیز ـــ سچ بتاؤ جولیا! تم کون ہو ـــ کیا تم بھی ایجنٹ ہو ـــ اوہ! میں سمجھ گئی ـــ جس طرح ڈیڈی بولیویا میں ایکریمیا کے ایجنٹ تھے ـــ اسی طرح تم یقیناً پاکیشیا میں سوئس ایجنٹ ہو گی" ـــ جیکی نے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

"نہیں! ـــ میرا سوئس سے اب کوئی تعلق نہیں ہے ـــ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہوں" ـــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کی رکن ـــ اوہ! تو ایسے ہوتے ہیں سیکرٹ سروس کے رکن ـــ بالکل جادوگروں جیسے ـــ اوہ!" ـــ جیکی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں اور جولیا مسکرا دی۔ وہ سمجھ گئی تھیں کہ لارڈ بومن نے جیکی کو بس سیکرٹری کی حد تک ہی رکھا ہوا تھا۔ اور لارڈ بومن کی جگہ لینے کی واقعی اس میں قطعاً کوئی صلاحیت نہ تھی۔

جولیا نے تھوڑی سی کوشش کے بعد جیکی کو اپنے لہجے میں بات کرنا سکھا دی اور خود تو وہ آسانی سے اس کے لہجے کی نقل کر سکتی تھی اس کے بعد ان دونوں نے لباس تبدیل کئے اور اب وہ پوری طرح جیکی بن چکی تھی۔

اس خاص کمرے سے نکل کر وہ دونوں جیسے ہی واپس دفتر میں پہنچیں تو اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے ـــ؟" جولیا نے جواب لارڈ بومن والی کرسی پر بیٹھی تھی سخت اور تحکمانہ لہجے میں آنے والے سے پوچھا۔

"مادام! ـــ بلیو روم میں آپ کے لئے کال ہے ایکریمیا سے" ـــ نوجوان

نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ــــ ہم آ رہے ہیں ــ جاؤ تم" ــــ جولیانے سر ہلاتے ہوئے کہا اور نوجوان اُسے سلام کر کے باہر چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو گیا ہے" ــــ جولیانے جیکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جیکی نے سر ہلا دیا۔

"آؤ پھر ہم بھی کھیل کا آغاز کر دیں" ــــ جولیانے بڑے مطمئن لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ بلیو روم اس نے دیکھا ہوا تھا کیونکہ اس سے پہلے وہ وہاں جا کر صفدر سے ٹرانسمیٹر پر بات چیت کر چکی تھی۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ جیکی کے ساتھ اس بڑے سے کمرے میں پہنچ گئی جہاں ٹرانسمیٹر اور ہیڈ کوارٹر کو کنٹرول کرنے والی مشینری نصب تھی۔

"آیئے مادام" ــــ وہاں موجود جیکب نے احتراماً کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ کہاں ہے" ــــ ؟ جولیانے پوچھا۔

"وہ زیرو لیبارٹری گئے ہیں" ــــ جیکب نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور جولیانے سر ہلا دیا۔

"بات کراؤ" ــــ جولیانے جیکی کو ایک طرف رکھے ہوئے سٹول پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے جیکب سے کہا اور خود وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

جیکب نے انتہائی وسیع حیطہ عمل کے طاقتور ٹرانسمیٹر کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ــ جیکب کالنگ فرام بلیو روم ۔ اوور" ــــ جیکب نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ــ ٹی۔ ون اٹنڈنگ یو فرام ایکریمیا ــــ مادام جیکی آ گئی ہیں بلیو رُوم میں ۔ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری اور غراتی ہوئی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"یس سر ــ بات کیجیے مادام سے ۔ اوور" ــــ جیکب نے کہا اور ایک طرف مودبانہ انداز میں ہٹ گیا۔

"ہیلو مادام جیکی ! میں ٹی۔ ون بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ اوور" اُسی بھاری اور غراتی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"یس ــ جیکی سپیکنگ ۔ اوور" ــــ جولیانے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"مادام جیکی ! ــــ آپ کے ڈیڈی لارڈ بومن کے قتل پر ہمیں بے حد افسوس ہے ــــ اور ہم اس کی تحقیقات کے لئے اپنی ایک ٹیم بھیجنا چاہتے ہیں ۔ آپ اس ٹیم کے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے انتظامات کر لیں یہ ٹیم ایک گھنٹے بعد ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی ۔ اوور" ــــ ٹی۔ ون نے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسا تحکمانہ پن تھا جیسے کوئی بہت بڑا افسر کسی ادنیٰ سے ماتحت سے بات کر رہا ہو۔

"سوری ٹی۔ ون ! ــــ تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے ــــ جو سازش تھی وہ پہلے ہی سامنے آ چکی ہے ۔ اوور" ــــ جولیانے بڑے رُوکھے سے لہجے میں کہا ۔ اور سٹول پر بیٹھی ہوئی جیکی بُری طرح چونک کر جولیا کو دیکھنے لگی ۔ پاس کھڑا ہوا جیکب بھی جولیا کا جواب سُن کر واضح طور پر چونک پڑا تھا ۔ شاید ان دونوں کے تصور میں ہی نہ تھا کہ جولیا اس قدر رُوکھے لہجے میں جواب دے گی ۔

"کیا ــ کیا کہہ رہی ہو تم جیکی ! ــــ کیا تم نہیں جانتی کہ ہم کون ہیں ۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بھی

شدید حیرت اُمڈ آئی تھی جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ جیکی کی زبان سے بھی ایسی بات نکل سکتی ہے۔

"اچھی طرح جانتی ہوں ۔۔۔ لیکن تم بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ میں لارڈ بومن کی لڑکی ضرور ہوں ۔۔۔ لیکن لارڈ بومن نہیں ہوں ۔۔۔ میرا نام جیکی ہے اور آئندہ مجھ سے بات کرتے وقت مادام جیکی کہا کرو ۔۔۔ میں خالی جیکی کہلانا پسند نہیں کرتی۔ اوور" ۔۔۔ جولیا کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ اب تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے گا ۔۔۔ جیکب! ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"یس باس۔ اوور" ۔۔۔ پیچھے کھڑے ہوتے جیکب نے اونچی آواز میں کہا۔

"جیکی کو گرفتار کر لو۔ یہ ہمارا حکم ہے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"مجھے افسوس ہے جیکی! ۔ اب تمہیں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ تم جانتی تو ہو کہ ہم سب ایکریمیا کے غلام ہیں ۔۔۔ اور لارڈ بومن اور تم صرف ڈمی کی حیثیت رکھتی ہو" ۔۔۔ جیکب نے بڑی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے جیکب! ۔۔۔ میں تو صرف وفاداریاں آزمانا چاہتی تھی"۔ جولیا نے بڑے اطمینان سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب جیکب کی طرف مڑ گئی تھی۔

"جو کچھ بھی ہے ۔۔۔ اب تم اپنے آپ کو گرفتار سمجھو، اور لڑکی جولیا تم بھی۔ اور سنو! ۔۔۔ اگر تم نے پھر ویسی حرکت کی جیسے تم نے جیفرے کے ساتھ کی تھی تو پلک جھپکنے میں یہاں تمہاری لاش تڑپ رہی ہو گی ۔۔۔ یہ بلیو روم ہے ۔ دفتر نہیں ہے" ۔۔۔ جیکب نے بڑے کرخت لہجے میں ذرا ہٹ کر کھڑی جیکی سے مخاطب ہو کر کہا وہ میک اپ کی وجہ سے اُسے جولیا سمجھ رہا تھا۔

"یہ میری مہمان ہے اور اس کی حفاظت بھی مجھ پر فرض ہے سمجھے! ۔۔۔ اس لئے آئندہ تمیز سے اس کا نام لیا کرو" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی بلیو رُوم زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ جولیا نے ایک ہاتھ جیکب کے ریوالور والے ہاتھ پر ڈالا تھا اور دوسرا اس نے اس کے گال پر جڑ دیا تھا اور جیکب چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ بلیو رُوم میں موجود چار افراد جو مختلف مشینوں کے سامنے کھڑے تھے تھپڑ کی آواز سن کر یکلخت اچھل کر مڑے اور انہوں نے بجلی کی سی پھرتی سے جیبوں میں ہاتھ ڈالنے ہی چاہے تھے کہ جولیا نے ٹریگر انتہائی تیز رفتاری سے دبانا شروع کر دیا اور ریوالور چلنے کے دھماکوں کے ساتھ ہی بلیو رُوم انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاروں افراد فرش پر گر کر بُری طرح تڑپنے لگے۔ جیکی کی حالت اس قدر خون خرابہ دیکھ کر بُری طرح خراب ہونے لگ گئی۔

"اب اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ جیکب" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور جیکب جو یکلخت گولیاں چلنے کے دھماکوں اور چیخوں کی وجہ سے بے حس و حرکت ہو گیا تھا ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"بولو! ۔۔۔ یہاں ایکریمیا کے کون کونسے غلام موجود ہیں" ۔۔۔ جولیا نے اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سس ۔۔۔ سارا ہیڈ کوارٹر ہے" ۔۔۔ جیکب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا رچرڈ بھی" ——؟ جولیا نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں" — جیکب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور جیکب چیخ مار کر پشت کے بل نیچے گرا اور ایک لمحہ تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ جیکی کرسی پر تقریباً نیم بیہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا ذہن ماؤف ہو چکا ہو۔

"سنو! — اب ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہے۔ ورنہ یہ لوگ لازماً ہم دونوں کو مار ڈالیں گے — کوئی خفیہ راستہ بتاؤ۔ جلدی" — جولیا نے جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ہاں ہاں بالکل — آ میرے ساتھ — واقعی مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا — ایک راستہ ہے" —— جیکی نے یکلخت جھرجھری لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ ظاہر ہے جولیا نے اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔

سیاہ رنگ کی لمبی سی نئے ماڈل کی کار سڑک پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک گھٹے ہوئے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر بے پناہ سرد مہری نمایاں تھی سائیڈ سیٹ پر ایک اور نوجوان بیٹھا تھا۔ یہ دونوں ایکریمی تھے۔

"چارلس! —— میری تو سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آ رہی کہ جیکی نے بغاوت کیوں کر دی ہے" —— سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایکریمی نوجوان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ احمق لڑکی ہے — وہ ایسا کر ہی نہیں سکتی —— میں اس سے پہلے بھی کتنی بار مل چکا ہوں۔ اس میں تو اتنی جرأت ہی نہیں کہ وہ کوئی سخت اقدام کر سکے —— یہ ساری حرکت اس لڑکی، جولیانا کی ہے — اور اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ جولیانا کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ لازماً اسے کسی خاص مقصد کے لئے سامنے لایا گیا ہے" —— ڈرائیور نے بڑے سرد لہجے میں

جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا نوجوان کوئی جواب دیتا یکلخت کار کے ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔ ڈرائیور جس کا نام چارلس تھا، نے ہاتھ آگے بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو — ٹی۔ ون کالنگ ٹی تھرٹی ٹو۔ اوور" — ایک بھاری مگر غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس — ٹی تھرٹی ٹو اٹنڈنگ باس۔ اوور" — چارلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو ٹی تھرٹی ٹو۔ اوور" — ؟ دوسری طرف سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں ایلگن روڈ پر ہوں باس۔ اوور" — چارلس نے جواب دیا البتہ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت بھی موجود تھی۔ شاید اُسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ باس آخر اس جگہ کا نام کیوں پوچھ رہا ہے۔

"تمہارے ساتھ کون ہے۔ اوور" — ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ٹی ہنڈرڈ باس۔ اوور" — چارلس نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! — صرف ایک آدمی ہے — سنو! ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اس جیکی نے بلیو روم میں جیکب سمیت چار افراد کو قتل کر دیا ہے — اور پھر وہ اس نئی لڑکی جولیانا کے ساتھ ہی ہیڈ کوارٹر سے غائب ہو گئی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ جیکی لازماً ولیسٹرن کارمن کی حکومت سے مل گئی ہے۔

اس کے پاس اس ہیڈ کوارٹر اور زیرو لیبارٹری کے تمام راز موجود ہیں جو کسی بھی قیمت پر ولیسٹرن کارمن کی حکومت کے پاس نہیں جانے چاہئیں۔ اوور" باس نے کہا۔

"اوہ باس! — تو اس کا مطلب ہے کہ اس جیکی اور جولیانا دونوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ اوور" — چارلس نے چونک کر کہا۔

"ہاں! — نہ صرف تلاش بلکہ ان دونوں کا فوری قتل بھی ضروری ہے — اس لئے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری پر قبضے کے لئے میں ٹاسک فورس روانہ کر رہا ہوں — اب تمہاری وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے — تم فوری طور پر پوائنٹ تھری پر پہنچو۔ سیکشن تھری کو میں تمہاری ماتحتی میں دے رہا ہوں تم نے سیکشن تھری کی مدد سے ان دونوں لڑکیوں کو نہ صرف فوری طور پر تلاش کرنا ہے — بلکہ انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ اوور" — باس نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" — چارلس نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"سیکشن تھری ایسے معاملات میں بے حد ماہر ہے — وہ جلد ہی ان دونوں کو تلاش کر لے گا — تمہارا کام ان دونوں کے قتل کو یقینی بنانا ہے۔ وہ لڑکی جولیانا لازماً ولیسٹرن کارمن پہنچنے کی کوشش کرے گی۔ کیونکہ ولیسٹرن کارمن میں اس کا ایک ساتھی موجود ہے — میں نے ولیسٹرن کارمن میں بلیو ایگلز کو الرٹ کر دیا ہے۔ وہ اس کے ساتھی کو تلاش کریں گے — وہ بھی تمہیں پوائنٹ تھری پر رپورٹ دیں گے۔ تم اس سرچنگ اور کلنگ مشن کے انچارج ہو گے۔ اوور" — باس نے جواب دیا۔

"یس باس! — آپ بے فکر رہیں — میں یہ کام جلد از جلد پورا کر کے آپ کو رپورٹ دوں گا۔ اوور" — چارلس نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور چارلس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب ہوشیار ہو جاؤ انتھونی! ۔۔۔ ہمارا دل پسند کام مل گیا ہے" ۔۔۔ چارلس نے مسکراتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے کہا۔

"ظاہر ہے دو خوبصورت اور جوان لڑکیوں کا شکار تمہاری پسند کے عین مطابق ہی ہے" ۔۔۔ انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور چارلس نے ہلکا سا قہقہہ مار کر کار کو ایک چوک سے دائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ تک انتہائی تیز رفتاری سے کار دوڑاتے ہوئے وہ ایک عمارت کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ عمارت پر کسی کلب کا پرانا اور مٹا ہوا بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمارت بھی خاصی بوسیدہ اور پرانی تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔

"یہ ہے سیکشن تھری ۔۔۔ حیرت ہے۔ اس قدر پرانی عمارت میں" ۔۔۔ انتھونی نے عمارت اور پھاٹک کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ انسانوں کا مقتل ہے انتھونی! نجانے اس عمارت کی بنیادوں میں کتنے انسانوں کا خون جذب ہو چکا ہوگا۔ اس لئے اس پر ویرانی چھائی ہوئی ہے" ۔۔۔ چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا ۔۔۔ اور انتھونی نے سر ہلا دیا۔ وہ سیکشن تھری کی کارکردگی کو اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ لوگ انتہائی خوفناک قاتلوں کا گروہ تھا۔ اس گروہ کا کام تھا ایکریمیا کے مخالفوں کو اغوا کرنا اور ان کو قتل کرنا۔

تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجتے ہی پھاٹک کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر نکل آیا۔ اس نوجوان کی آنکھوں اور چہرے سے سفاکی ٹپک رہی تھی۔

"ٹی تھری چارلس ۔۔۔ اور ٹی ہنڈرڈ انتھونی" ۔۔۔ چارلس نے سخت لہجے میں اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس باس! ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر سے ہمیں اطلاع مل چکی ہے۔ آئیے! ہم آپ کے ہی منتظر تھے" ۔۔۔ نوجوان کے چہرے کے تاثرات یکلخت نرم پڑ گئے اور وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک پوری طرح کھل گیا اور چارلس کار اندر لے گیا عمارت کے پورچ میں جا کر اس نے کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے پھاٹک کھولنے والا نوجوان بھی پھاٹک بند کر کے ان کے پاس پہنچ گیا۔

"میرا نام رومیکل ہے۔ آئیے! ۔۔۔ اندر سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔ نوجوان نے کہا اور چارلس اور انتھونی کو ساتھ لے کر وہ مختلف کمروں سے گذر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں دس افراد موجود تھے جو چارلس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ سب اپنے چہروں سے ہی قاتل نظر آ رہے تھے۔

"بیٹھو" ۔۔۔ چارلس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے ان سب سے کہا اور وہ سب خاموشی سے بیٹھ گئے۔

"سیکشن تھری کا انچارج کون ہے" ۔۔۔ ؟ چارلس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں انچارج ہوں ۔۔۔ میرا نام کورو ہے" ۔۔۔ سائیڈ پر بیٹھے ہوئے

ایک ادھیڑ عمر لیکن جسمانی طور پر انتہائی چاق و چوبند آدمی نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر سے مجھے صرف ایک مخصوص مقصد کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے میں یہاں مستقل طور پر نہیں آیا ہوں۔ اس لئے سیکشن کے انچارج تم ہی رہو گے" ——— چارلس نے کورو کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا اور کورو کا ستا ہوا چہرہ چارلس کی بات سن کر یکلخت کھل اٹھا اور چارلس بھی مسکرا دیا۔ کیونکہ ان سب کے ستے ہوئے چہرے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ اس کی ماتحتی میں آنے کو ناپسند کر رہے تھے اس لئے اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا اور اس کا ردعمل اس کی توقع کے عین مطابق خوشگوار ثابت ہوا اور کمرے میں موجود ناگواری کی فضا یکلخت خوشگواری میں تبدیل ہو گئی۔ ان سب کے چہرے نارمل ہو گئے تھے۔

"آپ حکم کریں جناب! ——— ہم تو ہیڈ کوارٹر کے احکامات کے پابند ہیں" ——— کورو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نے آپ کو اس مشن کی کیا تفصیلات بتائی ہیں ———؟" چارلس نے کہا۔

"باس نے صرف اتنا کہا ہے کہ لارڈ بومن کی لڑکی جیکی اور اس کی ایک ساتھی جو سوئس لڑکی ہے، انہیں قتل کرنا ہے" ——— کورو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— یہ دونوں لڑکیاں لارڈ بومن کے خفیہ ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو گئی ہیں ——— ہم نے انہیں فوری طور پر ٹریس بھی کرنا ہے۔ اور انہیں قتل بھی کرنا ہے ——— ویسے یہ سوئس لڑکی جو لیانا پاکیشیا کی رہنے والی ہے اور ہیڈ کوارٹر نے اطلاع دی ہے کہ اس کا کوئی ساتھی ولیسٹرن کارمن میں موجود ہے ——— وہاں ہیڈ کوارٹر کے حکم سے بلیو ایگلز اس آدمی کو تلاش کر رہے ہیں، وہ بھی اس کی تلاش کے بعد مجھے ہی یہیں رپورٹ کریں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں یہاں سے فوری طور پر ولیسٹرن کارمن پہنچنے کی کوشش کریں گی ——— ہمیں ہر صورت میں انہیں ولیسٹرن کارمن پہنچنے سے روکنا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس انتہائی اہم ترین راز ہیں جو ہم ولیسٹرن کارمن کی حکومت تک پہنچنے نہیں دینا چاہتے" ——— چارلس نے پوری تقریر کر ڈالی۔

"اوہ باس! ——— لارڈ بومن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مجھے اتنا تو معلوم ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر بوٹاسا کے پہاڑی علاقے میں ہے" ——— ایک نوجوان نے کہا۔

"ہاں! ——— تمہاری اطلاع درست ہے" ——— چارلس نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ اطلاع درست ہے باس! ——— تو یہ دونوں لڑکیاں ہیڈ کوارٹر سے نکل کر فوری طور پر چوسان اسٹیشن پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ اور وہاں سے ٹیوب میں سفر کر کے یہ ریڈ ایرو پوائنٹ پر آئیں گی ریڈ ایرو پوائنٹ سے انہیں آسانی سے ولیسٹرن کارمن جانے کے لئے گاڑی مل سکتی ہے" اسی نوجوان نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ریلوے کی بجائے کسی ٹیکسی کے ذریعے ریڈ ایرو پہنچیں" ——— کورو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ ٹیکسی پر آنے کی کوشش کریں تو پھر ہمارے لئے زیادہ آسانی ہو

جائے گی۔۔۔ ہم ٹیکسیوں کو تو فرنیک کی مدد سے چیک کر سکتے ہیں"۔۔۔ اسی نوجوان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ پہلے ٹیکسیوں کو چیک کر لو ۔۔۔ جاؤ جا کر فرنیک سے معلوم کرو اور ابھی رپورٹ دو تاکہ اس کے مطابق لائحہ عمل طے کیا جا سکے"۔۔۔ کورو نے اس نوجوان سے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر ریڈ ایریو میں پکٹنگ کرنی چاہیئے"۔ چارلس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں چار آدمی وہاں بھیج دیتا ہوں"۔۔۔ کورو نے کہا اور چارلس کے سر ہلانے پر اس نے ایک طرف بیٹھے ہوئے چار افراد کو اشارہ کیا تو وہ چاروں تیزی سے اُٹھے اور پھر کمرے سے باہر نکل گئے۔

چند لمحوں بعد کمرے کے دروازے کے اندرونی طرف دیوار میں لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ! ۔۔۔ ٹرانسمیٹر کال ہے ۔ آیئے باس!"۔۔۔ کورو نے چونکتے ہوئے کہا اور چارلس ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ انتھونی نے بھی ان کی پیروی کی اور پھر وہ کورو کی رہنمائی میں مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے کی ایک دیوار میں ایک وسیع رینج کا انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نصب تھا جس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکل رہی تھی اور اس پر موجود بلب مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ کورو نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے مختلف بٹن دبائے تو

سیٹی کی آواز تو بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز ابھری لہجہ بے حد باریک تھا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ سیکشن تھری اٹنڈ دی کال فرام بلیو انگلز۔ اوور"۔۔۔ بولنے والا بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔

"یس ۔۔۔ کورو اٹنڈنگ چیف آف سیکشن تھری۔ اوور"۔۔۔ کورو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈی تھری سے بات کراؤ کورو! ۔۔۔ میں الفائن بول رہا ہوں۔ چیف آف بلیو انگلز۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ۔۔۔ ڈی تھری اٹنڈنگ یور کال۔ اوور"۔۔۔ چارلس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ڈی تھری! ۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ملی ہے ۔۔۔ اس سوئس لڑکی جولیانا کا پاکیشیائی ساتھی جس کا نام صفدر بتایا گیا ہے مقامی سیکرٹ سروس کے چیف میورک کی رہائش گاہ پر موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ پاکیشیا سے آنے والے دو پاکیشیائی افراد اور بھی میورک کے پاس پہنچے ہیں ۔۔۔ میورک کا ایک ساتھی انہیں ایئر پورٹ سے ساتھ لے کر گیا ہے۔ اس گروپ کا انچارج کوئی علی عمران نامی نوجوان ہے۔ اوور"۔۔۔ الفائن نے باریک سے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ مقامی سیکرٹ سروس اب کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اوور"۔۔۔ چارلس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے باس! ۔۔۔ اب مزید ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اوور"۔۔۔ الفائن نے پوچھا۔

"کیا جیکی اور سوئس لڑکی تو وہاں نہیں پہنچیں ابھی تک۔ اوور" ——— ؟ چارلس نے پوچھا۔

"نہیں ——— وہ ابھی تک نہیں پہنچیں ——— اور میرا اندازہ ہے کہ اس سوئس لڑکی کو ابھی تک یہ بھی علم نہیں ہے کہ اس کا ساتھی صفدر کہاں ہے۔ کیونکہ میں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کو ہوٹل کے اس کمرے کی نگرانی کرتے ہوئے دیکھا ہے جس میں وہ آدمی صفدر رہائش پذیر تھا ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ لڑکی وہیں پہنچے گی اور پھر سیکرٹ سروس کے ارکان اُسے ساتھ لے جائیں گے۔ اوور" ——— الفائن نے جواب دیا۔

"سنو! ——— میں سیکشن تھری کی مدد سے اس لڑکی اور جیکی کو یہاں ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا ہوں ——— ہماری کوشش یہی ہوگی کہ یہ دونوں لڑکیاں ویلسٹرن کارمن نہ پہنچ سکیں ——— لیکن تم وہاں پوری طرح محتاط رہنا ——— اگر یہ یہاں سے نکل بھی جائیں۔ تب بھی تم نے انہیں وہاں چیک کرنا ہے اور جیسے ہی یہ نظر آئیں۔ انہیں فوری طور پر گولی مار دینی ہے ایک لمحہ توقف کئے بغیر ——— خاص طور پر اس جیکی کو۔ اوور" ——— چارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ——— ایسا ہی ہوگا۔ اوور" ——— دوسری طرف سے الفائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ——— ویسے میورک کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھنا ——— جب تک یہ جیکی ہلاک نہیں ہو جاتی، اس کی اور اس کے پاس موجود ہر آدمی کی انتہائی کڑی نگرانی کی جائے۔ اوور" ——— چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

"او کے باس۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چارلس نے "اوور

اینڈ آل" کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ لڑکی جولیا کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے"۔ چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے پاس کھڑے انتھونی سے کہا اور انتھونی نے سر ہلا دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ نوجوان جو فرینک کی مدد سے ٹیکسیوں کی چیکنگ کے لئے گیا تھا اندر داخل ہوا۔

"باس! ——— ان دونوں لڑکیوں کا پتہ چل گیا ہے ——— وہ دونوں فرینک کی ٹیکسی میں ہی ریڈایرو کی طرف سفر کر رہی ہیں" ——— نوجوان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور چارلس۔ انتھونی اور کورو تینوں ہی اس کی بات سن کر بُری طرح اچھل پڑے۔

"اوہ! ——— کہاں ہے وہ" ——— ؟ کورو نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ اس وقت ٹالبوٹ روڈ پر ہیں ——— میں نے فرینک سے بات کی ہے ٹیکسی کوڈ میں ——— اسی نے مجھے بتایا ہے" ——— نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹیکسی کوڈ کیا ہوتا ہے" ——— ؟ چارلس نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ٹیکسی ڈرائیوروں کا مخصوص کوڈ ہے ——— اور سننے والا یہی سمجھتا ہے کہ دو ٹیکسی ڈرائیور آپس میں بزنس کی بات کر رہے ہیں" ——— کورو نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس! ——— اب کیا حکم ہے" ——— ؟ نوجوان نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"اس ٹیکسی کو ہی بم سے اڑا دو" ——— چارلس نے کہا۔

"اوہ نہیں باس! ـــــ اس طرح تو تمام ٹیکسی ڈرائیور ہمارے خلاف ہوجائیں گے ـــــ البتہ دو طریقے ہوسکتے ہیں ـــــ ایک تو یہ کہ ہم اس ٹیکسی کو روک لیں اور یہ ظاہر کریں جیسے ہمارا اس ٹیکسی ڈرائیور سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان دونوں لڑکیوں کو ٹیکسی سے باہر نکال کر گولیوں سے اُڑا دیں ـــــ اور دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ جہاں یہ دونوں لڑکیاں ٹیکسی سے اُتریں ـــــ وہاں ہم پکٹنگ کرلیں اور ان کے ٹیکسی سے باہر نکلتے ہی انہیں گولیوں سے اُڑا دیں" ـــــ کورو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ میں انہیں کسی قسم کی ڈھیل نہیں دینا چاہتا ـــــ میرا تو خیال یہی تھا کہ ٹیکسی سمیت انہیں ختم کردیا جائے ـــــ لیکن اگر تم ٹیکسی اور ٹیکسی ڈرائیور کو علیحدہ رکھنا چاہتے ہو تو پھر ایسا ہے کہ تمہارے پہلے والے طریقہ پر عمل کیا جائے" ـــــ چارلس نے کہا۔

"لیکن ٹالبوٹ روڈ پر تو پولیس کی گشت مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ ایسا کریں کہ ہم پولیس کی وردی میں ٹیکسی کو روکیں ـــــ اور پھر چیکنگ کے بہانے ان دونوں لڑکیوں کو کار میں بٹھا کر یہاں لے آئیں اور یہاں انہیں گولیوں سے اُڑا دیں ـــــ اس طرح کسی کو بھی شک نہیں پڑے گا اور کام بھی ہوجائے گا" ـــــ کورو نے جواب دیا۔

"باس! ـــــ اگر آپ کہیں تو فرینک ہی کسی بہانے انہیں یہاں لا سکتا ہے" ـــــ نوجوان نے کہا۔

"نہیں! ـــــ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا ـــــ بس ٹیکسی روکو۔ انہیں باہر نکالو اور گولیوں سے اُڑا دو ـــــ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے

گا" ـــــ چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ـــــ جیسے آپ کا حکم ـــــ پھر چلیں" ـــــ کورو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور چارلس کے "ہاں" کہنے پر اس نے اپنے ساتھیوں کو تیزی سے ہدایات دینی شروع کردیں۔

چند لمحوں بعد تین کاریں اس عمارت سے نکلیں اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئیں ٹالبوٹ روڈ کے آخری کراس کی طرف بڑھنے لگیں۔ ان میں سے ایک کار میں چارلس، انتھونی اور کورو تھے جب کہ دوسری دو کاروں میں سیکشن تھری کے باقی افراد تھے۔

"تمہیں اندازہ ہے کہ لارڈ بومن کا ہیڈکوارٹر کس جگہ واقع ہے"۔۔۔؟ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں میورک سے پوچھا۔

"ہاں! ۔۔۔ اتنا معلوم ہے کہ یہ ہیڈکوارٹر بوٹاک کے پہاڑی علاقے میں کسی جگہ ہے ۔۔۔ ویسے میں نے وہاں کے ایک ایک چپّہ زمین کو چیک کیا ہے۔ لیکن وہاں مجھے ایسے کوئی آثار نہیں ملے"۔۔۔ میورک نے جواب دیا۔

"تم ظاہر ہے ڈینجرس میوزک بجانے کے لئے پورے بینڈ باجے کے ساتھ گئے ہو گے ۔۔۔ اور اس کا تو لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ دُولہا مع دلہن کے فرار ہو جاتا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور میورک ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے چیکنگ کے لئے ٹیم تو لے جانا ہی پڑتی ہے"۔۔۔ میورک نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون

کی گھنٹی بج اٹھی۔ میورک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ میورک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں صفدر بول رہا ہوں ۔۔۔ فون عمران صاحب کو دیں"۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ عمران نے صفدر اور نعمانی کو ہوٹل بھیج دیا تھا تاکہ جولیا کی کال آئے تو اُسے بتا دیا جاتے کہ وہ فلاں نمبر پر عمران سے بات کر لے۔

"یس ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے چونک کر میورک کے ہاتھ سے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ میری اور میرے کمرے کی بڑی مستعدی سے نگرانی ہو رہی ہے اور نگرانی کرنے والا ایکریمی لگتا ہے"۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی دی۔

"لگتا ہے سے مطلب ایک آدمی ہے"۔۔۔ عمران صفدر کی بات سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"کمرے کے باہر تو ایک ہی ہے ۔۔۔ ہو سکتا ہے اس کے اور بھی ساتھی ہوں"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"جولیا کی طرف سے کوئی کال آئی ہے"۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ کوئی کال نہیں ہے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم وہیں رہو ۔۔۔ میں خود آ رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایکریمی نگرانی کر رہے ہیں ۔۔۔ لیکن کیوں"۔۔۔؟ میورک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیوں کا جواب حاصل کرنے کے لئے تو میں خود وہیں جا رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں" ـــــ میورک نے بھی کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ تم یہیں رکو ـــ تم لازماً ان کی نظروں میں ہو گے اور تمہیں ساتھ دیکھ کر وہ چونک پڑیں گے" ـــــ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر کی طرف مڑ گیا۔

"چلو میری کار تو لے لو" ـــــ میورک نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیکسی لے لونگا ـــ تمہاری کار بھی میرے لئے شناخت بن سکتی ہے ـــ تم فکر نہ کرو۔ کرایہ میری جیب میں ہے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس عمارت کے پھاٹک سے باہر آ گیا۔ میورک ہونٹ بھینچے برآمدے میں ہی رک گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران ٹیکسی لے کر ہوٹل پہنچ گیا۔ ٹیکسی کو فارغ کر کے وہ جیسے ہی ہوٹل کے برآمدے میں چڑھا۔ اس نے ایک ایکریمی نوجوان کو ایک فون بوتھ سے نکل کر مخالف سمت جاتے دیکھا۔ لیکن یہاں ولیسٹن کارمن میں چونکہ ایکریمی افراد کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے تھے اس لئے ظاہر ہے کسی ایکریمی پر وہ پوری طرح شک نہ کر سکتا تھا۔ اُسے صفدر کا کمرہ نمبر معلوم تھا اس لئے وہ اطمینان سے ہال میں داخل ہوا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ اس منزل پر پہنچ گیا جس پر صفدر کا کمرہ تھا۔ اس کی تیز نظروں نے ایک اور ایکریمی نوجوان کو تیزی سے ایک کمرے

میں داخل ہوتے دیکھا۔ یہ نوجوان شاید صفدر کے کمرے کے دروازے سے جھانک رہا تھا کہ لفٹ رُکنے کی آواز سُن کر مڑا تھا۔

عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ صفدر کا کمرہ منزل کے آخری کمروں میں سے ایک تھا۔ راہداری خالی تھی اور وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے اس کمرے کے سامنے سے گذرتے ہوئے کن انکھیوں سے دیکھ لیا کہ وہی ایکریمی نوجوان دروازے کی درز سے باہر جھانک رہا ہے اور عمران نے فوراً ہی ایک فیصلہ کر لیا وہ آگے بڑھتے بڑھتے بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس دروازے کو زور سے دھکا دے کر اندر داخل ہو گیا۔

اچانک دروازے کو دھکا لگنے سے وہی ایکریمی نوجوان چیخ مار کر پشت کے بل نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور فرش پر گرنے والے نوجوان کی کنپٹی پر بھرپور ضرب لگی۔ پہلی ضرب ہی اتنی بھرپور تھی کہ نوجوان کا جسم ایک بار پھڑک کر یکلخت ساکت ہو گیا۔ کمرے میں اس نوجوان کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ راہداری خالی تھی۔ عمران نے مڑ کر اس نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر کمرے سے نکل کر دوڑتا ہوا صفدر کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر! ـــ دروازہ کھولو۔ جلدی" ـــــ عمران نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے زور سے کہا۔ اُسے خطرہ تھا کہ جس طرح اس نے اس بیہوش نوجوان کو اٹھایا ہوا ہے وہ کسی بھی لمحے چیک ہو سکتا ہے

اور ہوسکتا ہے کسی اور کمرے میں اس کے ساتھی بھی ہوں۔ دروازہ فوراً ہی
کھل گیا اور عمران اس نوجوان سمیت اندر داخل ہو گیا۔

" اوہ! — یہ تو باہر راہداری میں ٹہلتا رہا ہے — آپ نے اسے
کیسے چیک کر لیا" — صفدر نے عمران کے کاندھے پر لدے ہوئے
نوجوان کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

" تم دروازے پر ہی رکو — شاید اس کا کوئی ساتھی اچانک نہ آجائے
میں ذرا اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں کہ آخر یہ لوگ کیوں تمہاری نگرانی کر
رہے ہیں" — عمران نے بیہوش نوجوان کو قالین پر پٹختے ہوئے
کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا وہیں دروازے پر ہی رک گیا۔ اس نے دروازے
میں معمولی سی جھری رکھ کر باہر کی نگرانی شروع کر دی۔

عمران بیہوش نوجوان کو نیچے پٹخ کر آگے بڑھا اور پھر اس نے جھک
کر اس نوجوان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بیک وقت بند کر دیئے
چند لمحوں بعد ہی بیہوش نوجوان کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے
تو عمران اُسے چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

پھر جیسے ہی نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں، عمران نے
اپنا ایک پیر اس کی گردن پر مخصوص انداز میں رکھا اور ساتھ ہی ٹانگ
کو ذرا سا گھمایا تو نوجوان کے حلق سے ہلکی ہلکی چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے
اچھل کر کھڑا ہونے کی کوشش کی۔ لیکن عمران نے ٹانگ کو اور زیادہ موڑ
دیا اور نوجوان کا اچھلتا ہوا جسم یکلخت ساکت پڑ گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے
مسخ ہوتا جا رہا تھا اور آنکھیں پھٹتی جا رہی تھیں۔ عمران نے اس کی شہ رگ
کو اپنے بوٹ سے مخصوص انداز میں دبایا ہوا تھا۔

" خبردار! — اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا" — عمران
نے غراتے ہوئے کہا۔

" کک — کک — کون ہو تم — اوہ — اوہ! — چھوڑ دو
میرا سانس بند ہو رہا ہے" — نوجوان نے خرخراہٹ بھری آواز میں
رک رک کر کہا۔

" تم اس کمرے کی نگرانی کیوں کر رہے تھے — فوراً جواب دو۔ ورنہ —"
عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ٹانگ کو ذرا سا موڑا تو نوجوان کی حالت
تیزی سے بگڑنے لگی۔

" مم — مم — میں مر جاؤں گا — مر جاؤں گا" — نوجوان کی حالت
واقعی بُری طرح بگڑ گئی تھی اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے مر
جائے گا۔

عمران نے ٹانگ کو ذرا سا سیدھا کیا تو نوجوان کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ
نارمل ہونے لگ گیا۔

" بتاؤ — ورنہ اس بار" — عمران کی غراہٹ ابھری۔

" وہ — وہ — بب — باس کا حکم ہے — یہاں وہ جیکی اور سوئس
لڑکی جولیا نے آنا ہے — ہم نے انہیں گولی مارنی ہے" — نوجوان
نے رک رک کر اور ٹوٹے ہوئے الفاظ میں فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا اور
عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

" جیکی نے کیوں آنا ہے یہاں — وہ تو لارڈ بومن گروپ کی چیف
بن چکی ہے" — عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے پوچھا۔

" وہ — وہ وہاں سے فرار ہو گئی ہے — اس نے ایکریمیا کے خلاف

بغاوت کر دی ہے ۔۔۔ وہ دوسری لڑکی بھی اس کے ساتھ ہے" ۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا اور عمران کے ذہن میں جیسے چھناکا سا ہوا۔

"تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے ۔۔۔ جلدی بتاؤ ۔۔۔ اور یہ لڑکیاں کہاں فرار ہوئی ہیں" ۔۔۔ ؟ عمران کے لہجے میں غراہٹ کا عنصر اور تیز ہو گیا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ میں بلیو اینگلز کا رکن ہوں ۔۔ ہمیں ویلیٹرن کارمن میں ان لڑکیوں کے پہنچنے پر گولی سے اڑانے کا حکم ملا ہے ۔۔۔ جبکہ بولیویا میں سیکشن تھری یہ کام کر رہا ہے ۔۔۔ ٹی تھری اس وقت دونوں کا انچارج ہے" ۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا وہ لڑکیاں وہاں سے چل پڑی ہیں ۔۔۔ بولو، جواب دو" ۔۔۔ ؟ عمران نے ٹانگ کو مروڑتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ مجھے نہیں معلوم ۔۔ باس کو معلوم ہوگا ۔۔ یا ٹی تھری کو" ۔۔۔ نوجوان نے خرخراہٹ آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت ایک بار پھر بگڑنے لگی تھی۔

"کس طرح رابطہ ہوتا ہے ۔۔۔ جلدی بولو" ۔۔۔ ؟ عمران نے چیخ کر پوچھا۔

"ٹ ۔۔ ٹ ۔۔ ٹرانسمیٹر سے" ۔۔۔ نوجوان نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور عمران نے جلدی سے ٹانگ کو سیدھا کر لیا۔ کیونکہ نوجوان واقعی مرنے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ مجھے مت مارو ۔۔ پلیز مجھے مت مارو ۔۔ میں سب کچھ بتا دوں گا ۔۔ مجھے مت مارو" ۔۔۔ نوجوان نے گڑگڑاتے

ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتاؤ ۔۔ جلدی بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جواب میں نوجوان نے ایک فریکوئنسی بتا دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یکلخت اس کی دونوں ٹانگیں ہوا میں بلند ہوئیں۔ وہ عمران کی پشت پر ضرب لگانا چاہتا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ٹانگ کو مروڑ دیا اور نہ صرف اس نوجوان کی ہوا میں بلند ٹانگیں ایک دھماکے سے نیچے گریں بلکہ اس کے جسم نے ایک جھٹکا لیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

"جولیا شدید خطرے میں ہے صفدر! ۔۔۔ میں واچ ٹرانسمیٹر پر کوشش کرتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"لیکن جولیا کے پاس تو واچ ٹرانسمیٹر بھی نہیں ہے" ۔۔۔ صفدر نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں جولیا کی بات نہیں کر رہا ۔۔۔ اس ٹی تھری کی بات کر رہا ہوں واچ ٹرانسمیٹر پر کوئی نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا بے حد مشکل ہے۔ لیکن فوری طور پر اور کوئی صورت بھی نہیں" ۔۔۔ عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی ٹرانسمیٹر واچ اتارتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور پوری توجہ سے اس نوجوان کی بتائی ہوئی فریکوئنسی کو ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے کئی بار اسے ایڈجسٹ کر کے ونڈ بٹن دبایا لیکن ٹوں ٹوں کی آواز نہ ابھرنے پر وہ ایک بار پھر کوشش شروع کر دیتا۔ اور پھر ایک بار اس نے جیسے ہی ونڈ بٹن دبایا تو گھڑی میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران کے چہرے پر چمک لہرا اٹھی۔ وہ ایک

انتہائی مشکل کام کو پورا کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ہیلو ایگل کالنگ۔ اوور" — عمران نے اسی نوجوان کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس — سیکشن تھری اٹنڈنگ۔ اوور" — چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے اس لڑکی جیکی اور جولیا کی۔ اوور" — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوتے کہا۔

"اوہ! — ان کا پتہ چل گیا ہے — وہ ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھ کر ریڈ ایرو پوائنٹ پر جا رہی تھیں — ابھی وہ ٹالبوٹ روڈ پر ہیں — باس سیکشن کے ساتھ وہاں گیا ہے تاکہ فوری طور پر ان دونوں کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اوور" — دوسری طرف سے بڑے فخریہ لہجے میں کہا گیا۔

"او۔ کے — اوور اینڈ آل" — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ونڈ بٹن دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور گھڑی کو کلائی پر باندھنے کی بجائے اس نے جیب میں ڈالا اور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے میورک کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اُسے جولیا کی زندگی سخت خطرے میں نظر آ رہی تھی۔

"یس" — چند لمحوں بعد ہی میورک کی آواز سنائی دی۔

"میورک! — میں عمران بول رہا ہوں — تم فوراً کار لے کر ہوٹل پہنچ جاؤ — فوراً — جیکی اور جولیا دونوں لارڈ بومن کے ہیڈ کوارٹر سے

نکل کر ٹالبوٹ روڈ پر سے ہوتی ہوئی ریڈ ایرو پوائنٹ پر جا رہی ہیں اور ایکریمیا کے قاتل ان کا خاتمہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ جلدی کرو — فوراً کار لے کر آ جاؤ — فوراً۔ جلدی" — عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پھینک کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر صفدر کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ کیونکہ اُسے بھی صورتحال کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا تھا۔

"آؤ صفدر! — اب ایک ایک لمحہ قیمتی ہے — اگر مجھے اس صورت حال کا ذرا سا بھی اندازہ ہوتا تو میں ٹیکسی پر آنے کی بجائے کار ہی لے آتا — حالانکہ میورک نے کہا بھی تھا کہ کار لے جاؤ" — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ صفدر بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

کمرے سے باہر آ کر صفدر نے دروازہ باہر سے لاک کر دیا تاکہ فوری طور پر اندر موجود اس ایکریمی نوجوان کی لاش کا پتہ نہ چل سکے۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔

چند لمحوں بعد ہی وہ لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچ گئے۔ نعمانی ہال میں موجود تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے نعمانی کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور آندھی اور طوفان کی طرح بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ ظاہر ہے صفدر نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔

"تیار ہو جاؤ — جولیا کی زندگی خطرے میں ہے" — عمران نے

پھنکارتے ہوئے کہا اور تیزی سے سڑک طرف بڑھ گیا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ کیونکہ ٹالبوٹ روڈ وہاں سے کافی فاصلے پر تھا اور ابھی تو کاریں بھی نہ پہنچی تھیں۔

لیکن جیسے ہی وہ سڑک پر پہنچے، دُور سے سیاہ رنگ کی دو کاریں آندھی اور طوفان کی طرح آتی دکھائی دیں اور دوسرے لمحے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آکر رُک گئیں۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر میورک موجود تھا۔ عمران نے صفدر اور نعمانی کو کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ صفدر اور نعمانی پچھلی سیٹ پر پہنچ گئے۔

"پوری رفتار سے چلو میورک" ——— عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہی کہا اور میورک نے سر ہلاتے ہوئے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

جولیا اور جیکی دونوں پہاڑی چٹانوں کے درمیان چلتی ہوئی دُور نظر آنے والی سڑک کی طرف بڑھی جا رہی تھیں۔

"ہمیں جوشان اسٹیشن پہنچنا چاہیے جولیا! ——— وہاں سے ٹیوب میں سفر کر کے ہم آسانی سے ریڈ ایرو پوائنٹ پر پہنچ جائیں گی ——— اور ریڈ ایرو پوائنٹ سے ہمیں ولیسٹرن کارمن جانے کے لئے فوراً گاڑی مل جائے گی" ——— جیکی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک انتہائی خفیہ سرنگ نما راستے سے گذر کر ان پہاڑی چٹانوں میں پہنچی تھیں لارڈ بومن کا ہیڈ کوارٹر انہی پہاڑیوں کے اندر تھا۔ یہ راستہ کمپیوٹر کے کنٹرول میں نہ تھا۔ لارڈ بومن نے انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں اس راستے کو محفوظ کیا ہوا تھا اور اس کے متعلق صرف لارڈ بومن اور جیکی کو ہی علم تھا اور کوئی شخص اس خفیہ راستے سے واقف نہ تھا۔

جوشان اسٹیشن یہاں سے کتنی دُور ہے" ——— ؟ جولیا نے ہونٹ

چباتے ہوئے پوچھا۔

" وہ یہاں سے پانچ کلو میٹر ہے ____ سڑک کراس کر کے سامنے والی پہاڑیوں سے گذر کر جانا ہو گا" ____ جیکی نے جواب دیا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ لیکن پھر وہ جیسے ہی پہاڑی چٹانوں میں سے گذر کر سڑک پر پہنچیں انہیں دُور سے ایک ٹیکسی آتی ہوئی دکھائی دی۔ ٹیکسی کے اوپر سُرخ رنگ کی مخصوص لائٹ جل رہی تھی جس کا مقصد تھا کہ ٹیکسی خالی ہے اور اُسے ھائر کیا جاسکتا ہے۔

" اوہ! ____ خالی ٹیکسی آ رہی ہے ____ ہم اس سے براہ راست بھی ریڈ ایرو پوائنٹ جا سکتی ہیں" ____ جیکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ٹیکسی کو روکنے کے لئے ہاتھ ہلانا شروع کر دیا۔ ٹیکسی کی رفتار کم ہونے لگی اور پھر وہ ان کے قریب آکر رُک گئی۔

" اوہ! ____ مادام جیکی آپ" ____ ڈرائیور نے حیرت سے سڑک کے کنارے کھڑی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جولیا اس وقت مادام جیکی کے میک اپ میں تھی۔

" میں مادام جیکی کی سیکرٹری جولیا ہوں ____ مادام جیکی بے حد پریشان ہیں ____ تم ہمیں ریڈ ایرو پوائنٹ پہنچا دو" ____ جیکی نے جولیا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور ڈرائیور کے سر ہلانے پر اس نے عقبی دروازہ کھولا اور جولیا کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جولیا کے سوار ہونے پر وہ بھی اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

جولیا خاموش بیٹھی تھی کیونکہ وہ اس ڈرائیور کے بارے میں نہ جانتی تھی کہ یہ کون ہے اور کس انداز میں جیکی کو جانتا ہے۔ ویسے وہ اب سوچ رہی

تھی کہ ویلیٹرن کارمن پہنچ کر وہ سب سے پہلے اس میک اپ کو صاف کرے گی۔

" یہ فرینک ہے ____ ٹیکسی ڈرائیور ایسوسی ایشن بولیویا کا صدر ____ مشہور آدمی ہے" ____ جیکی نے جولیا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

" فرینک! ____ تم ادھر خالی ٹیکسی لے کر کہاں سے آ رہے ہو" ____ جولیا نے جیکی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا کہ اس کی مسلسل خاموشی کی وجہ سے فرینک خاصا حیران اور اُلجھا ہوا تھا۔

" اوہ مادام! ____ میں پروفیسر آرٹلی کو ان کے بنگلے پر چھوڑنے گیا تھا" ____ فرینک نے خوش ہو کر جواب دیا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویسے وہ اب مطمئن ہو گئی تھی کیونکہ اس کے بات کرنے پر فرینک کا اُترا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا تھا۔

ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ طے کیا تھا کہ یکلخت ڈیش بورڈ سے ٹیلیفون کی ہلکی سی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور فرینک نے رسیور ڈیش بورڈ کے نیچے سے نکال کر کان سے لگا لیا۔ اب وہ ایک ہاتھ سے سٹیرنگ تھامے ہوئے تھا۔

" ہیلو ____ فرینک بول رہا ہوں" ____ فرینک نے کہا۔

" اوہ فرینک! ____ میں جوڈی بول رہا ہوں ____ یار! کہاں پھر رہے ہو۔ کافی دیر سے نظر نہیں آئے ____ آج میری سالگرہ ہے۔ میں نے تمہیں بتایا بھی تھا کہ تم نے شریک ہونا ہے۔ لیکن تم نظر ہی نہیں آ رہے"۔

دوسری طرف سے ایک بے تکلف سی آواز سنائی دی۔ آواز اتنی اونچی تھی کہ رسیور سے نکل کر پچھلی سیٹ تک بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ جوڈی! ـــــ ویری سوری! ـــــ دراصل میرے ذہن سے ہی بات نکل گئی ـــــ پھر میں نے ایئرپورٹ سے ڈاکٹر آرٹلی کو لے کر پہنچانا تھا اور اب میں ٹالبوٹ روڈ پر ہوں ـــــ میری ٹیکسی میں اس وقت انتہائی معزز سواریاں موجود ہیں۔ مادام جیکی اور ان کی سیکرٹری مس جولیا۔ میں انہیں ریڈ ایرو پوائنٹ پر پہنچا کر سیدھا تمہارے پاس پہنچوں گا ـــــ میرے آنے تک فنکشن شروع نہ کرنا پلیز ـــــ ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا" ـــــ فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں! ـــــ تم اطمینان سے آجاؤ ـــــ میں تمہارا انتظار کروں گا اوکے ـــــ گڈ بائی" ـــــ دوسری طرف سے جوڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فرینک نے مسکراتے ہوئے رسیور واپس ڈیش بورڈ کے نیچے ہک کر دیا۔

"مادام! ـــــ یہ میرا بڑا بے تکلف دوست ہے ـــــ آج اس کی سالگرہ ہے" ـــــ فرینک نے مڑے بغیر بیک مرر میں جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری طرف سے بھی اسے سالگرہ کی مبارکباد دے دینا" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ شکریہ مادام! ـــــ ضرور ضرور" ـــــ فرینک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ٹیکسی سڑک پر خاصی رفتار سے چلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی اور جولیا خاموشی سے بیٹھی ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لے رہی تھی۔ سڑک شیطان کی آنت کی طرح طویل سے طویل تر ہوتی جا رہی تھی اور اس قدر

سیدھی تھی کہ ابھی تک اس میں ہلکا سا موڑ بھی نہ آیا تھا۔ سڑک پر دوسری ٹریفک بھی جاری تھی لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی۔ اس سے جولیا نے اندازہ لگایا کہ یہ سڑک کوئی اہم شاہراہ نہیں ہے ورنہ اس پر ٹریفک کی بھرمار ہوتی۔ البتہ جولیا نے یہ ضرور چیک کیا تھا کہ ٹریفک پولیس کی گاڑیاں خاصی تعداد میں آجا رہی تھیں۔ اسے اس بات پر حیرت تو ضرور ہوئی تھی کہ اس غیر اہم شاہراہ پر ٹریفک پولیس کی اس قدر گشت کا بظاہر کوئی جواز نظر نہ آتا تھا۔ لیکن وہ اس لئے خاموش رہی کہ وہ تو مادام جیکی بنی ہوئی تھی اور جیکی تو ظاہر ہے یہیں کی رہنے والی تھی اس لئے اس کی طرف سے حیرت کا اظہار یا اس سلسلے میں پوچھ گچھ سے ڈرائیور فرینک مشکوک ہو سکتا تھا۔ اور جولیا کا اندازہ تھا کہ بظاہر بڑا معصوم اور دوست نظر آنے والا یہ ڈرائیور فرینک دراصل بے حد شاطر اور عیار آدمی دکھائی دیتا تھا۔ شاید انہی خصوصیات کی وجہ سے وہ اپنی پیشہ ور ایسوسی ایشن کا صدر بن جانے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا۔ ویسے وہ اپنے آپ کو اس وقت خاصی مشکل میں محسوس کر رہی تھی۔ کیونکہ وہ جیکی سے یہ بھی نہیں پوچھ سکتی تھی کہ وہ ریڈ ایرو پوائنٹ ابھی کتنی دور ہے۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ ـــــ ہیڈ کوارٹر میں ان کی گمشدگی کا احساس ہوتے ہی ان کی تلاش شروع ہو جائے گی اور اس تلاش سے پہلے ویسٹرن کارمن پہنچ کر وہ صفدر سے مل لینا چاہتی تھی۔ اس کے بعد اس کا پروگرام تھا کہ وہ صفدر سے مشورہ کر کے اس مادام جیکی کے مستقبل کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کرے گی۔ ویسے اس کا اپنا خیال یہی تھا کہ وہ مادام جیکی کو اپنے ساتھ پاکیشیا لے جائے تاکہ فوری طور پر اس کی جان کو پیدا ہو جانے

والا خطرہ تو ٹل جائے گا —— پھر وقت گذر جانے کے بعد مادام جیکی اپنے مستقبل کے بارے میں خود فیصلہ بآسانی کر سکتی تھی۔ لیکن اس ڈرائیور فرینک کی وجہ سے اُسے خاموش بیٹھنا پڑ رہا تھا۔

پھر نجانے کس وقت خدا خدا کر کے ایک موڑ آیا اور اس کے ساتھ ہی دور ہائی وے ریستوران کی بلڈنگ بھی نظر آ گئی۔

" فرینک ! —— گاڑی ریستوران کے سامنے روکنا —— مادام کا چہرہ بتا رہا ہے کہ انہیں پیاس لگی ہوئی ہے" —— اچانک جیکی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت واقعی بڑی نبض شناس سیکرٹری معلوم ہو رہی تھی اور جولیا اس کے اس فقرے پر بے اختیار مسکرا دی۔

" اوہ ! —— یس مادام " —— فرینک نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ریستوران کی عمارت قریب آتے ہی اس نے گاڑی اس کی طرف موڑ دی۔ چند لمحوں بعد کار ریستوران کے گیٹ سے ذرا ہٹ کر رُک گئی۔

" آیئے مادام " —— جیکی نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی نیچے اُتر آئی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی ریستوران کی طرف بڑھ گئیں۔

" مجھے خود بے حد پیاس محسوس ہو رہی تھی جولیا " —— جیکی نے دروازے پر پہنچ کر کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

ریستوران میں اس وقت اِکا دُکا افراد ہی موجود تھے۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی ایک خالی میز کی طرف بڑھ گئیں۔ اور ان کے بیٹھتے ہی کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

" یس مادام ! —— آپ طویل عرصے بعد یہاں تشریف لائی ہیں" —— نوجوان نے مسکراتے ہوئے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

" میں مادام کی نئی سیکرٹری جولیا ہوں —— بلیک کافی لے آؤ" —— جولیا کی بجائے جیکی نے کہا۔

" اوہ ! —— یس مادام " —— نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں خاموش بیٹھی ہوئی جولیا کو دیکھا اور پھر واپس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا جس جگہ بیٹھی ہوئی تھی وہاں سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک کافی ان کی ٹیبل پر پہنچتی، اس نے تین کاروں کو ٹیکسی کے قریب آ کر رُکتے ہوئے دیکھا۔ ان کاروں میں سے کئی افراد باہر نکل آئے اور جولیا ان کے حُلیے اور چہروں کے علاوہ ان کی جیبوں کے اُبھار دیکھ کر چونک پڑی۔ وہ ٹیکسی سے باہر نکل کر کھڑے ہوئے ڈرائیور فرینک سے باتیں کر رہے تھے۔ اور فرینک نے اندر کی طرف اشارہ کیا۔

" جیکی بھاگو —— خطرہ —— یہ لوگ یقیناً تمہیں پکڑنے آئے ہیں —— پچھلی طرف سے نکل جاؤ —— جلدی —— میں انہیں بھگت لوں گی —— جلدی کرو" —— جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور جیکی ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ جولیا کو غور سے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے بھی گردن موڑ کر باہر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے بھاگتی ہوئی کاؤنٹر کے قریب راہداری میں غائب ہو گئی۔

اسی لمحے ریستوران کا دروازہ کھلا اور پولیس شیرف دو پولیس آفیسروں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اس نے جولیا کو دیکھ کر آشنائی کے انداز میں سر ہلایا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت ایک قریبی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے چار

آدمی اندر داخل ہوتے اور وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ لیجئے مادام کافی ——— وہ آپ کی سیکرٹری صاحبہ کہاں گئی ہیں" ——— اسی لمحے کاؤنٹر بوائے ہاتھ میں ٹرے اٹھائے میز کے قریب پہنچ گیا۔

"وہ باتھ روم میں گئی ہیں" ——— جولیا نے جیکی کے لہجے میں کہا اور کاؤنٹر بوائے نے سر ہلاتے ہوئے کافی کی پیالیاں میز پر رکھ دیں۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو اور پولیس آفیسر اندر داخل ہوتے۔ انہوں نے بھی جولیا کی طرف دیکھ کر مؤدبانہ انداز میں سر ہلا دیا۔ اور جولیا کے جواب دینے پر وہ بھی اپنے پولیس ساتھیوں کی طرف بڑھ گئے جو دروازے کے قریب ہی ایک میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔

جولیا بظاہر اطمینان سے بیٹھی کافی سپ کر رہی تھی لیکن کاؤنٹر پر کھڑے افراد کے چہرے اور ان کی بے چینی دیکھ کر ہی اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ لوگ کوئی واردات کرنے کے لئے انتہائی بے چین ہیں۔ شاید پولیس آفیسران کی وجہ سے وہ خاموش کھڑے تھے۔ جولیا چاہتی تھی کہ جیکی کو زیادہ سے زیادہ دور نکل جانے کا موقع مل جائے۔ اس لئے وہ بھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا ذہن اپنے بچاؤ کی تدبیریں بھی سوچ رہا تھا اور پھر ایک تجویز اس کے ذہن میں آ گئی۔ وہ جلدی سے اٹھی اور تیزی سے اس میز کی طرف بڑھ گئی جس پر پولیس آفیسران بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ سب ایک لمحے کے لئے تو حیران ہو گئے مگر دوسرے لمحے وہ اس کے لئے احتراماً کھڑے ہو گئے۔

"آیئے مادام! ——— حکم" ——— پولیس شیرف نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"آپ میری تھوڑی سی مدد کر سکیں گے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام ——— حکم فرمائیں" ——— پولیس شیرف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باہر میری ٹیکسی کھڑی ہے۔ ڈرائیور فرینک ہے ——— میری سیکرٹری میرے ساتھ تھی لیکن وہ ایک ضروری کام سے چلی گئی ہے اور میں اکیلی سفر کرنا نہیں چاہتی ——— اس لئے کیا آپ اپنی ایک پولیس کار میرے ساتھ بھیجیں گے ریڈ ایرو پوائنٹ تک" ——— جولیا نے کہا۔

"اوہ یس مادام! ——— یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ——— آپ حکم کریں تو ہم اپنی کار میں آپ کو ریڈ ایرو پوائنٹ پہنچا دیتے ہیں" ——— پولیس شیرف نے کہا۔

"اوہ! ——— اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے دراصل جان بوجھ کر یہ فرمائش نہ کی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ مادام جیکی کے ان پولیس آفیسران سے کتنے گہرے مراسم ہیں۔ یہ بات بھی اس نے اس لئے کی تھی کہ ان پولیس آفیسران نے ریستوران میں داخل ہوتے وقت آشنائی کے طور پر اسے دیکھ کر سر ہلایا تھا۔

"ھاورڈ! ——— تم مادام کو ریڈ ایرو پوائنٹ پر چھوڑ آؤ ——— اور آتے وقت انسپکٹر مائیکل سے رپورٹ بھی لیتے آنا" ——— پولیس شیرف نے ایک نوجوان پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ——— آیئے مادام" ——— اس نوجوان پولیس آفیسر نے اٹھتے

ہوئے کہا اور پھر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے چاروں آدمی جولیا کے پولیس آفیسران کے پاس جاتے ہی تیزی سے ریستوران سے باہر نکل گئے تھے۔ جولیا کی چونکہ ان کی طرف سائیڈ تھی اس لئے وہ انہیں جاتے ہوئے نہ دیکھ سکی تھی اس لئے وہ انہیں کاؤنٹر پر موجود نہ پاکر چونک پڑی لیکن بہرحال اُسے جانا تو تھا۔ اس لئے وہ بھی ھاورڈ کے پیچھے ریستوران کا دروازہ کھول کر باہر آگئی۔ وہ تینوں کاریں اس وقت سٹارٹ ہو کر مڑ رہی تھیں اور باہر نکلتے ہی اچانک جولیا کو تینوں کاروں میں سے مشین گنوں کی نالیں باہر جھانکتی دکھائی دیں تو اس نے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور ایک ستون کی آڑ میں ہو گئی اور عین اسی لمحے فضا مشین گنوں کے خوفناک دھماکوں اور ریستوران کے دروازے اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹنے کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ ریستوران کے اندر سے بھی انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ ھاورڈ بھی چیختا ہوا زمین پر گرا۔ گولیوں نے واقعی اُسے بھون ڈالا تھا۔

تینوں کاریں فائرنگ کرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ گئیں اور جب چند لمحوں بعد دھماکوں کی گونج ختم ہوئی تو پولیس شیرف اور دوسرے پولیس آفیسران ریوالور لہراتے باہر کی طرف لپکے اور جولیا بھی ستون کی اوٹ سے نکلنا ہی چاہتی تھی کہ ایک بار پھر خوفناک فائرنگ کی آوازوں سے ماحول گونج اٹھا۔ اس بار پولیس کاروں کی اوٹ سے فائرنگ کی گئی تھی اور پولیس شیرف اور دوسرے پولیس آفیسران گولیوں

کا نشانہ بن گئے تھے۔

جولیا نے فائرنگ کا پہلا برسٹ ختم ہوتے ہی چھلانگ لگائی اور ریستوران کے ٹوٹے ہوئے دروازے میں سے گذر کر وہ فرش پر گر کر رول کرتی ہوئی تیزی سے دیوار کی اوٹ میں ہوئی اور پھر اٹھ کر بے تحاشا بھاگتی ہوئی وہ کاؤنٹر کے پیچھے جا کر چھپ گئی۔ کاؤنٹر بوائے بھی کاؤنٹر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اس نے جولیا کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں لیکن وہ کچھ بولا نہیں۔

"اندر گئی ہے اندر" ــــ باہر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بہت سے لوگوں کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ سب دوڑتے ہوئے اندر آ رہے تھے۔

جولیا نے اسی لمحے ایک اور فیصلہ کیا اور آہستہ سے کاؤنٹر کے خالی خانے کے اندر اس طرح گھس گئی کہ اگر کوئی اوپر سے جھانکے تو وہ نظر نہ آئے البتہ اس کے لئے یہ انتہائی رسک تھا کہ اگر کاؤنٹر پر باہر سے گولیاں برسائی جاتیں تو وہ لازماً ہلاک ہو جاتی۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ادھر ادھر سنائی دے رہی تھیں۔ اور پھر جولیا نے ایک بھاری سا ہاتھ کاؤنٹر کے اندر آتے اور کاؤنٹر بوائے کو بھینچ کر اوپر کو اٹھتے ہوئے دیکھا کاؤنٹر بوائے کو باہر گھسیٹ لیا گیا تھا۔

"کہاں ہے مادام! ــــ وہ اندر آئی تھی" ــــ؟ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مم ــــ مم ــــ مجھے نہیں معلوم" ــــ کاؤنٹر بوائے کی دہشت زدہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں اور اس نوجوان کی

چیخ اور گرنے کا دھماکہ سنائی دیا تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لیے۔

"دوڑو —— وہ پچھلے دروازے سے نکل گئی ہوگی۔ اُدھر" —— ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ایک بار پھر سنائی دیں اور پھر باہر سے کاریں سٹارٹ ہونے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی۔

جولیا کاؤنٹر کے اندرونی خانے میں دبکی پڑی رہی۔ وہ ہر لحاظ سے پوری طرح تسلی کر لینا چاہتی تھی۔ جب کافی دیر تک بھیانک خاموشی رہی تو وہ اس خانے سے باہر نکلی اور اس نے سر اٹھا کر کاؤنٹر سے باہر دیکھا تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ ریستوران میں موجود افراد کی لاشیں فرش پر پڑی ہوئی تھیں۔ پورا ہال تباہ ہو چکا تھا۔ وہاں کوئی ذی نفس زندہ نہ بچا تھا۔ جولیا آہستہ آہستہ کاؤنٹر سے باہر آئی اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

باہر برآمدہ پولیس آفیسران کی لاشوں سے اٹا پڑا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھی —— اور ایک طرف کھڑی ٹیکسی کی طرف بڑھتی گئی دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا۔ ڈرائیور فرینک بھی مرا پڑا تھا اور ٹیکسی کے ٹائر بھی گولیوں سے چھلنی ہو کر فلیٹ ہو چکے تھے۔ وہ تیزی سے پولیس کاروں کی طرف بڑھی لیکن ان کے ٹائر بھی فلیٹ ہو چکے تھے چنانچہ وہ تیزی سے پیدل ہی آگے دوڑنے لگی۔ لیکن سڑک پر آگے بڑھنے کی بجائے وہ سائیڈ میں موجود پہاڑیوں کی طرف بھاگ رہی تھی۔ کیونکہ اس وقت اُسے دو خطرے لاحق تھے۔ ایک تو یہ کہ حملہ آور دوبارہ آ سکتے تھے اور دوسرا یہ کہ پولیس بھی یہاں پہنچ سکتی تھی۔ اور چونکہ وہ میک اپ میں تھی اس

لئے لازماً وہ پریشانیوں میں پھنس جاتی۔ اور شاید حملہ آور اب پولیس کا بھی لحاظ نہ کرتے۔ کیونکہ پہلے بھی انہوں نے پولیس والوں کو بھی نشانہ بنا دیا تھا۔

ایک لمحے کے لئے جولیا کو یہ سوچ کر حیرت ہوئی کہ انہوں نے پہلے ریستوران کے اندر فائر کیوں نہیں کھولا۔ حالانکہ وہ وہاں آسانی سے گولیوں کا شکار بن سکتی تھی۔ لیکن پھر جیسے ہی وہ باہر نکلی، حملہ آوروں نے پولیس کا بھی لحاظ نہ کیا تھا۔ اس کی توجیہہ اس کے ذہن نے یہی کی تھی کہ شاید حملہ آوروں کا سرغنہ باہر موجود تھا اور اس نے پولیس پر بھی فائر کھولنے کا حکم دے دیا تھا۔ بہرحال وہ اب جلد از جلد اس میک اپ سے جان چھڑانا چاہتی تھی کیونکہ اس میک اپ کی وجہ سے اس کی جان اس وقت شدید خطرے میں تھی۔ لیکن یہ میک اپ ظاہر ہے پانی یا مٹی سے تو صاف نہ ہو سکتا تھا اس کے لئے مخصوص کیمیکلز چاہیئے تھے جو یہاں کسی صورت بھی دستیاب نہ ہو سکتے تھے۔ وہ سڑک سے ہٹ کر پہاڑیوں کے اندر دوڑتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ جب اس کے خیال کے مطابق وہ محفوظ مقام پر پہنچ گئی تو وہ آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اب یہاں سے ولیسٹرن کارمن حفاظت سے پہنچ جانا اس کے لئے بڑا مسئلہ بن گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ یہاں رک تو نہ سکتی تھی۔ اس لئے وہ مسلسل چلتی رہی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کے ایک ذخیرے کے قریب پہنچ گئی۔ اس کا سانس چونکہ مسلسل دوڑنے اور چلنے کی وجہ سے پھول گیا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ درختوں کے اس جھنڈ میں بیٹھ کر وہ کچھ دیر آرام کرے گی اور اس

کے بعد کوئی لائحہ عمل سوچ کر آگے بڑھے گی۔ لیکن درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوتے ہی وہ بُری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ وہاں اس نے مادام جیکی کو گھاس پر اوندھے منہ پڑے دیکھا۔ وہ دوڑ کر اس کی طرف بڑھی تو اسی لمحے ایک زردی مائل مٹیالے رنگ کا سانپ تیزی سے رینگتا ہوا گھاس میں آگے بڑھ گیا اور جولیا ٹھٹھک کر رُک گئی۔

جب سانپ کافی دور جا کر غائب ہو گیا اور گھاس کا سرسرانا بند ہو گیا تو جولیا آگے بڑھی۔ مادام جیکی اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی اور جولیا یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ مادام جیکی کی پنڈلی کے نچلے حصے پر جراب سے ذرا اوپر سانپ کے کاٹنے کا واضح نشان موجود تھا۔

جولیا نے جلدی سے مادام جیکی کو سیدھا کیا تو وہ زندہ تھی لیکن اس کے جسم کا رنگ خاصا زرد پڑ چکا تھا۔ اس کے ہونٹوں کے کناروں سے زردی مائل رنگ کے چھوٹے چھوٹے بُلبلے نکل رہے تھے۔ وہ بیہوش تھی۔

جولیا یہ تو سمجھ گئی تھی کہ مادام جیکی کی یہ حالت سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یقیناً مادام جیکی ریستوران سے نکل کر جان بچانے کے لئے دوڑتی ہوئی پہاڑیوں میں سے ہو کر اس جھنڈ میں آئی۔ چونکہ تیز دوڑنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول گیا ہوگا اس لئے وہ یہاں گھاس پر گر گئی۔ اوندھے منہ گرنے کی یہی وجہ تھی کہ انتہائی تیز سانس میں اگر آدمی اوندھے منہ لیٹ جائے تو وہ جلدی نارمل ہو جاتا ہے۔ اور جسم کو بھی سکون ملتا ہے۔ لیکن یہاں موجود سانپ نے اُسے کاٹ لیا۔ اب جولیا واقعی پریشان ہو گئی۔ مادام جیکی کو فوری

طور پر طبّی امداد کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کی اپنی جان خطرے میں تھی۔ وہ مادام جیکی کے لئے طبّی امداد کہاں سے لاتی ——— اور دوسری بات یہ کہ وہ اب یہاں خود بھی زیادہ دیر تک نہ رُکنا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ خطرناک سانپ کسی بھی وقت اس پر بھی حملہ کر سکتا تھا۔

جولیا نے جھک کر مادام جیکی کو اٹھایا اور اُسے کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے مُڑی اور پھر جھنڈ سے باہر آ کر وہ سڑک کی طرف دوڑنے لگی۔ اس کی سمجھ میں اب صرف یہی صورت آئی تھی کہ وہ اُسے سڑک کے کنارے ڈال دے۔ کیونکہ مادام جیکی اس وقت اس کے اپنے یعنی جولیا کے میک اَپ میں تھی اس لئے بظاہر اُسے ان حملہ آوروں سے کوئی خطرہ نہ تھا۔

مادام جیکی کے سڑک کے کنارے پڑے ہونے کی وجہ سے وہاں سے گذرنے والے لازماً اُسے چیک کریں گے اور پھر اگر اس کی زندگی باقی ہوئی تو اُسے بروقت طبّی امداد بھی مل سکتی ہے۔ ورنہ اس کی قسمت ——— اس سے زیادہ جولیا اس وقت اس کے لئے کچھ کر بھی نہ سکتی تھی۔

پہاڑی چٹانوں سے نکل کر جولیا ایک لمحے کے لئے رُکی۔ سڑک اس وقت خالی تھی۔ جولیا بھاگ پڑی۔ اور پھر اس نے مادام جیکی کو سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں لٹا دیا اور پھر واپس دوڑتی ہوئی پہاڑیوں کے اندر آ گئی۔ اس نے ایک بار پھر پہاڑیوں کے اندر دوڑنا شروع کر دیا وہ سڑک کے قریب دوڑنے کا خطرہ مول نہ لے سکتی تھی۔

کافی دُور آگے بڑھنے کے بعد جولیا بُری طرح تھک گئی تو ایک چٹان

کے سہارے بیٹھ کر ہانپنے لگی۔ اب وہ اس ریستوران سے کافی دُور آچکی تھی اس لئے اب اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ دوبارہ سڑک پر ہی جائے ورنہ نجانے وہ منحوس ریڈ ایرو پوائنٹ ابھی کتنی دُور تھا۔ اور وہ کب تک ان پہاڑیوں میں بھٹکتی پھرتی۔

چنانچہ جب اس کا سانس قدرے نارمل ہوا تو وہ اٹھی اور پھر آہستہ آہستہ سڑک کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ اب فیصلہ کر چکی تھی کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

ابھی وہ سڑک کے قریب پہنچی تھی کہ اس نے ریستوران کی طرف سے ایک ہیوی لوڈر ٹرک کو آتے دیکھا۔ جولیا نے جلدی سے آگے بڑھ کر زور زور سے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے۔ اگر اُسے ٹرک میں لفٹ مل جائے تو اس کے نقطۂ نظر سے وہ کار کی نسبت زیادہ محفوظ طریقے سے سفر کر سکتی تھی۔ ٹرک کی رفتار کم ہونی شروع ہوگئی اور چند لمحوں بعد وہ جولیا کے قریب پہنچ کر رُک گیا۔ اُدھیڑ عمر ٹرک ڈرائیور نے کھڑکی سے سر باہر نکالا۔

"کیا آپ مجھے ریڈ ایرو پوائنٹ تک پہنچا سکتے ہیں ——— آپ کی مہربانی ہوگی" ——— ؟ جولیا نے کہا۔

"ریڈ ایرو پوائنٹ ——— ٹھیک ہے۔ آجایئے۔ دوسری طرف سے"۔ ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیا ٹرک کے سامنے سے گھوم کر جلدی سے اوپر چڑھ گئی۔ اس نے ڈرائیور کی آنکھوں میں حیرت اور شبہے کے تاثرات دیکھ لئے تھے۔ ایسا شاید اس کے مسلے ہوئے لباس اور پریشان بالوں کی وجہ سے تھا۔ لیکن جولیا نے پرواہ نہ کی۔ جیسے ہی وہ سائیڈ سیٹ

بیٹھی۔ ٹرک ڈرائیور نے ٹرک آگے بڑھا دیا۔ اور پھر جولیا ایک جھوٹی سچی کہانی سنا کر ٹرک ڈرائیور کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اور اب وہ خود بھی انتہائی اطمینان سے ریڈ ایرو پوائنٹ کی طرف سفر کر رہی تھی۔ اُسے بس مادام جیکی کی فکر تھی۔ ایک بار اُسے خیال بھی آیا کہ وہ ٹرک ڈرائیور سے اس بارے میں پوچھے۔ کیونکہ وہ ادھر سے ہی آرہا تھا۔ لیکن وہ خاموش ہوگئی۔ کیونکہ اس طرح ٹرک ڈرائیور دوبارہ مشکوک ہو سکتا تھا اور اس کے مشکوک ہونے کی صورت میں وہ ایک بار پھر مشکل میں پھنس سکتی تھی۔ اس لئے مادام جیکی کو اس کی قسمت پر چھوڑ کر وہ خاموش بیٹھی رہی۔

میورک واقعی آندھی اور طوفان کی طرح کار دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ چونکہ اس کی کار پر سیکرٹ سروس کا مخصوص نشان موجود تھا اس لئے شاید ٹریفک پولیس نے اس کی بے پناہ رفتار کے باوجود بھی اُسے چیک نہ کیا تھا پچھلی کار بھی اسی رفتار سے آ رہی تھی اور عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ انہیں ویسٹرن کارمن اور بولیویا کی سرحد پر صرف ایک لمحہ کے لئے رُکنا پڑا لیکن میورک نے جیسے ہی اپنا مخصوص کارڈ گارڈ کو دکھایا تو اس نے فوراً انہیں جانے کا اشارہ کیا اور کار تیزی سے سرحدی شہر ریڈ ایر میں داخل ہو گئی۔ شہر کچھ زیادہ وسیع نہ تھا اس لئے جلد ہی وہ شہر سے نکل کر ٹالبوٹ روڈ پر پہنچ گئے۔

عمران کی تیز نظریں سڑک کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ اس ٹیکسی کو تلاش کر رہا تھا جس میں وہ دونوں سفر کر رہی تھیں۔ لیکن ابھی تک سوائے ہیوی لوڈر ٹرکوں اور کاروں کے اُسے کوئی ٹیکسی نظر نہ آئی تھی۔ تقریباً پندرہ کلومیٹر

کا فاصلہ طے ہونے کے بعد جیسے ہی سڑک ایک موڑ سے گھومی، عمران کی نظریں سڑک کے کنارے پڑے ہوئے ایک انسانی جسم پر جم گئیں۔

"اوہ روکو —— میورک روکو! —— میرے خیال میں یہ جولیا ہے" —— عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور میورک نے بغیر پیچھے دیکھے انتہائی تیزی سے کار سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف موڑ دی، اُسے بھی سڑک کے کنارے پڑا ہوا انسانی جسم نظر آ گیا تھا۔ گو یہ جسم جھاڑیوں میں پڑا تھا اور سرسری نگاہوں سے نظر نہ آتا تھا۔ لیکن چونکہ عمران بڑے غور سے سارے ماحول کو دیکھ رہا تھا اس لئے اس کی نظروں نے اسے چیک کر لیا تھا۔ اچانک کار موڑنے کی وجہ سے اس کے پیچھے آنے والے ڈرائیور نے بڑی مہارت سے سٹیرنگ کاٹ کر اپنی کار ٹکرانے سے بچائی ورنہ خوفناک ایکسیڈنٹ ہو جانا یقینی تھا۔ لیکن میورک اور عمران کو تو اس وقت سوائے جھاڑیوں میں پڑے ہوئے اس انسانی جسم کے اور کسی چیز کا ہی ہوش نہ تھا کیونکہ قریب آنے پر عمران نے اُسے پہچان لیا تھا۔ وہ واقعی جولیا تھی۔ کار رکنے سے پہلے ہی عمران نے دروازہ کھول کر نیچے چھلانگ لگا دی اور دوڑتا ہوا ان جھاڑیوں کے قریب پہنچ گیا۔ وہ واقعی جولیا تھی۔ عمران نے جیسے ہی اس کا چہرہ دیکھا اس کا دل دھک سے رہ گیا چہرے پر موجود بے پناہ زردی بتا رہی تھی کہ جولیا مر چکی ہے لیکن دوسرے لمحے عمران کی نظریں اس کے ہونٹوں کے کناروں سے نکلتے ہوئے زردی مائل بلبلوں پر پڑی تو وہ بُری طرح اچھل پڑا۔ بلبلے بننے کا مطلب تھا کہ ابھی سانس چل رہی ہے۔

عمران نے جھک کر جولیا کی نبض تھام لی اور اُسے معلوم ہو گیا کہ جولیا

زندہ تھی۔ میورک، صفدر اور نعمانی بھی اس کے پاس پہنچ چکے تھے۔

"ابھی یہ زندہ ہے۔ لیکن اسے فوری طور پر طبی امداد چاہیئے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جھک کر اس نے جولیا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر واپس کار کی طرف دوڑ پڑا۔ میورک اور عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ اسی لمحے دوسری کار جو تیز رفتاری کی وجہ سے آگے نکل گئی تھی۔ مڑ کر واپس پہنچی۔ عمران نے اپنی کار کا عقبی دروازہ کھول کر جولیا کو عقبی سیٹ پر لٹایا اور خود اچھل کر وہ سیٹوں کے درمیانی حصے میں اکڑوں بیٹھ گیا۔ میورک۔ صفدر اور نعمانی تینوں اگلی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے اور دوسرے لمحے میورک نے کار موڑی اور پھر پوری رفتار سے اسے واپس ریڈ ایریو پوائنٹ کی طرف دوڑانے لگا۔ وہ عمران کا فقرہ سن چکا تھا کہ اس لڑکی کو فوری طبی امداد چاہیئے اور فوری طور پر طبی امداد ریڈ ایریو ہسپتال سے ہی مل سکتی تھی۔

"اوہ! ——— اسے تو سانپ نے کاٹا ہے" ——— عقبی سیٹوں کے درمیان اکڑوں جھکے ہوئے عمران نے کہا تو صفدر۔ نعمانی اور میورک تینوں چونک پڑے۔

"سانپ نے" ——— صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! ——— سانپ نے ——— اور یہ جولیا بھی نہیں ہے البتہ یہ جولیا کے لباس اور اس کے میک اپ میں ہے ——— اوہ! میں سمجھ گیا۔ یہ لازماً مادام جیکی ہو گی" ——— عمران نے کہا اور اس بار صفدر بری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ! ——— اگر ایسا ہے تو پھر جولیا کہاں ہے" ——— صفدر نے

بے چین لہجے میں کہا۔

"اب اسے ہوش آنے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

کار اب ریڈ ایریو میں داخل ہو چکی تھی اور چند لمحوں بعد میورک نے کار ایک شاندار ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے سامنے روک دی اور اس کے بعد میورک کے چیخنے چلانے پر ہسپتال والے انتہائی برق رفتاری سے حرکت میں آ گئے اور چند لمحوں بعد ہی اس لڑکی پر ہسپتال کے ماہر ترین ڈاکٹر جھکے ہوئے تھے۔ وہ اسے آپریشن تھیٹر میں لے گئے تھے۔

عمران بڑے اضطراب کے عالم میں باہر ٹہل رہا تھا کہ یکلخت وہ چونک کر رُکا۔

"اوہ صفدر! ——— جولیا کو تو صرف تمہارے ہوٹل کا علم ہے ——— وہ جب بھی پہنچے گی وہیں پہنچے گی ——— اوہ! ——— وہ وہاں فون بھی کر سکتی ہے اور تمہارے وہاں موجود نہ ہونے پر وہ ظاہر ہے ہوٹل نہ جائے گی" ——— عمران نے بڑے پُرجوش انداز میں فقرے کا آغاز کیا تھا لیکن پھر ڈھیلے انداز میں اس نے اس کا اختتام کیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں یہاں ریلوے اسٹیشن پر جا کر چیک کروں ——— جولیا لازماً یہاں آئی ہو گی تو ریلوے اسٹیشن کے ذریعے ہی ولیسٹرن کارمن جائے گی" ——— نعمانی نے کہا۔

"لیکن صفدر! ——— اگر وہ اس لڑکی جیکی کے میک اپ میں ہوئی تو پھر اسے پہچانا نہ جا سکے گا۔ کیونکہ جیکی کا اصل چہرہ تو ہم میں سے کسی نے بھی اب تک نہیں دیکھا" ——— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" اگر ہم جولیا کو نہ پہچان سکیں گے تو جولیا تو ہمیں پہچان سکتی ہے" ــــــ صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

" اوہ ہاں ! ــــ اس کا تو مجھے خیال نہ آیا تھا" ــــــ عمران نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ واقعی عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن ماؤف ہو کر رہ گیا ہو۔

" عمران صاحب ! ــــ آخر آپ اس قدر اُلجھ کیوں گئے ہیں ــــ اس سے بھی زیادہ خطرناک حالات پہلے بھی پیش آتے رہے ہیں۔ اور پھر جولیا کوئی عام لڑکی نہیں ہے ــــ وہ ہر قسم کے حالات سے نمٹنا خوب جانتی ہے" صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ صفدر کے اس فقرے نے واقعی اس کے ذہن کو جھنجھوڑ دیا تھا۔ اور اسے اچانک محسوس ہونے لگا جیسے اس کے ذہن کی رُکی ہوئی گراریاں خود بخود چل پڑی ہوں۔

" او۔کے صفدر ! ــــ واقعی مجھے اس قدر نہیں اُلجھنا چاہیئے تھا ــــ دیکھو ! ــــ تم باہر مت جاؤ۔ کیونکہ بلیو اینگل والے تمہیں جانتے ہیں البتہ نعمانی کو بھیجا جا سکتا ہے ــــ نعمانی ! ــــ تم ریلوے اسٹیشن پر چلے جاؤ۔ جولیا لازماً وہیں پہنچے گی۔ جولیا نے تمہیں دیکھ لیا تو مسئلہ حل ہو جائے گا" عمران نے کہا اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

" میں گیٹ تک تمہارے ساتھ چلتا ہوں" ــــــ صفدر نے نعمانی سے کہا اور پھر وہ دونوں باہر کی طرف مڑ گئے۔

چند لمحوں بعد آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھُلا اور ڈاکٹر باہر آگیا۔

" کیا ہوا ڈاکٹر" ــــ ؟ میورک نے جو دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا بڑے بے چین لہجے میں پوچھا۔

" انہیں زہریلے سانپ نے کاٹ لیا تھا ــــــ لیکن یہ بچ گئی ہیں۔ یہ ٹابو سانپ تھا جس کے زہر کا مکمل اثر آٹھ گھنٹوں بعد ہوتا ہے۔ بہرحال مریضہ ہوش میں آگئی ہیں ــــــ آپ چند منٹ بعد اس سے مل سکتے ہیں" ــــــ ڈاکٹر نے کہا اور میورک کا چہرہ کھل اٹھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی ڈاکٹر کی رہنمائی میں ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں بیڈ پر بظاہر جولیا لیٹی ہوئی تھی اس کے چہرے پر چھائی ہوئی زردی اب کافی حد تک کم ہو چکی تھی۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ابھی میک اَپ کے باوجود چہرے پر اس قدر زردی نظر آ رہی ہے تو اصل چہرے پر یہ زردی اس سے کئی گنا زیادہ ہی ہوگی۔ میک اَپ انتہائی ماہرانہ انداز میں کیا گیا تھا لیکن چونکہ کار میں لٹانے کے بعد عمران نے کافی قریب سے اُسے دیکھا تھا اس لئے اس کی تیز نظروں سے میک اَپ چھُپا نہ رہ سکتا تھا۔

" ہیلو مادام جیکی ! ــــ میں میورک ہوں۔ سیکرٹ سروس کا چیف" ــــ میورک نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ــــــ میرا نام جولیا ہے ــــ جیکی نہیں" لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لہجہ بالکل جولیا جیسا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" آپ کا میک اَپ صاف ہو چکا ہے مادام جیکی ! ــــ اور دوسری بات یہ کہ جولیا ہماری ساتھی ہے ــــ میرا نام علی عمران ہے" ــــــ عمران نے کہا۔

" میک اَپ صاف ہو چکا ہے ــــ کیا مطلب ! ــــ میں نے

میک اَپ تو نہیں کر رکھا ۔۔۔۔ آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں ۔۔۔۔ میری طبیعت بے حد خراب ہے" ۔۔۔۔ لڑکی نے بڑے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"آیئے جناب! ۔۔۔ فی الحال مادام جیکی میوزک سُننے کے موڈ میں نہیں ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے میورک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب! ۔۔۔۔ مادام جیکی سے میں نے زیرو لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنا ہے ۔۔۔ یہ بے حد اہم ہے" ۔۔۔۔ میورک نے سخت لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔ میورک کے چہرے پر واقعی ایسے آثار تھے جیسے ۔۔۔ زیرو لیبارٹری کے راز کے مقابلے میں عمران اور جولیا کی اُسے ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"میں نے کہا ہے کہ میں جولیا ہوں ۔۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو پلیز" ۔۔۔۔ لڑکی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"سنو جیکی! ۔۔۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں چیف ۔۔۔۔ یہ میری مہربانی ہے کہ تم اس وقت ہسپتال میں ہو ۔۔۔۔ ورنہ میں تمہیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے جا کر بھی تم سے سب راز اُگلوا سکتا ہوں اس لئے اگر تم میرے ساتھ تعاون کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوگا" ۔۔۔۔ میورک کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"مجھے کسی لیبارٹری کا کوئی علم نہیں ہے ۔۔۔۔ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں" ۔۔۔۔ لڑکی نے ایک بار پھر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میورک! ۔۔۔ تمہیں راز چاہئیں ۔۔۔ مل جائیں گے ۔۔۔۔ اب مادام جیکی کہیں جا تو نہیں سکتی ۔۔۔۔ آؤ میرے ساتھ ۔۔۔۔ میں تمہیں راز

حاصل کرنے کی ترکیب بتاتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے میورک کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران! ۔۔۔۔ یہ میرے ملک کے لئے اہم مسئلہ ہے تمہارا شکریہ کہ تم نے اس راز تک پہنچنے میں میری مدد کی ۔۔۔ اب تم جا سکتے ہو ڈاکٹر" ۔۔۔۔ میورک نے سرد لہجے میں جواب دیا اور پھر وہ پاس کھڑے ڈاکٹر سے مخاطب ہو گیا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ ڈاکٹر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے سیکرٹ سروس کے چیف کے سامنے اُسے مودب ہونا ہی تھا۔

"اس لڑکی کو میں ہیڈ کوارٹر لے جانا چاہتا ہوں ۔۔۔ اس کے انتظامات کرو" ۔۔۔۔ میورک کا لہجہ بے حد سخت تھا اور عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ میورک کے اس رویے نے اُسے خاصا مشتعل کر دیا ہے۔

"جناب! ۔۔۔ یہ لڑکی اب ٹھیک ہے ۔۔۔۔ ہم نے اس کے خون سے زہر کے اثرات واش کر دیئے ہیں ۔۔۔ صرف کمزوری ہے۔ اور کچھ نہیں ۔۔۔ اس لئے آپ اسے جس طرح چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ یہ آسانی سے چل پھر سکے گی" ۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"او۔کے! ۔۔۔۔ اُٹھو لڑکی! ۔۔۔۔ تم اپنے آپ کو گرفتار سمجھو" ۔۔۔۔ میورک نے یکلخت جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکٹر کی طرف مُڑ گیا۔

"ڈاکٹر! ۔۔۔ باہر جا کر میرے ساتھیوں کو بُلا لائیں" ۔۔۔۔ میورک نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف لپک گیا۔

"میورک! ____ آخر اتنی جلدی بھی کیا ہے ____ تم تو اس طرح بے چین ہو رہے ہو جیسے مادام جیکی عالم نزع میں ہو" ____ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو ____ یہ سرکاری معاملات ہیں اور میں سرکاری معاملات میں کوئی مداخلت پسند نہیں کرتا" ____ میورک نے اس بار عمران کو بھی جھڑک دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران کا زوردار تھپڑ واقعی پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

"جب خود شکار کھیلنے لگ جاؤ ____ تب کسی پر رعب جھاڑا کرنا۔ سمجھے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم ____ تم ____ میں تمہیں گولی مار دوں گا ____ میں تمہیں دوست سمجھ کر تمہارا لحاظ کر رہا تھا اور تم میرے راستے میں آ رہے ہو" ____ میورک نے گال پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے انتہائی خونخوار لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"جناب! ____ باہر تو صرف آپ کی کار موجود ہے اور کوئی آدمی نہیں ہے" ____ ڈاکٹر نے حیرت سے ماحول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ باہر جائیں" ____ عمران نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"ٹھہرو ڈاکٹر! ____ تم یہاں رکو ____ اس لڑکی کو باہر نہ نکلنے دینا ____ میں فون کر کے ابھی آدمی منگواتا ہوں ____ اور عمران! ____ تم بھی اپنے آپ کو گرفتار سمجھو" ____ میورک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر تیزی

سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"چلو اٹھو جیکی! ____ اس کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے" ____ عمران نے میورک کے باہر نکلتے ہی مادام جیکی سے مخاطب ہو کر کہا جو بوکھلاہٹ میں بستر پہ ہی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں سے خوف کے شدید آثار نمایاں تھے۔

"آپ انہیں نہیں لے جا سکتے جناب! ____ جب تک ____" ڈاکٹر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا

"آپ ڈاکٹر ہیں ____ اس لئے آپ کے پیشے کے تقدس کا خیال کرتے ہوئے میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آپ خاموش رہیں ورنہ" ____ عمران نے ایسے غراتے ہوئے لہجے میں کہا کہ ڈاکٹر بری طرح سہم کر رہ گیا۔ اور منہ سے کچھ نہ بول سکا۔

"چلو جیکی" ____ عمران نے جیکی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور جیکی اچھل کر بستر سے نیچے اتر آئی۔

عمران نے آگے بڑھ کر جیکی کا بازو پکڑا اور پھر اسے دوڑاتا ہوا دروازے سے باہر نکل آیا۔ آگے ایک راہداری تھی۔

ابھی عمران اور مادام جیکی دونوں ایک راہداری میں ہی تھے کہ موڑ سے میورک دوڑتا ہوا آیا۔

"رک جاؤ ____ تم نہیں جا سکتے" ____ میورک نے ان دونوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تم میں ہمت ہے روکنے کی تو روک کر دیکھو" ____ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — میں تمہیں گولی مار دوں گا" — میورک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن پھر نیچے گر پڑتا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"ڈاکٹر! — اس کا علاج کرو — ریڑھ کی ہڈی کا چھٹا مہرہ ایڈجسٹ کر دینا" — عمران نے مڑ کر کمرے کے دروازے کے باہر کھڑے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جیکی کو ساتھ لئے وہ دوڑتا ہوا مین گیٹ سے باہر آگیا جہاں میورک کی کار کھڑی تھی۔

اسی لمحے صفدر مین گیٹ سے اندر داخل ہوا اور عمران اور جیکی کو کار کی طرف بڑھتے دیکھ کر ادھر ہی آگیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب" — ؟ صفدر نے قریب آکر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سب ٹھیک ہے — آؤ بیٹھو۔ جلدی کرو" — عمران نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر جیکی کو اندر دھکیلتے ہوئے جواب دیا اور پھر خود تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ سیٹ پر آبیٹھا اور عمران نے کار گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

"وہ میورک صاحب" — صفدر نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کا ساؤنڈ خراب ہو گیا ہے" عمران نے کہا اور کار ہسپتال سے باہر نکال کر تیزی سے دائیں طرف کو مڑ گیا۔

"نعمانی چلا گیا ہے"؟ عمران نے پوچھا۔

"ہاں! میں نے میورک کی دوسری کار میں اسے بھیج دیا ہے لیکن اگر اسے جولیا مل گئی تو وہ اسے ہسپتال لے آئے گا۔ مگر آپ تو یہاں سے جا رہے ہیں" صفدر نے جلدی سے جواب دیا۔

"اوہ! جلدی سے اسے کال کرو اور کہو کہ اگر جولیا مل جائے تو پہلے واچ ٹرانسمیٹر پر جگہ پوچھ لے۔ فی الحال کوئی جگہ بھی میرے ذہن میں نہیں ہے" عمران نے کہا اور صفدر نے واچ ٹرانسمیٹر پر نعمانی کو کال کرنا شروع کر دیا

"اوہ! نعمانی تو کال رسیو بھی نہیں کر رہا" چند لمحوں بعد صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"کال رسیو نہیں کر رہا۔ کیوں! کہیں جولیا کے ساتھ ہی اس کا ٹکراؤ اس حملہ آور گروپ سے تو نہیں ہو گیا" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"معلوم نہیں" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کار کا رخ ایک چوک سے دائیں طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

یہ سڑک ریلوے اسٹیشن کی طرف جاتی تھی اور چوک پر ہی ایک بہت بڑا اشارتی بورڈ نصب تھا جس پر ریلوے اسٹیشن کو جانے والی سڑک کی سمت درج تھی۔

"مادام جیکی اب تمہیں یقین آگیا ہو گا کہ ہم جولیا کے ساتھی ہیں اور جولیا تمہارے میک اپ میں ہے۔ اس کی جان شدید خطرے میں ہے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اب تک تمہاری اصل شکل نہیں دیکھی اس لئے ہم جولیا کو تمہارے میک اپ میں پہچان نہیں سکتے۔ کیا تم خود ہی اپنا اصل حلیہ بتاؤ گی"۔ عمران نے بیک مرر میں پیچھے بیٹھی مادام جیکی سے جو جولیا کے میک اپ میں تھی دیکھتے ہوئے کہا۔

"حلیہ کیا! میں اپنا فوٹو تمہیں دکھا دیتی ہوں"۔ مادام جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے گلے کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک جھٹکے سے واپس کھینچا تو اس کے ہاتھ میں باریک زنجیر کے ساتھ منسلک ایک لاکٹ موجود تھا۔ زنجیر شاید کافی لمبی تھی اس لئے لاکٹ گلے میں نہ ہونے کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا تھا۔ مادام جیکی نے لاکٹ کو درمیان سے کھولا اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ لاکٹ کے اندر ایک تصویر موجود تھی جو ظاہر ہے مادام جیکی کی ہو گی۔ عمران نے ایک نظر لاکٹ کو دیکھا اور پھر اسے صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے بھی ایک نظر دیکھ کر لاکٹ واپس مادام جیکی کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ! اب ہم تمہیں آسانی سے پہچان لیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی اس فقرے پر مسکرا دیا۔

ابھی عمران تھوڑا ہی آگے گیا تھا کہ اس نے سڑک پر لوگوں کا ہجوم اکٹھا دیکھا۔ لوگ ایک ٹیکسی کو گھیرے ہوئے تھے۔ عمران نے دور سے ہی چیک کر لیا کہ ٹیکسی کا ایکسیڈنٹ ہو چکا ہے۔ وہ سڑک کی سائیڈ پر موجود ایک فیکٹری کی پختہ دیوار سے ٹکرا کر رکی کھڑی تھی۔

عمران نے کار اس کے قریب جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر دوڑتا ہوا ہجوم کی طرف بڑھ گیا لیکن ہجوم کو چیر کر جب وہ ٹیکسی کے قریب پہنچا تو اس

کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ ٹیکسی کے ادھ کھلے دروازے سے مادام جیکی کے میک اپ میں جولیا کی لاش صاف نظر آ رہی تھی۔ بالکل وہی شکل جو ابھی اس نے مادام جیکی کے لاکٹ میں دیکھی تھی۔

سیکشن تھری کی پرانی سی عمارت کے ایک کمرے میں چارلس اور انتھونی بڑے مطمئن انداز میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان دونوں کے چہروں پر کامیابی کی مسکراہٹ جگمگا رہی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کورو ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر لئے اندر داخل ہوا۔

"میں نے اس پر چیف باس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی ہے۔ آپ بات کر لیں" ___ کورو نے ٹرانسمیٹر سامنے موجود میز پر رکھتے ہوئے کہا اور چارلس سر ہلاتے ہوئے اس پر جھک گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس پر موجود بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ___ ہیلو ___ ٹی تھری کالنگ باس۔ اوور" ___ چارلس نے بار بار یہ فقرہ کہنا شروع کر دیا۔

"یس ___ ٹی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور" ___ چند لمحوں بعد ہی چیف

باس کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا ہوا بلب مسلسل جلنے لگا۔

" باس! ــ مشن مکمل ہو گیا ہے ــ مادام جیکی کو گولی مار دی گئی ہے۔ اوور" ــ چارلس نے کہا۔

" تفصیلی رپورٹ دو۔ اوور" ــ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

" باس! ــ مادام جیکی اور دوسری لڑکی جولیا ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ایک ٹیکسی کے ذریعے ریڈ ایریو جا رہی تھیں کہ ہمیں اطلاع مل گئی ــ ہم فوراً ان کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن اس وقت تک وہ ایک ہائی وے سائیڈ ریستوران میں پہنچ چکی تھیں ــ ٹیکسی ہمیں ریستوران کے باہر کھڑی نظر آ گئی تھی۔ لیکن ریستوران میں صرف مادام جیکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی ساتھی لڑکی موجود نہ تھی ــ لیکن چونکہ ہمارے لئے اہم مادام جیکی ہی تھی اس لئے ہم نے اس پر فائر کھول دیا۔ لیکن وہاں موجود پولیس شیرف اور دوسرے پولیس افسران آڑے آ گئے۔ یہ لوگ تو ہلاک ہو گئے لیکن ان کی وجہ سے مادام جیکی کو فرار ہونے کا موقع مل گیا وہ اچانک ریستوران سے غائب ہو گئی ــ ہم اسے تلاش کرتے رہے لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چلا ــ اس پر مجھے خیال آیا کہ وہ جب بھی ریڈ ایریو پوائنٹ پہنچے گی، لازماً ولیسٹرن کارمن جانے کے لئے ریلوے اسٹیشن کا ہی رخ کرے گی ــ چنانچہ ہم اس کی تلاش میں ناکام ہو کر ریڈ ایریو کے ریلوے اسٹیشن کی طرف گئے اور وہاں اسے تلاش کیا گیا لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چلا ــ میں نے سیکشن تھری کو باقی شہر میں پھیلا دیا تھا اور خود

انتھونی کے ساتھ ریلوے اسٹیشن پر ہی رہا کہ اچانک مجھے مادام جیکی ایک ٹیکسی میں بیٹھی ہوئی نظر آ گئی ــ میں نے فوراً اس کا تعاقب کیا اور پھر اسٹیشن سے کچھ دور آگے جا کر میں نے ٹیکسی کو کور کیا اور چلتی ہوئی ٹیکسی پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس طرح مادام جیکی ٹیکسی ڈرائیور سمیت ہلاک ہو گئی اور ٹیکسی دیوار سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی ــ چونکہ اس سڑک پر ٹریفک بے پناہ تھا اس لئے ہم وہاں رکنے کی بجائے آگے بڑھ آئے۔ بہرحال مادام جیکی کے متعلق یقین ہے کہ وہ واقعی ختم ہو گئی ہے۔ اوور"۔ چارلس نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" کیسے یقین آیا تمہیں ــ ہو سکتا ہے وہ ہلاک نہ ہوئی ہو ــ صرف زخمی ہو۔ اوور" ــ چیف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" باس! ــ جس انداز میں ہم نے ٹیکسی پر گولیاں برسائی ہیں اس کے بعد کسی کے بچ جانے کا پوائنٹ ایک فیصد بھی چانس باقی نہیں رہتا ــ ویسے آپ کہیں تو میں سیکشن تھری کے ذریعے اس کی تصدیق کرا لیتا ہوں۔ اوور" ــ چارلس نے جواب دیا۔

" ہاں! ــ تصدیق بے حد ضروری ہے ــ فوراً تصدیق کر کے مجھے رپورٹ دو ــ اوور اینڈ آل" ــ چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چارلس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کورو! ــ تم کسی آدمی کو بھیج کر تصدیق کر لو۔ تاکہ چیف باس کو پوری طرح یقین آ جائے" ــ چارلس نے مسکراتے ہوئے کورو سے کہا۔

" ٹھیک ہے ــ میں ابھی معلوم کرا لیتا ہوں" ــ کورو نے

سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ویسے ہم تصدیق کے لئے رُک تو سکتے تھے وہاں" ـــ انتھونی نے کہا۔

"نہیں! ـــ اس طرح ہماری مکمل نشاندہی ہو جاتی ـــ ویسے تصدیق کی ضرورت ہی نہیں ہے" ـــ چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے ـــ یہ مشن تو ختم ہوا" ـــ انتھونی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے ـــ اب نئے مشن تک چھٹیاں ـــ میرا تو پروگرام اس بار سینڈ بیچ جانے کا ہے ـــ وہاں آجکل بڑا شاندار میلہ لگا ہوا ہے ـــ اگر تم ساتھ دو تو میری طرف سے دعوت سمجھو" ـــ چارلس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ! ـــ ضرور چلوں گا ـــ میں تو خود ایسے خوبصورت میلوں کا شوقین ہوں" ـــ انتھونی نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور چارلس نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ دونوں اس میلے کے بارے میں گفتگو میں مصروف ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کورو تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا کورو" ـــ؟ چارلس نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ باس! ـــ انتہائی تشویشناک خبر ہے ـــ مادام جیکی تو زندہ ہے" ـــ کورو نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو ـــ یہ کیسے ممکن ہے ـــ اس قدر گولیاں کھانے کے بعد وہ کیسے زندہ رہ سکتی ہے" ـــ؟ چارلس نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس! ـــ جسے آپ نے مارا ہے وہ زندہ نہیں ہے وہ تو مر گئی ہے ـــ لیکن وہ اصل مادام جیکی نہیں تھی ـــ اصل مادام جیکی اس لڑکی جولیا کے میک اپ میں تھی اور اُسے سیکرٹ سروس کا چیف میورک لے کر ہسپتال پہنچا ـــ اُسے سانپ نے کاٹا ہوا تھا۔ وہاں ڈاکٹروں نے اس کا علاج کیا ـــ میورک کے ساتھ پاکیشیائی نوجوان بھی تھے جو شائد اس لڑکی جولیا کے ساتھی تھے ـــ انہوں نے پہچانا کہ وہ جولیا نہیں ہے بلکہ جولیا کے میک اپ میں مادام جیکی ہے ـــ وہاں میورک نے اس سے زیرو لیبارٹری کے راز معلوم کرنے چاہے تو ان پاکیشیائی آدمیوں اور میورک کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور انہوں نے میورک کو زخمی کر دیا اور مادام جیکی کو لے اُڑے ـــ میں نے تصدیق کے لئے ہسپتال بھی فون کیا تھا۔ اس کا انچارج ڈاکٹر میرا واقف ہے۔ اسی سے یہ ساری تفصیل معلوم ہوئی ہے وہ لڑکی اور ٹیکسی ڈرائیور جسے آپ نے گولیوں سے چھلنی کیا تھا ان کی لاشیں بھی اسی ہسپتال میں پہنچی ہیں اور ان کا پوسٹ مارٹم ہو رہا ہے" ـــ کورو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ اوہ! ویری بیڈ ـــ اوہ! ـــ اب میں سمجھ گیا کہ ہمارے ساتھ کیا چکر ہوا ہے۔ دونوں میں مشابہت تو پہلے ہی تھی اس لئے ان دونوں نے ایک دوسرے کا میک اپ کر لیا ـــ اس طرح جسے ہم مادام جیکی سمجھتے رہے وہ دراصل مادام جیکی نہ تھی ـــ اوہ ویری بیڈ ـــ یہ تو بہت بُرا ہوا" ـــ

چارلس نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

" اوہ! ـــ اسی لئے ریستوران میں وہ لڑکی جو مادام جیکی کے میک اپ میں تھی۔ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی ـــ ویسے باس! جو پھرتی اس لڑکی نے دکھائی ہے اس سے مجھے پہلے بھی شک پڑا تھا کہ مادام جیکی اس قدر پھرتیلی نہیں ہو سکتی" ـــ انتھونی نے کہا۔

" کورو! ـــ اب مادام جیکی کو تلاش کرنا ہماری مجبوری بن گیا ہے ورنہ تو چیف باس ہم سب کو گولیوں سے اڑا دے گا ـــ اب ایسا ہے کہ ان پاکیشیائیوں کو تلاش کیا جائے ـــ وہ بلیو اینگل کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں ملی" ـــ چارلس نے کہا۔

" ہمارے مشن پر جانے کے بعد کال آئی تھی تو میرے آدمیوں نے اُسے بتایا کہ مادام جیکی ٹریس ہو گئی ہے اور ہم اُسے شکار کرنے گئے ہوئے ہیں ـــ میرے خیال میں اس کال کے بعد انہوں نے وہ نگرانی بھی ختم کر دی ہو گی" ـــ کورو نے جواب دیا۔

" تم فوراً اپنے سب آدمیوں کو یہاں شہر میں پھیلا دو ۔ اور بلیو اینگل کو ہدایت دے دو کہ وہ ویسٹرن کارمن میں انہیں تلاش کریں ـــ جیسے ہی کوئی پاکیشیائی نظر آئے ـــ اُسے اغوا کر لیا جائے تاکہ اس سے پوچھ گچھ کر کے مادام جیکی کا پتہ لگایا جا سکے" ـــ چارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس" ـــ کورو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپک گیا۔

" آؤ انتھونی! ـــ ہم خود بھی ان پاکیشیائیوں کو تلاش کریں۔ شاید کوئی ہمیں ہی نظر آ جائے ـــ ہم نے واقعی بہت بڑا دھوکہ کھایا ہے" ـــ چارلس نے انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بھاگنے کے سے انداز میں بڑھنے لگا۔ انتھونی بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے تھا۔

ٹرک ڈرائیور نے جولیا کو ریڈ ایرو شہر کے پہلے چوک پر اتار دیا۔ کیونکہ اس نے شہر کے اندر جانے کی بجائے بیرونی سڑک سے آگے چلا جانا تھا۔

"بہت بہت شکریہ جناب" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے ٹرک ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا اور ٹرک ڈرائیور مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھا اور اُسے ایک طرف سڑک کے کنارے بنا ہوا ایک چھوٹا سا ریستوران نظر آ گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس ریستوران کی طرف بڑھ گئی۔

"اوہ مادام آپ" ——— ریستوران کے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے جولیا کو دیکھتے ہی چونک کر کہا اور جولیا مادام جیکی کے اس وسیع تعارف سے دل ہی دل میں جھنجھلا کر رہ گئی۔ ہر جگہ کے لوگ مادام جیکی سے واقف تھے۔

"میں نے ایک فون کرنا ہے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام! ——— یہاں کیوں ——— آپ ادھر اندر دفتر میں تشریف

لے جائیں ——— باس تھامسن وہاں موجود ہیں" ——— کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی جس کی طرف کاؤنٹر مین نے اشارہ کیا تھا۔

راہداری کے آخر میں ایک کمرے کے دروازے پر تھامسن کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی اور دروازہ بھی بند نہ تھا۔ جولیا اندر داخل ہوئی تو سامنے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک نوجوان چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ مادام جیکی ——— آپ اور یہاں" ——— نوجوان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں! ——— یہاں سے گزر رہی تھی کہ فون کی ضرورت پڑ گئی" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— یہ تو میری خوش قسمتی ہے مادام! ——— آپ تو جانتی ہی ہیں کہ یہ ریستوران آپ کے ڈیڈی کی ملکیت ہے اور میں تو آپ کے ڈیڈی کا غلام ہوں" ——— تھامسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ وہ اب سمجھی تھی کہ آخر یہ لوگ اس سے اس قدر ادب سے کیوں پیش آ رہے ہیں۔

"شکریہ" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے میز پر رکھے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا لیکن نمبر ڈائل کرنے سے پہلے وہ یکدم رک گئی۔ کیونکہ اُسے تو بولیویا اور ویسٹرن کارمن کے درمیان کوڈ نمبر کا علم نہ تھا اور وہ تھامسن پر یہ ظاہر نہ کرنا چاہتی تھی کہ اُسے کوڈ نمبر کا علم نہیں ہے۔

"تھامسن! ——— میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ——— تم ایک نمبر ملا دو"۔

جولیا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ضرور مادام! —— ویسے ڈاکٹر کو کال کروں" —— تھامسن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں! —— اب اس قدر بھی طبیعت خراب نہیں ہے" —— جولیا نے کہا اور اس نے صفدر کے ہوٹل کا نام بتا دیا۔

" یس مادام" —— تھامسن نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے جلدی جلدی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب رابطہ قائم ہو گیا تو اس نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ لیکن جولیا کو یہ معلوم کر کے بے حد مایوسی ہوئی کہ صفدر کمرے میں موجود نہیں ہے۔ اس کا کمرہ کافی دیر سے لاک تھا اور کوئی پیغام موجود نہ تھا۔ جولیا نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" آپ واقعی پریشان لگتی ہیں مادام! —— مجھے بتایئے کیا پریشانی ہے آپ شاید نہ جانتی ہوں لیکن لارڈ بومن مجھے اچھی طرح جانتے ہیں" —— تھامسن نے غور سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ میک اپ کا سامان اور میرے لئے کوئی دوسرا لباس مہیا کر سکتے ہیں فوری طور پر" —— آخر کار جولیا نے کہہ ہی دیا کیونکہ اس میک اپ کی وجہ سے وہ واقعی سخت الجھن محسوس کر رہی تھی۔

" میک اپ کا سامان اور لباس! —— اوہ کیوں مادام! —— ویسے یہ سب کچھ تو یہاں موجود ہے۔ لیکن مادام! —— آپ کھل کر بتائیں کہ سلسلہ کیا ہے —— آپ یقین کریں تھامسن آپ کی خاطر جان بھی قربان کر دے گا —— لارڈ بومن کے مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں" —— تھامسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور جولیا نے اس کے چہرے پر ابھرنے والے

تاثرات سے ہی اندازہ لگا لیا کہ یہ آدمی مخصوص ڈھب کا ہے۔

" او کے تھامسن! —— اب میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں —— لارڈ بومن کو قتل کر دیا گیا ہے اور ان کو قتل کرنے والا گروپ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے —— یہاں تھوڑی دور پیچھے ریستوران میں بھی انہوں نے مجھ پر حملہ کیا لیکن میں بال بال بچ گئی —— اب انہوں نے پورے ریڈ ایریا اور ویلسٹرن کارمن کو گھیرا ہوا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میں میک اپ کر کے لباس تبدیل کر لوں تاکہ وہ مجھے پہچان نہ سکیں —— اس کے بعد میں اطمینان سے ویلسٹرن کارمن پہنچ جاؤں گی" —— جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لارڈ بومن کو قتل کر دیا گیا ہے —— اوہ! ویری سیڈ —— اوہ مادام! یہ جو ریستوران پر حملے کے دوران پولیس آفیسران مارے گئے ہیں وہ حملہ آپ پر تھا —— مجھے ابھی اطلاع ملی ہے لیکن یہ حملہ آور کون ہیں —— مجھے بتایئے! میں ان کے خلاف کام کروں گا" —— تھامسن نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

" فی الحال تم اتنا ہی کرو جتنا تمہیں کہا جا رہا ہے —— یہ لمبا کھیل ہے تمہاری سمجھ میں ابھی نہیں آئے گا" —— جولیا نے اسے ضرورت سے زیادہ پھیلتے دیکھ کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ یس مادام! —— ٹھیک ہے۔ آیئے میرے ساتھ" —— تھامسن نے کہا اور اٹھ کر ایک عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اٹھ کر اس کے پیچھے گئی اور تھامسن اسے ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا جو انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔

"یہاں وارڈ روب میں ہر قسم کے لباس موجود ہیں مادام! ___ اور نچلے خانے میں انتہائی جدید میک اَپ باکس بھی موجود ہیں ___ میں اوپر دفتر میں موجود ہوں۔ آپ اس دوران تیار ہو جائیں" ___ تھامسن نے ایک کپڑوں والی دیوار گیر الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اوپر دفتر میں واپس چلا گیا۔

جولیا نے الماری کھولی تو واقعی اس میں ہر قسم کے زنانہ اور مردانہ لباس موجود تھے۔ نچلے خانے میں میک اَپ باکس بھی موجود تھا جولیا نے میک اَپ باکس اٹھایا اور ایک لباس منتخب کر کے وہ باتھ روم میں چلی گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ باتھ روم سے برآمد ہوئی تو نہ صرف اس کا حلیہ یکسر بدل چکا تھا بلکہ اس کا لباس بھی۔ اور اب اسے دیکھ کر کوئی نہ پہچان سکتا تھا کہ وہ مادام جیکی ہے۔ ویسے احتیاطاً اس نے میک اَپ کر لیا تھا تاکہ جب تک وہ خود نہ چاہے اسے جولیا کی حیثیت سے بھی کوئی نہ پہچان سکے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو زیادہ محفوظ تصور کر رہی تھی۔ میک اَپ باکس اس نے واپس الماری میں رکھا اور پھر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی وہ اوپر دفتر میں پہنچ گئی۔

"آپ کے لئے کیا منگواؤں مادام! ___ آپ تو بالکل ہی بدل گئی ہیں"۔ تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ! ___ اب میں چلتی ہوں" ___ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کچھ دیر تشریف رکھیں مادام! ___ پھر میں خود آپ کو اسٹیشن چھوڑ آؤں گا ___ ویسے اگر آپ چاہیں تو میری کار حاضر ہے" ___ تھامسن نے کہا۔

"اوہ نہیں! ___ گاڑی میں زیادہ محفوظ رہوں گی" ___ جولیا نے کہا۔

"اوہ! ___ آپ اب اپنی حفاظت کے بارے میں قطعی بے فکر رہیں۔ میں نے اس کا بندوبست کر دیا ہے" ___ تھامسن نے بڑے پُراسرار سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"بندوبست کر دیا ہے ___ کیا مطلب! میں سمجھی نہیں" ___ جولیا اس کا فقرہ سُن کر بُری طرح چونک پڑی۔

"مادام! ___ آپ واقعی مجھے نہیں جانتیں ___ ورنہ تھامسن ریڈ ایریا میں لارڈ بومن کے مفادات کا نگہبان ہے اور میرے لئے کوئی بھی کام مشکل نہیں ہے ___ میں نے اس گروپ کی تلاش کے لئے فوری طور پر منصوبہ بندی کی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ___ میرے پاس بہترین آدمی ہیں۔ ایک پورا گروپ ہے ___ میں نے فوری طور پر گروپ کی ایک لڑکی کو آپ کا میک اَپ کر کے اسٹیشن پہنچنے کا حکم دیا ہے اس لڑکی کی نگرانی میرا گروپ کرے گا۔ اسٹیشن پہنچ کر یہ لڑکی کچھ دیر گھومے پھرے گی اور پھر وہاں سے واپس شہر میں گھومے گی ___ ظاہر ہے حملہ آور گروپ آپ کے میک اَپ میں اسے دیکھ کر جیسے ہی پیچھے آئیں گے میرا گروپ انہیں چیک کرے گا اور ایک بھی آدمی ہاتھ آ گیا تو پھر میں اس پورے گروپ کو پاتال سے بھی کھینچ لاؤں گا" ___ تھامسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ منصوبہ تو تمہارا اچھا ہے لیکن وہ لڑکی کہیں ماری نہ جائے۔ کیونکہ انہوں نے دیکھتے ہی فائر کھول دینا ہے" ___ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ___ میرے آدمی ایسے معاملات میں بے حد ہوشیار

ہیں" ـــــ تھامسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــــ اگر تم اس گروپ کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر سکو تو مجھے خوشی ہو گی۔ لیکن میں نے فوراً ولیسٹرن کارمن پہنچنا ہے ـــــ یہ میرے لئے انتہائی اہم مسئلہ ہے" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" او کے ـــ آیئے! پھر میں آپ کو خود ہی اسٹیشن چھوڑ آتا ہوں" ـــــ تھامسن نے کہا اور جولیا نے بھی سوچا کہ اب وہ کہاں ٹیکسی تلاش کرتی پھرے گی اس لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ تھامسن کی کار میں بیٹھی اسٹیشن کی طرف جانے والی سڑک پر سفر کر رہی تھی۔ ایک چوک سے تھامسن نے جیسے ہی کار موڑی، ایک اور کار اس کے قریب سے گذر کر آگے بڑھ گئی اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا بُری طرح چونک پڑی۔ اس نے اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کو چیک کر لیا تھا۔

" اوہ تھامسن! ـــــ اس سیاہ کار کے پیچھے چلو ـــــ جلدی کرو۔ اس کار میں میرے اہم ساتھی موجود ہیں" ـــــ جولیا نے چونک کر کہا اور تھامسن نے سر ہلاتے ہوئے ایکسیلیٹر پر مزید دباؤ ڈالا اور کار تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ لیکن عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے جا رہی تھی اس لئے وہ کافی دُور آگے جا چکی تھی۔

" مگر مادام! ـــــ اس کار پر تو ولیسٹرن کارمن کی سیکرٹ سروس کا مخصوص نشان موجود ہے" ـــــ تھامسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" ہو گا ـــــ تم فکر نہ کرو" ـــــ جولیا نے کہا۔

اور پھر اچانک تھامسن اور جولیا دونوں دُور سڑک کے کنارے موجود

لوگوں کا ہجوم دیکھ کر چونک پڑے۔

وہ سیاہ کار بھی اس ہجوم کے قریب پہنچ کر رُک گئی۔ جب جولیا کی کار وہاں پہنچی تو عمران اس سیاہ کار سے نکل کر دوڑتا ہوا اس ہجوم کے اندر جا رہا تھا۔

تھامسن بھی چونکہ اس سیاہ کار کو دیکھ چکا تھا اس لئے اس نے بھی سیاہ کار کے پیچھے جا کر کار روک دی اور جولیا کار رُکتے ہی اُتر کر عمران کے پیچھے دوڑ پڑی۔

عمران کی حالت قابل دید تھی۔ اُسے زندگی میں پہلی بار اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا تھا۔ لیکن سامنے ٹیکسی کی کھلی سائیڈ سے آدھی سے زیادہ باہر کو لٹکی ہوئی عورت کا چہرہ صاف مادام جیکی کا نظر آرہا تھا اس کی گردن اور اوپر کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا لیکن چہرہ بچا ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے جولیا کے میک اپ میں مادام جیکی کے سامنے آنے کے بعد یہ بات طے تھی کہ مادام جیکی کے میک اپ میں جولیا ہے۔

"اوہ عمران صاحب! ــــ یہ تو جولیا کی لاش ہے" ــــ دوسرے لمحے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کاش! ــــ میں یہ ہولناک منظر دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہتا" ــــ عمران نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران! ــــ میں جولیا ہوں" ــــ اچانک عمران کے کانوں میں عقب سے جولیا کی ہلکی سی آواز پڑی اور عمران اس طرح اچھل کر مڑا جیسے اُسے

لاکھوں وولٹیج بجلی کا شاک لگا ہو۔

"میری شناخت مت کرنا ــــ آؤ میرے ساتھ" ــــ سامنے کھڑی ایک مقامی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کا زلزلے کی زد میں آیا ہوا ذہن یکلخت کھل اٹھا۔ اس کے ذہن میں مسرت کی پھلجھڑیاں سی چھوٹنے لگی۔ وہ لڑکی کے چہرے پر موجود میک اپ پہچان گیا تھا۔

"عمران صاحب" ــــ صفدر کے لہجے میں بھی بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں! ــــ یہ جولیا ہے ــــ اوہ خدایا! ــــ تو کتنا رحیم ہے" ــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جولیا اس دوران دوڑتی ہوئی ان کی سیاہ کار کے پیچھے کھڑی کار تک پہنچ گئی تھی۔

"صفدر! ــــ مادام جیکی کو لے آؤ ــــ جلدی کرو" ــــ عمران نے صفدر سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میرے گروپ کی لڑکی ہے مادام! ــــ اوہ! واقعی آپ درست کہہ رہی تھیں ــــ لیکن میرا گروپ کہاں گیا۔ شاید وہ ان حملہ آوروں کے پیچھے گیا ہوگا" ــــ اسی لمحے دُور سے دوڑ کر آتے ہوئے تھامسن نے تیز تیز لہجے میں کار کے قریب کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں ــــ اور اب ہم تمہارے اڈے پر جا رہے ہیں۔ جلدی کرو" ــــ جولیا نے عمران اور صفدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ صفدر اس وقت کار میں موجود جولیا کے میک اپ میں سہمی اور دُبکی بیٹھی مادام جیکی کو باہر نکال رہا تھا۔

"اچھا چلو جلدی کرو ــــ پلیز میرا اڈے پر پہنچنا بے حد ضروری ہے" ــــ تھامسن نے سر ہلاتے ہوئے سٹیرنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے عمران

اور صفدر کو مادام جیکی سمیت پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی ۔ اپنے میک اَپ میں مادام جیکی کو ٹھیک ٹھاک دیکھ کر اُسے دل ہی دل میں بے حد خوشی ہو رہی تھی اور خوشی بھی ڈبل کہ ایک تو وہ سانپ کاٹنے سے صحت یاب ہو گئی اور دوسری اس لئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئی ہے ۔

تھامسن نے ان کے بیٹھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے کار موڑی اور پھر وہ اُسے انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑانے لگا ۔

" میں آپ کو ایک خفیہ اڈے پر پہنچا دیتا ہوں ــــ وہاں آپ بالکل محفوظ رہیں گی ــــ اس طرح میں آپ کی طرف سے بے فکر ہو کر ان حملہ آوروں کے خلاف کام کر سکوں گا " ــــ تھامسن نے پاس بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا ۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور ایک کوٹھی کے پھاٹک پر رُک گئی ۔ تھامسن نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا تو سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آ گیا ۔

" راجر ــــ یہ مادام جیکی اور ان کے مہمان ہیں ــــ ان کا خیال رکھنا ۔ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو " ــــ تھامسن نے نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

" یس باس " ــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" جائیے مادام ! ــــ اور بے فکر رہیں ــــ یہاں آپ پوری طرح محفوظ رہیں گی " ــــ تھامسن نے پاس بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا کار سے نیچے اُتر آئی ۔ عمران ، صفدر اور مادام جیکی بھی کار سے نیچے اُترے اور پھر جولیا کی رہنمائی میں وہ پھاٹک کراس کر کے کوٹھی کے اندر پہنچ گئے ۔ یہاں راجر کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ ویسے کوٹھی ہر قسم کے سازوسامان اور فرنیچر سے مکمل طور پر آراستہ تھی ۔

" جیکی تم بچ گئی ــــ مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے " ــــ کمرے میں پہنچتے ہی جولیا بے اختیار مادام جیکی سے لپٹ گئی ۔

" اوہ ! ــــ اوہ ! جولیا تم ــــ لیکن " ــــ مادام جیکی نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بُری طرح چونک کر کہا ۔ وہ شاید ابھی تک جولیا کو نہ پہچان سکی تھی ۔

" میں نے تمہیں درختوں کے اس جھنڈ سے نکال کر سڑک کے کنارے لٹایا تھا ــــ تمہیں زردی مائل سانپ نے کاٹ لیا تھا اور میرے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا ــــ بہرحال مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ تم نہ صرف زندہ بچ گئی ہو ــــ بلکہ میرے ساتھیوں کی تحویل میں آ گئی ہو " ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" تمہارے ساتھی " ــــ مادام جیکی نے چونک کر کہا ۔

" ہاں ! ــــ یہ میرے ساتھی ہیں علی عمران اور صفدر ــــ اوہ ! عمران کہاں گیا ہے " ــــ جولیا نے مُڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے چونک کر کہا جہاں صرف صفدر موجود تھا ۔ عمران غائب تھا ۔

" وہ نعمانی کو کال کر کے یہاں بلانے کے لئے گیا ہے ۔ کیونکہ نعمانی کو تمہاری تلاش میں ریلوے اسٹیشن بھیجا گیا تھا " ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" مگر یہ تھامسن تو ڈیڈی کا خاص آدمی ہے ــــ یہ تمہیں کہاں سے مل

گیا" ___ مادام جیکی نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور جولیا نے اُسے ریستوران سے لے کر تھامسن تک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ! ___ تو وہ لڑکی جو تمہارے میک اپ میں تھی، تھامسن کی ساتھی تھی ___ اوہ! بیچاری تمہارے دھوکے میں ماری گئی" ___ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی کہ کار میں موجود لڑکی مادام جیکی کے میک اپ میں کیسے آگئی۔

" میرے نہیں ___ وہ مادام جیکی کے مغالطے میں ماری گئی ہے" ___ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مادام جیکی نے سر جھکا دیا۔

اسی لمحے عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

" جولیا تو موجود ہے ___ لیکن مادام جیکی کہاں گئیں" ___ عمران نے جولیا اور مادام جیکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" عمران! ___ یہ مادام جیکی ہیں" ___ جولیا نے جلدی سے مادام جیکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ مادام جیکی ہیں ___ تو پھر جولیا کہاں گئی" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

" عمران صاحب! ___ مس جولیا انتہائی کٹھن مراحل سے گذر کر آئی ہیں" ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کٹھالی میں پڑنے کے بعد ہی تو اصل شکل سامنے آتی ہے ___ ورنہ ہم تو ملاوٹ کو ہی اصل سونا ___ میرا مطلب ہے جولیا سمجھتے رہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

" ہاں تو مادام جیکی! ___ پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ سیکرٹ سروس کے

چیف میورک سے زیرو لیبارٹری کا راز کیوں چھپا رہی تھیں" ___ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہو کر مادام جیکی سے پوچھا۔

" میرے پاس کوئی راز نہیں ہے" ___ مادام جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ مادام جیکی! ___ گھبراؤ مت ___ عمران کو سب کچھ کھل کر بتا دو" جولیا نے کہا۔

" لیکن ___" مادام جیکی نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

" دیکھو مادام جیکی! ___ ہمیں تمہارے معاملات سے براہِ راست کوئی واسطہ نہیں ہے ___ ہماری ساتھی جولیا اتفاقاً اس چکر میں ملوث ہو گئی جس کی وجہ سے ہم بھاگ دوڑ کر رہے تھے ___ اب جولیا ہمیں مل گئی ہے اس لئے جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمارا کام ختم ہو گیا ہے ___ ہمیں نہ مقامی سیکرٹ سروس سے کوئی دلچسپی ہے نہ ایکریمیا سے ___ نہ وائٹ سٹار سے اور نہ ہی تمہارے ڈیڈی لارڈ بومن گروپ سے ___ وہاں ہسپتال میں تم نے میورک کی وجہ سے تذبذب کا اظہار کیا اور میورک جس طرح زیرو لیبارٹری کے راز کے حصول میں پاگل ہو رہا تھا اس لئے میں تمہیں وہاں سے نکال لایا تھا اور میورک سے ٹکراؤ پیدا کیا ___ اب اگر تم کچھ بتانا نہیں چاہتی تو بے شک نہ بتاؤ ___ یہ تھامسن تمہارا آدمی ہے۔ اگر تمہیں اس پر بھروسہ ہو تو ہم تمہیں چھوڑ کر یہیں سے واپس چلے جائیں گے ___ اور اگر تمہیں اس پر اعتماد نہ ہو تو مجھے بتاؤ کہ تم کہاں جانا چاہتی ہو۔ میں تمہیں بحفاظت وہاں پہنچا دوں گا" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے کیسے سمجھ لیا کہ میں میورک کو کچھ نہ بتانا چاہتی تھی" ۔۔۔ مادام جیکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم جولیا کے میک اپ میں ہو ۔۔۔ اور جولیا کے اشارے میں اچھی طرح سمجھتا ہوں ۔۔۔ کیوں جولیا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو" ۔۔۔ جولیا عمران کا مقصد سمجھ گئی تھی اور اس بار مادام جیکی کا چہرہ کھل اٹھا۔ جولیا نے جس طرح عمران کو ڈانٹا تھا اس سے وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ واقعی جولیا کے قریبی ساتھی ہیں۔

"کیا تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے" ۔۔۔ مادام جیکی نے کہا۔

"مرد بے چاروں کا تعلق صرف سروس سے ہوتا ہے ۔۔۔ اب چاہے یہ گورنمنٹ سروس ہو ۔۔۔ سیلف سروس ہو ۔۔۔ سیکرٹ سروس ہو یا بیگم سروس ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مادام جیکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی

"میں اس لئے پوچھ رہی تھی کہ تم میورک کے ساتھ تھے ۔۔۔ اور میورک کے ساتھ موجود کسی بھی آدمی پر میں اعتماد نہیں کر سکتی" ۔۔۔ مادام جیکی نے کھلے الفاظ میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو تم اسی لئے کچھ بتانے سے کترا رہی ہو ۔۔۔ ارے اس کے ساتھ میرا تعلق تو صرف میوزک سننے کی حد تک ہے" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو کیا ولیسٹرن کارمن سیکرٹ سروس بھی تمہارے لئے قابل اعتماد نہیں ہے" ۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں تمہیں بتا دیتی ہوں ۔۔۔ مس جولیا نے جس طرح

میری مدد کی ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھیوں پر اعتماد نہ کرنا میری کم ظرفی ہی ہو سکتی ہے ۔۔۔ تھامسن بہت نچلے درجے کا آدمی ہے اس لئے اس معاملے میں اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔ اصل چکر یہ ہے کہ زیرو لیبارٹری انتہائی خفیہ طور پر ایکریمیا نے بولیویا میں قائم کی ہے لیکن اس کے وجود سے نہ ولیسٹرن کارمن کی حکومت باخبر ہے اور نہ ہی بولیویا کی حکومت ۔۔۔ لیکن روسیاہ کو اس کی بھنک پڑ گئی اور روسیاہ نے اس زیرو لیبارٹری پر قبضہ کرنے کی جدوجہد شروع کر دی ۔۔۔ میرا باپ ایکریمیا کا ایجنٹ تھا۔ اس نے اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا کہ روسیاہ کے ایجنٹ سر ٹکرا کر مر گئے لیکن اس لیبارٹری کا راز نہیں ملا ۔۔۔ مقامی سیکرٹ سروس کا چیف میورک دراصل روسیاہ ہی ایجنٹ ہے لیکن ولیسٹرن کارمن کی حکومت کو اس کا علم نہیں ہے ۔۔۔ روسیاہ والوں نے اپنے طور پر ناکام ہونے کے بعد میورک کو آگے کیا کہ وہ اس زیرو لیبارٹری کا پتہ چلائے لارڈ بومن نے مجھے میورک کے بارے میں بتا دیا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ میورک ذاتی طور پر روسیاہ کا ایجنٹ ہے ۔۔۔ اور میورک نے ہی وائٹ سٹار کو آگے کیا ۔۔۔ اور راز حاصل کرنے کے لئے مس جولیا اور میری تبدیلی والی سازش سامنے آئی ۔۔۔ اب جہاں تک میرا تعلق ہے میں دراصل محب وطن ہوں۔ میں اپنے ڈیڈی سے بھی یہی مطالبہ کرتی رہتی تھی کہ اس قیمتی دھات کو ہمارے وطن ولیسٹرن کارمن اور بولیویا کے کام آنا چاہیئے ۔۔۔ لیکن میرا باپ ایکریمیا کا آدمی تھا۔ اس کو ولیسٹرن کارمن اور بولیویا سے زیادہ ایکریمیا سے دلچسپی تھی ۔۔۔ لیکن چونکہ وہ میرا باپ تھا اس لئے میں خاموش رہی اور ایکریمین بھی اسی لئے خاموش رہے کہ

لارڈ بومن کو وہ ہاتھ سے نہ گنوانا چاہتے تھے اور لارڈ بومن نے انہیں تسلی دی ہوئی تھی کہ یہ راز کبھی باہر نہ جائے گا ——— لیکن جیفرے بھی دراصل روسیاہی ایجنٹ تھا۔ چنانچہ موقع ملتے ہی اس نے لارڈ بومن کو ہلاک کر دیا اور خود ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ——— لیکن ہیڈ کوارٹر پر قبضے کے باوجود وہ کسی طرح بھی زیرو لیبارٹری کا پتہ نہ چلا سکا تھا ——— مس جولیا کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا اور عارضی طور پر میں نے چارج سنبھال لیا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایکریمی کبھی بھی مجھے برداشت نہ کر سکیں گے۔ لیکن اس دوران مس جولیا نے میرے میک اپ میں ایکریمیا کے ایجنٹ سے تلخ باتیں کیں تو انہیں یقین آ گیا کہ میں ان سے بغاوت کروں گی۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر میرے قتل کا حکم دے دیا ——— ادھر میورک بھی جانتا ہے کہ ایکریمیا کے علاوہ صرف میری ذات ہی اس لیبارٹری کے راز سے واقف ہے ——— چنانچہ میرے سامنے آتے ہی وہ پاگل ہو گیا کہ وہ مجھ سے راز حاصل کر کے روسیاہ تک پہنچا دے" ——— مادام جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو تم نے کوئی اور کہانی سنائی تھی ——— وہ بولیویا اور ولیسٹرن کارمن کی باہمی چپقلش والی" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کہانی صرف کسی کو مطمئن کرنے کے لئے گھڑی گئی تھی ——— اصل بات یہ ہے جو میں نے آپ لوگوں کو بتا دی ہے" ——— مادام جیکی نے کہا۔

"ایسی ہی ایک کہانی میورک نے بھی مجھے سنائی ہے ——— بہرحال

ب تم چاہتی ہو کہ زیرو لیبارٹری کا راز ولیسٹرن کارمن کی حکومت تک پہنچ جائے" ...ران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— میں چاہتی ہوں کہ اس دھات سے میرا اپنا ملک فائدہ ...ٹھائے ——— غیر اسے کیوں لے جائیں" ——— مادام جیکی نے کہا۔

"اس سلسلے میں تم کس پر اعتماد کرو گی" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف ولیسٹرن کارمن کے صدر پر ——— کیونکہ وزیر اعظم میورک کے رشتہ دار ...ہیں۔ ہو سکتا ہے میورک کے خلاف وہ حرکت میں نہ آئیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے ...وزیر اعظم کی وجہ سے یہ راز میورک تک اور وہاں سے روسیاہ تک پہنچ ...جائے تو پھر ولیسٹرن کارمن کی مشکلات بے حد بڑھ جائیں گی" ——— مادام جیکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم راز مجھے بتا دو۔ میں اسے صدر تک پہنچا دوں گا" ...مران نے کہا۔

"سوری! ——— میں ایسا نہیں کر سکتی ——— میں خود صدر صاحب سے ...ت کرنا چاہتی ہوں" ——— مادام جیکی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے! ——— پھر تم یہیں رہو ——— میں ولیسٹرن کارمن کے صدر سے ...رابطے کی کوشش کرتا ہوں" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم چیف باس سے بات کر لو۔ وہ خود ہی تمہارا رابطہ کرا دے گا" ...جولیا نے کہا۔

"ارے نہیں جولیا! ——— ایسی کوئی بات نہیں ——— ولیسٹرن کارمن کے صدر اور میں دونوں پرائمری میں اکٹھے پڑھتے رہے ہیں۔ اب یہ ان کی قسمت کہ وہ ملک کے صدر بن گئے اور میں کنواروں کی انجمن کا صدر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

نعمانی سیکرٹ سروس کی کار میں ریڈ ایرو کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گیا۔
ریلوے اسٹیشن خاصا وسیع و عریض بھی تھا اور وہاں لوگوں کا خاصا ہجوم بھی تھا۔
نعمانی ریلوے اسٹیشن پر اس طرح گھومتا پھر رہا تھا جیسے گاڑی پر سوار ہونے کی
بجائے تفریح کرنے آیا ہو۔ جو لڑکی بھی اُسے جولیا کے قد و قامت اور جسمانی
ساخت کی نظر آتی وہ جان بوجھ کر نہ صرف اس کے سامنے سے گذرتا، بلکہ
کھنکار کر یا کسی اور بہانے سے اُسے اپنی طرف متوجہ بھی کرتا۔ لیکن ہر بار اُسے
مایوسی ہی ہوتی۔

ابھی وہ ریلوے اسٹیشن پر گھوم ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر ضربیں
لگنی شروع ہو گئیں اور اس کا مطلب تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر اُسے کال کیا جا رہا
ہے۔ لیکن اس قدر ہجوم میں ظاہر ہے وہ کال رسیو نہ کر سکتا تھا اس لئے اس
نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دُور اُسے باتھ رومز کی قطار نظر آئی تو وہ تیزی سے ان
کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ ضربیں لگنی بند

ہو گئیں۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کی طرف سے جواب نہ ملنے پر کال بند کر دی گئی
ہے لیکن وہ مطمئن تھا کیونکہ وہ خود بھی تو کال کر سکتا تھا۔ لیکن باتھ روم میں
داخل ہونے کے بعد اس نے جیسے ہی واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچنا چاہا
وہ بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ ونڈ بٹن کا موٹا سرا غائب تھا۔ صرف باریک
سی تار باہر نکلی نظر آ رہی تھی۔

"اوہ! —— یہ بٹن کہاں گر گیا" —— نعمانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن
ظاہر ہے اس کا جواب وہ گھڑی تو نہ دے سکتی تھی۔ اب اس کے سوا اور کیا
سوچا جا سکتا تھا کہ وہ ڈھیلا ہو گا اور رش میں سے گذرتے ہوئے کہیں گر گیا
نعمانی نے ایک طویل سانس لیا اور باتھ رُوم سے باہر آ گیا۔ اب واچ ٹرانسمیٹر سے
کال وصول تو کی جا سکتی تھی لیکن کال کی نہ جا سکتی تھی۔ وہ فون بوتھ تلاش
کرنے لگا۔ کیونکہ اب یہی صورت رہ گئی تھی کہ وہ ہسپتال فون کر کے عمران
اور صفدر سے بات کرے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب ہسپتال فون کرنے پر
اسے بتایا گیا کہ وہ دونوں پاکیشیائی مسٹر میورک کو زخمی کر کے مریضہ کے ساتھ
فرار ہو گئے ہیں تو اس نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ دوسری
طرف سے بولنے والی انکوائری آپریٹر تھی۔ اور اس نے اس کا نام و پتہ بھی
بعد میں پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن نعمانی نے کوئی جواب دیئے بغیر رسیور
رکھ دیا تھا۔

یہ صورت حال نعمانی کی سمجھ میں نہ آئی تھی کہ آخر عمران اور صفدر نے
میورک کو کیوں زخمی کیا اور کیوں وہ اس مادام جیکی کو ساتھ لے کر اس طرح
ہسپتال سے فرار ہو گئے۔ لیکن اب وہ سوائے یہاں گھومنے کے اور کچھ بھی
نہ کر سکتا تھا کیونکہ کوئی اور ٹھکانہ اس کے علم میں نہ تھا۔ اُسے اُمید تھی کہ جلد

ہی عمران یا صفدر لازماً اس سے رابطہ قائم کریں گے اس لئے وہ دوبارہ ریلوے اسٹیشن پر گھومنے لگا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بار پھر اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس بار اس نے کوئی اکیلی جگہ تلاش کرنے کا تکلف نہ کیا اور بازو کو اوپر کر کے اس نے گھڑی کو کان سے لگا لیا اور ساتھ ہی ونڈ بٹن کی جگہ موجود باریک سی تار کو اس نے انگوٹھے سے دبا دیا۔

"ہیلو نعمانی! —— میں عمران بول رہا ہوں۔ اوور" —— عمران کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"نعمانی۔ اوور" —— نعمانی نے گھڑی کو منہ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی نظر بے حد کمزور ہو اور وہ وقت دیکھنے کی غرض سے گھڑی کو اونچا اٹھا رہا ہو۔ لیکن اس نے صرف اپنا نام ہی لیا تاکہ کوئی یہ نہ پہچان سکے کہ وہ باتیں کر رہا ہے۔

"نعمانی! —— جولیا مل گئی ہے —— تم فوراً کاڈیل کالونی کی کوٹھی نمبر پندرہ میں پہنچ جاؤ —— ہم وہیں ہیں —— اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ نیچے کیا اور انگوٹھے کی مدد سے ونڈ بٹن والی تار کو دبا کر اپنی گھڑی سے بھی کال کا رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا کے مل جانے سے اُسے خاصا اطمینان ہو گیا تھا چنانچہ وہ تیز تیز چلتا ہوا ریلوے اسٹیشن کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا کاڈیل کالونی کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ وہ چونکہ راڈیل کالونی کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا اس لئے عقبی نشست پر

خاموش بیٹھا ہوا تھا اور سڑک پر سے گذرنے والی ٹریفک اور وہاں موجود بلند و بالا عمارتوں کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ ٹیکسی ایک چوک پر ٹریفک لائٹ کی وجہ سے رُک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک اور کار بھی رُکی اس کار میں تین افراد تھے اور وہ تینوں ہی نعمانی کو غور سے دیکھ رہے تھے لیکن ظاہر ہے نعمانی تو یہاں اجنبی تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ شاید اُسے غیر ملکی سمجھ کر یہ لوگ غور سے دیکھ رہے ہیں۔

ٹریفک لائٹ کھُلتے ہی ٹیکسی آگے بڑھی تو وہ کار اس کے پیچھے تھی لیکن جیسے ہی اس کی ٹیکسی ایک قدرے سنسان سڑک پر پہنچی اچانک پیچھے آنے والی کار کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی اور پھر پلک جھپکنے میں اس کار نے ٹیکسی کو سائیڈ سے اس طرح دبایا کہ ٹیکسی ڈرائیور کو مجبوراً ٹیکسی روکنی پڑی۔

"خبردار" —— اچانک کار میں سے دو آدمیوں نے نکل کر ریوالور کا رُخ ڈرائیور اور نعمانی کی طرف کیا اور پھر دروازہ کھول کر انہوں نے نعمانی کو نیچے اترنے کے لئے کہا۔

نعمانی اس وقت خالی جیب تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ان سے ٹکرا جانے کا فیصلہ کیا لیکن دوسرے لمحے اس نے فیصلہ بدل دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کے کہنے پر نعمانی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر —— میں تو یہاں اجنبی ہوں" —— نعمانی نے سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ریوالور بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ ورنہ" —— اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے

میں کہا اور نعمانی ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا۔ اس دوران دوسرا آدمی بھی
دوسری سائیڈ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اور کار انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی
مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد کار ایک خستہ اور پرانی سی عمارت کے
گیٹ میں داخل ہو گئی اور پھر نعمانی کو کار میں سے اتار کر ایک کمرے میں
لے جایا گیا۔

کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ نعمانی کی باقاعدہ تلاشی لی گئی لیکن ظاہر ہے اس
کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔

"دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو جاؤ" ــــ ایک ریوالور بردار
نے کہا اور نعمانی خاموشی سے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ تینوں
ریوالور بردار اس کے سامنے بکھر کر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور تین ایکریمی اندر داخل ہوئے۔

"باس! ــــ یہ پاکیشائی کارڈیل کالونی جا رہا تھا ــــ ہمیں ایک چوک
پر ٹریفک لائٹ کی وجہ سے رکنے پر نظر آ گیا" ــــ ایک ریوالور بردار نے
آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کارڈیل کالونی ــــ اوہ! میں سمجھ گیا ــــ یہ لازماً تھامسن کے اڈے
پر جا رہا ہو گا" ــــ آنے والوں میں سے ایک نے چونک کر کہا۔

"کیوں! ــــ تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا کورو" ــــ سب سے آگے
آنے والے نے چونک کر تیسرے سے پوچھا۔

"باس! ــــ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ تھامسن گروپ کے آدمی اس کار کو تلاش
کرتے پھر رہے ہیں جس سے اس ٹیکسی پر گولیاں چلائی گئی تھیں ــــ اور
کارڈیل کالونی کا نام سامنے آتے ہی میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ تھامسن کے اڈے

کی بات ہو گی۔ کیونکہ کارڈیل کالونی میں ہی تھامسن کا ایک خفیہ اڈہ موجود
ہے ــــ اور تھامسن لارڈ بومن کا خاص آدمی ہے" ــــ کورو نے
جواب دیا۔

"کیوں مسٹر! ــــ کیا تم تھامسن کے اڈے پر جا رہے تھے" ــــ؟ باس
نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو کسی تھامسن یا اس کے اڈے کو نہیں جانتا ــــ میں تو اپنے
ایک دوست رافیل سے ملنے جا رہا تھا ــــ لیکن تم مجھے یہاں کیوں پکڑ لائے
ہو ــــ اور کون ہو تم" ــــ نعمانی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کورو! ــــ تم اپنے آدمی بھیج کر فوراً اس تھامسن کے اڈے پر چھاپہ مارو
اور جو بھی وہاں موجود ہو اسے اٹھا کر یہاں لے آؤ" ــــ باس نے کورو
سے کہا اور کورو سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور باہر کی طرف چلا گیا۔

"سنو مسٹر! ــــ کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا ــــ ورنہ اپنی
موت کے تم خود ذمہ دار ہو گے ــــ اگر تم واقعی غیر متعلق ثابت ہوئے تو ہم
تمہیں چھوڑ دیں گے" ــــ باس نے ایک بار پھر نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس قسم کا تعلق ــــ میں سمجھا نہیں" ــــ نعمانی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ابھی تمہارے سوال کرنے کا وقت نہیں آیا ــــ سنو! ایک کرسی لے آؤ
اور اسے اس کرسی سے باندھ دو۔ تاکہ یہ خوامخواہ کوئی غلط حرکت کر کے اپنی
جان نہ ضائع کرا بیٹھے" ــــ باس نے ایک ریوالور بردار سے کہا اور ریوالور
بردار سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

اسی لمحے دو مشین گن بردار اندر داخل ہوئے۔

نعمانی حیران تھا کہ آخر یہ لوگ اسے کیوں پکڑ لائے ہیں اور کس تھامسن

کی بات کر رہے ہیں ــــ ویسے لارڈ بومن کا نام سامنے آیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ ذاتی طور پر کسی تھامسن کو نہ جانتا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ جب تک صورت حال واضح نہ ہو جائے اُسے ان سے ٹکرانے کی فوری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اطمینان سے لائی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اُسے ایک رسی سے کرسی سے باندھ دیا گیا اور نعمانی نے کوئی جدوجہد نہ کی۔ اور جدوجہد کرتا بھی کیا۔ کمرے میں دو ریوالور بردار اور دو مشین گن بردار موجود تھے اور ظاہر ہے اس باس اور اس کے ساتھی کی جیبوں میں بھی ریوالور تو لازماً موجود ہی ہوں گے۔

نعمانی کو باندھنے کے بعد باس اپنے ساتھی کے ساتھ باہر چلا گیا جبکہ کمرے میں صرف ریوالور اور مشین گن بردار ہی رہ گئے۔

اور پھر تقریباً پون گھنٹے کے بعد اچانک اُسے کمرے کے باہر سے قدموں اور تیز تیز لہجے میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن کمرے میں کوئی داخل نہ ہوا اور آوازیں کہیں دور چلی گئیں۔

چند لمحوں بعد دروازے سے وہی کورو اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ مسرت سے گلنار ہو رہا تھا جیسے اس نے کوئی بڑا معرکہ مار لیا ہو۔

"اسے بھی بڑے کمرے میں لے آؤ" ــــ کورو نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔

نعمانی کو رسیوں سے کھول کر کھڑا کیا گیا اور پھر نعمانی ریوالور بردار اور مشین گن برداروں کے جلوس میں چلتا ہوا اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری سے گذر کر ایک دروازے پر پہنچا۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کے پہنچتے ہی دروازہ اندر سے کھل گیا اور نعمانی کو اندر لے جایا گیا۔

اندر پہنچتے ہی نعمانی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ کمرے میں موجود دس بارہ لوہے کی کرسیوں میں سے چار پُر تھیں اور ان میں سے ایک پر صفدر، دوسری پر مادام جولیا، تیسری پر ایک مقامی لڑکی اور چوتھی کرسی پر ایک مقامی آدمی بیہوشی کے عالم میں لوہے کے راڈز سے جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ کمرے کے اندر چھ مشین گن بردار دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔

نعمانی کو صفدر کے ساتھ والی کرسی پر بٹھا کر کرسی میں موجود میکنزم کے ذریعے اسے راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ نعمانی بُری طرح ہونٹ کاٹ رہا تھا کیونکہ صفدر اور جولیا کی موجودگی کا مطلب تھا کہ یہ لوگ اسی کوٹھی میں تھے جسے کورو کسی تھامسن کا خفیہ اڈہ بتا رہا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی باس اپنے ساتھی اور اس کورو کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"ان کا میک اپ صاف کرو تاکہ پوری طرح پہچان ہو سکے کہ ان میں مادام جیکی کون ہے" ــــ باس نے کورو سے مخاطب ہو کر کہا اور کورو سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف چل پڑا۔

چند لمحوں بعد جب کورو واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مشین اٹھائی ہوئی تھی جس کے ساتھ منسلک موٹی لچھے دار تار کے ساتھ ایک بڑا سا بگل نما آلہ فٹ تھا۔ وہ تیزی سے اس مقامی لڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے بگل نما آلے کا کھلا حصہ اس مقامی لڑکی کے چہرے پر فٹ کر کے مشین کا بٹن آن کر دیا۔ مشین سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور اس کے ساتھ ہی بگل نما آلے کی سائیڈوں سے گہرے براؤن

رنگ کا تھوڑا تھوڑا دھواں باہر نکلنے لگا۔

چند لمحوں بعد کورو نے مشین آف کر کے بگل نما آلہ ہٹایا تو اس مقامی لڑکی کا چہرہ گہرا براؤن ہو رہا تھا۔ نعمانی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس مقامی لڑکی کے چہرے پر براؤن رنگ تھوپ دیا گیا ہو۔ لیکن پھر یہ رنگ تیزی سے غائب ہوتا گیا اور جب اس لڑکی کا چہرہ صاف دکھائی دینے لگا تو نعمانی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ جولیا کا چہرہ تھا۔ اب ساتھ ساتھ کرسیوں پر دو جولیا موجود تھیں۔

"اوہ!۔۔۔ یہ دونوں ایک ہی چہرے کی ہو گئیں ۔۔۔ لازماً یہ دوسری مادام جیکی ہو گی۔۔۔ اس کا میک اپ صاف کرو"۔۔۔ باس نے چیختے ہوئے کہا اور کورو دوسری لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہی پہلے والی کارروائی اس کے ساتھ دوہرائی اور پھر جب بگل نما آلہ ہٹنے کے بعد رنگ صاف ہوا تو جولیا کی بجائے وہاں ایک مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

"وہ مارا۔۔۔ یہ ہے مادام جیکی ۔۔۔ پہلے بھی اس نے ہمیں چکر دیا تھا"۔ باس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں مسرت سے جگمگا رہی تھیں۔

"لیکن باس!۔۔۔ جس لڑکی کے میک اپ میں مادام جیکی تھی۔ وہ لڑکی تو اس کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔ پھر وہ ٹیکسی میں مرنے والی لڑکی کون تھی"۔۔۔ کورو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی!۔۔۔ یہ لازماً ان پاکیشیائیوں کی شرارت ہو گی ۔۔۔ یہ لوگ بے حد تیز ہیں ۔۔۔ لیکن اب ہمارا مشن پوری طرح مکمل ہو گیا ہے ۔۔۔ دکھاؤ مشین گن!۔۔۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس مادام جیکی کا تو خاتمہ کر دوں"۔

باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک مشین گن بردار نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین گن باس کے ہاتھ میں دے دی۔

"میں نے آج تک احمقوں کا نام سنا تھا۔۔۔ لیکن آج پتہ چلا ہے کہ احمق کیسے ہوتے ہیں"۔۔۔ اچانک نعمانی نے ہنستے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور باس سمیت کمرے میں موجود ہر فرد چونک کر نعمانی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم ۔۔۔ کیا پاگل ہو گئے ہو"۔۔۔ باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں پاگل نہیں ہو گیا ۔۔۔ مجھے تم پاگل نظر آ رہے ہو جو صرف میک اپ پر انحصار کر کے اس لڑکی کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو ۔۔۔ تم اسے ختم کر کے مطمئن ہو جاؤ گے ۔۔۔ لیکن اگر بعد میں تمہیں پتہ چلا کہ یہ لڑکی مادام جیکی نہیں تو پھر۔۔۔" نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا بھی اس گروپ سے تعلق ہے"۔۔۔ باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ میرا اس گروپ سے تعلق ہے ۔۔۔ اور تم نے ابھی خود ہی تو پاکیشیائیوں کی تیزی کی تعریف کی ہے اور اب خود ہی احمقانہ اقدام کر کے اپنی بات کی توثیق کر رہے ہو"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"کچھ بکو بھی سہی ۔۔۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔۔۔ ورنہ میں پہلے تمہاری ہی لاش گراؤں گا"۔۔۔ باس نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم پہلے یقین تو کر لو کہ یہ لڑکی واقعی مادام جیکی ہے"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ ٹھیک ہے کورو!۔۔۔ واقعی ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

یہ شخص ٹھیک کہہ رہا ہے ۔۔۔ تم ان سب کو ہوش میں لے آؤ" ۔۔۔ باس نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور کورو نے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف مشین رکھی اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے ایک ڈبہ نکالا اور اس میں موجود ایک سرنج نکال کر اس کے اوپر موجود کاغذ پھاڑ کر پھینک دیا۔ سرنج کے اندر ہلکے نیلے رنگ کا مائع بھرا ہوا تھا اور پھر اس سرنج سے اس نے تھوڑا تھوڑا مائع چاروں بیہوش افراد کے جسموں میں انجکٹ کر دیا۔ سرنج واپس ڈبے میں رکھ کر اس نے ڈبہ الماری میں جا کر بند کر دیا۔

نعمانی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے فوری طور پر باس کا ذہن بدل کر کچھ وقت تو حاصل کر لیا تھا لیکن صورت حال ابھی تک سنگین تھی۔ کمرہ مشین گن برداروں سے بھرا ہوا تھا۔ ظاہر ہے ان حالات میں ٹکراؤ کا نتیجہ صرف یقینی موت ہی نکل سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی صفدر سمیت سارے بیہوش افراد کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔ وہ سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

" مادام جیکی ۔۔۔ تم نے ہمارے ہاتھ سے بچنے کی کتنی کوششیں کیں۔ لیکن اب دیکھو ۔۔۔ تم حقیر چوہیا کی طرح ہمارے پنجے میں پھنسی ہوئی ہو" ۔۔۔ باس نے بڑے فاتحانہ انداز میں مادام جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مادام جیکی ۔۔۔ کون ہو تم ۔۔۔ اور کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔ مادام جیکی کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی اور باس بری طرح چونک پڑا۔

" تم شاید یہ سمجھ رہی ہو کہ ابھی تمہارے چہرے پر اس لڑکی جولیا کا میک اپ ہے ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ ہم نے تمہارا میک اپ صاف کر دیا ہے ۔۔۔ اور اب تم اپنی اصلی شکل میں ہو۔ ۔۔۔ اگر یقین نہ آتے تو اپنی اس ساتھی لڑکی کو دیکھ لو ۔۔۔ اس نے بھی مقامی لڑکی کا میک اپ کیا ہوا تھا ۔۔۔ اس کا میک اپ بھی صاف کر دیا گیا ہے اور اب یہ بھی اپنی اصلی شکل میں ہے" ۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے مسٹر ! ۔۔۔ میں مادام جیکی نہیں ہوں ۔۔۔ میرا نام اسمارا ہے اور میں جنرل ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں نرس ہوں ۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے" ۔۔۔ مادام جیکی نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

" باس ! ۔۔۔ یہ ہمیں چکر دے رہی ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ یہ جو کچھ بھی ہے۔ اس کا خاتمہ کر دو ۔۔۔ بعد میں چیک کرتے رہیں گے کہ یہ کون ہے۔ مادام جیکی ہے یا نرس ہے" ۔۔۔ باس کے ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

" مجھ سے بات کرو ۔۔۔ تم کون ہو ۔۔۔ اور کیا چاہتے ہو" ۔۔۔ ؟ اچانک جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہاری موت بھی یقینی ہے لڑکی ! ۔۔۔ تم نے اس مادام جیکی کے ساتھ مل کر ہمیں بہت چکر دیئے ہیں" ۔۔۔ باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم ہو کون ۔۔۔ کم از کم ہمیں پتہ تو چلے" ۔۔۔ جولیا نے بڑے طنزیہ

لہجے میں کہا۔

"تمہاری موت ——— ٹھیک ہے۔ بعد میں فیصلہ ہوتا رہے گا ——— یہ لوگ خوامخواہ ہمیں اُلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں" ——— باس نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا اور مشین گن کی نال یکلخت مادام جیکی کی طرف اٹھا دی۔ اس کے چہرے پر یکدم سفاکی اُبھر آئی تھی۔

"تم غلطی کر رہے ہو ——— ایک بار پھر سوچ لو ——— پھر تمہیں پچھتانے کا بھی وقت نہیں ملے گا" ——— اچانک نعمانی نے کہا۔

"شٹ اَپ" ——— باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کی انگلی ٹریگر پر سخت ہوتی گئی۔ اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران کوٹھی سے نکل کر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اس کے ذہن میں ولیسٹرن کارمن کے صدر سے فوری ملاقات کا ایک پلان موجود تھا اور وہ اس پلان پر عمل کر کے فوری طور پر مادام جیکی کی ملاقات صدر سے کرا کر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان چھڑانا چاہتا تھا۔ وہ اب واقعی اس چکر سے شدید بوریت محسوس کر رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ مقامی سیکرٹ سروس کے کارکن سارے شہر میں اُسے تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے لیکن کارڈیل کالونی شہر کے مضافات میں تھی اور اُسے یقین تھا کہ یہاں تک پہنچنے سے پہلے وہ صدر سے مادام جیکی کی ملاقات کرا دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد میورک یا اس کے ساتھی کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اب یہ صدر اور مادام جیکی کا سردرد ہے کہ وہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے۔ ایسی باتیں سوچتا ہوا وہ چوک تک پہنچ گیا۔ جہاں ایک پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ وہ اگر چاہتا تو کوٹھی میں موجود فون سے بھی بات کر سکتا تھا۔

لیکن اس نے اس فون کے لئے کسی پبلک فون بوتھ کا انتخاب کرنا ہی مناسب سمجھا تھا کیونکہ ظاہر ہے کوٹھی کا تعلق تھامسن سے تھا اور تھامسن بہرحال زیر زمین سرگرمیوں میں ملوث تھا اس لئے وہ اس کا فون نمبر سامنے نہ لانا چاہتا تھا۔

اس نے فون بوتھ میں پڑی ہوئی فون ڈائریکٹری اٹھائی اور اسے کھول کر اس میں سے ولیسٹرن کارمن کے معروف سائنسدان ڈاکٹر فیگل کا فون نمبر تلاش کرنے لگا۔ ڈاکٹر فیگل بین الاقوامی شہرت کے سائنسدان تھے اور پاکیشیا کے سائنسدان سرداور سے ان کے تعلقات بے حد قریبی تھے اور کئی بار سرداور کی وجہ سے ڈاکٹر فیگل سے عمران کی ملاقات ہو چکی تھی اور سرداور کی وجہ سے ڈاکٹر فیگل اس سے اچھی طرح واقف تھے۔

عمران نے یہی پلان بنایا تھا کہ ڈاکٹر فیگل کے ذریعے وہ مادام جیکی اور صدر کی ملاقات کرا دے گا۔ کیونکہ ظاہر ہے پروٹوکول کی وجہ سے اس کی ویسے تو صدر مملکت سے براہ راست فوری ملاقات ناممکن تھی۔ یا پھر دوسرا راستہ خاصا طویل تھا کہ وہ پہلے بلیک زیرو کو کہتا کہ وہ بطور ایکسٹو پاکیشیا کے صدر سے بات کرے اور پاکیشیا کا صدر ولیسٹرن کارمن کے صدر سے بات کرے اور پھر عمران کی ملاقات ہو۔ اس طرح الجھنیں بھی بڑھ جاتیں۔ کیونکہ پاکیشیا کے صدر لازماً اصل حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتے۔ جب کہ ڈاکٹر فیگل والا معاملہ شارٹ کٹ تھا بشرطیکہ ان کا نمبر بھی مل جاتے اور وہ خود بھی فون پر مل جائیں لیکن چند لمحوں بعد اس نے ڈاکٹر فیگل کا نمبر تلاش کر لیا۔ یہ ان کی رہائش گاہ کا

نمبر تھا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر فون پیس میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ___ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن عمران آواز پہچانتا تھا۔ یہ ڈاکٹر فیگل کی آواز نہ تھی۔

"ڈاکٹر فیگل صاحب سے بات کرا دیں ___ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں" ___ عمران نے لہجے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی رسیور پر ڈاکٹر فیگل کی آواز ابھری۔

"ہیلو ___ ڈاکٹر فیگل اٹنڈنگ" ___ ڈاکٹر فیگل کے لہجے میں قدرے حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"اب پرندے بھی ڈاکٹر بننے لگ گئے ہیں ___ کمال ہے ___ واقعی انقلاب ہیں زمانے کے" ___ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پرندے ___ کیا مطلب! ___ کون ہو تم" ___؟ دوسری طرف سے ڈاکٹر فیگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سی گل پرندے کا ہی نام ہوتا ہے ___ بڑا خوبصورت پرندہ ہوتا ہے سفید رنگ کا ___ ارے ہاں! ___ واقعی ڈاکٹروں کا کوٹ بھی تو سفید رنگ کا ہوتا ہے ___ واہ! واقعی سیگل تو بنا بنایا ڈاکٹر ہوا" ___ عمران کی زبان چل پڑی۔

"کیا بکواس ہے ___ میرا نام سیگل نہیں، فیگل ہے ___ ڈاکٹر فیگل"۔ اس بار ڈاکٹر فیگل نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں" ___ عمران نے جلدی سے اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ڈاکٹر فیگل نے جس جھنجھلاتے ہوئے انداز میں جواب دیا تھا اس سے عمران کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ وہ رسیور رکھ دے گا۔

"علی عمران! ___ اوہ اچھا اچھا ___ اوہ! یہ تم ہو ناٹی بوائے ___ میں بھی چکرا گیا تھا کہ یہ کون ایسی باتیں کر رہا ہے" ___ اس بار ڈاکٹر فیگل نے ہنستے ہوئے بے تکلفانہ انداز میں کہا۔

"شکر ہے کہ آپ نے پہچان لیا ___ ورنہ مجھے تو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ جب آپ میری آواز نہیں پہچان سکے ___ تو شاید نام پہچاننے سے بھی انکار کر دیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ مجھے شک تو پڑا تھا۔ لیکن تمہاری کال اس قدر غیر متوقع تھی کہ مجھے یقین نہ آ رہا تھا ___ خیریت ہے ___ کیسے کال کی ہے" ___ ڈاکٹر فیگل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کا نمبر ڈائریکٹری میں دیکھا ___ فون پیس میں سکے ڈالے ___ رسیور اٹھایا ___ نمبر گھمائے اور کال ہو گئی" ___ عمران نے شرارت بھرے انداز میں جواب دیا اور ڈاکٹر فیگل ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"تم واقعی ناٹی بوائے ہو ___ لیکن میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں ___ صرف پاکیشیا کا سن کر میں نے کال اٹنڈ کر لی ہے۔ ورنہ شاید میں کال اٹنڈ ہی نہ کرتا" ___ ڈاکٹر فیگل نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"میں نے بھی اسی لئے پاکیشیا کا نام لیا تھا۔ کیونکہ سائنسدان اور ٹیکسی ڈرائیور ایک ہی طرح ڈیل کرتے ہیں ___ سائنسدانوں کی سوچ لمبی ہوتی ہے ___ اور ٹیکسی ڈرائیور کو لمبی سواری کی ضرورت ہوتی ہے"۔

عمران نے کہا۔

"اوہ! ___ تو کیا تم پاکیشیا سے نہیں بول رہے ___ کہاں سے بول رہے ہو" ___ ڈاکٹر فیگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"فون کے ماؤتھ پیس سے" ___ عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور ڈاکٹر فیگل ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اوکے علی عمران! ___ واقعی میرے پاس وقت بہت کم ہے۔ ورنہ میں تمہاری دلچسپ باتوں سے مزید محظوظ ہوتا۔ اس لئے ___" ڈاکٹر فیگل نے کہنا شروع کیا۔

"ارے ارے ڈاکٹر فیگل ___ پلیز فون بند نہ کیجئے ___ میرے پاس تو مزید سکے بھی نہیں ہیں ___ اور یہاں ویسٹرن کارمن میں تو ایک فون کرنے کے لئے ایک بوری سکے چاہئیں" ___ عمران نے ان کا فقرہ کاٹتے ہوئے کہا۔

"چلو ایک بات کا تو پتہ چلا کہ تم ویسٹرن کارمن سے بات کر رہے ہو۔ تو پھر فون پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے ___ یہیں میری رہائش گاہ پر آ جاؤ" ___ ڈاکٹر فیگل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر فیگل! ___ اب میں آپ کی طرح فارغ تو نہیں ہوں۔ میرے پاس وقت کی بے حد کمی ہے ___ اور رہائش گاہ پر آنے کے لئے پہلے مجھے ٹیکسی کے انتظار میں سوکھنا پڑے گا ___ پھر آپ کے دربان کو سلام کرنا ہوگا ___ سوری ڈاکٹر! فون ہی ٹھیک ہے" ___ عمران نے کہا اور ڈاکٹر فیگل اس انداز میں ہنسے جیسے بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں ہنس رہے ہوں۔

"بھئی تم سے باتوں میں جیتا نہیں جا سکتا ۔۔۔ نہ تم کال کا مقصد بتاتے ہو ۔۔۔ نہ فون بند کرنے دیتے ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر فیگل نے کہا۔

"آپ نے پہلے مقصد پوچھا ہی کب ہے ۔۔۔ اب پوچھا ہے تو بتا دیتا ہوں کہ میں نے ایک محترمہ کو ولیسٹرن کارمن کے صدر سے فوری طور پر ملوانا ہے ۔۔۔ کیا آپ اس ملاقات کا بندوبست کر سکتے ہیں" ۔۔۔؟ عمران نے کہا۔

"دیکھو علی عمران! ۔۔۔ مذاق کی بھی ایک حد ہوتی ہے ۔۔۔ میں اس قسم کے مذاق کا ہرگز عادی نہیں ہوں" ۔۔۔ ڈاکٹر فیگل شاید کچھ اور سمجھے تھے اس لئے اس بار وہ غصے سے چیخ پڑے۔

"ارے ارے ڈاکٹر فیگل! ۔۔۔ آپ غلط نہ سمجھیں ۔۔۔ میں مذاق نہیں کر رہا۔ سیریس بات کر رہا ہوں ۔۔۔ اور یہ ملاقات ولیسٹرن کارمن کے فائدے میں ہی ہے ۔۔۔ چلیئے! میں آپ کو مختصر سا پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ آپ مزید ناراض نہ ہو جائیں ۔۔۔ بولیویا میں ایک ایسی دھات ملی ہے جو باقی پوری دنیا میں نایاب ہے اور اس سے انتہائی خطرناک اسلحہ تیار ہو سکتا ہے ۔۔۔ اس دھات کو شاید ایکریمیا نے تلاش کیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے خفیہ رکھا اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بولیویا میں ہی ایک خفیہ لیبارٹری قائم کر لی جس میں ہتھیار تیار ہو کر ایکریمیا پہنچیں گے۔ شاید یہ اس دھات کی کوئی خصوصیت ہو گی کہ اسے یہاں سے باہر نہ لے جایا جا سکتا ہو گا ۔۔۔ روسیاہ والوں کو بھی اس کی خبر مل گئی۔ لیکن باوجود کوشش کے وہ اس لیبارٹری کو نہ تلاش کر سکے ۔۔۔ چنانچہ انہوں نے یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کے چیف میورک کو آلہ کار بنا لیا۔ یہ چیف صاحب وزیراعظم

کے رشتہ دار بھی ہیں ۔۔۔ چیف صاحب نے ایک اور مجرم تنظیم کو ایکریمین ایجنٹوں کے مقابلے پر لا کر ایک سازش کی۔ جس میں میری ایک ساتھی لڑکی خوامخواہ پھنس گئی اور مجھے اس کی وجہ سے یہاں آنا پڑا۔ پھر حالات بدل گئے ایکریمین ایجنٹ مارا گیا۔ اس کی لڑکی کا نام مادام جیکی ہے وہ محب وطن ہے وہ ایکریمیا اور روسیاہ کی بجائے اس دھات کو ولیسٹرن کارمن کے دفاع کے لئے استعمال کئے جانے کی خواہشمند ہے ۔۔۔ اس پر ایکریمیا اور روسیاہ دونوں کے ایجنٹ اس کے خلاف ہو گئے۔ وہ اس لیبارٹری کا راز جانتی ہے ۔۔۔ ایکریمین ایجنٹ اسے مارنا چاہتے ہیں تاکہ لیبارٹری کا راز کسی کو معلوم نہ ہو سکے ۔۔۔ اور روسیاہی ایجنٹ اسے پکڑ کر اس سے راز اگلوانا چاہتے ہیں تاکہ راز اس سے حاصل کر کے روسیاہ اس لیبارٹری پر قبضہ حاصل کر لے ۔۔۔ میں اسے ان دونوں سے بچا کر لے آیا ہوں۔ وہ اب یہ راز براہ راست صدر کے حوالے کرنا چاہتی ہے ۔۔۔ اس نے مجھ پر بھی اعتماد نہیں کیا اور چونکہ روسیاہی ایجنٹ اور مقامی سیکرٹ سروس کا چیف میورک وزیراعظم صاحب کا رشتہ دار ہے اس لئے وہ لڑکی مادام جیکی اس سلسلے میں وزیراعظم پر بھی اعتماد نہیں کر رہی ۔۔۔ اس پر مجھے آپ کا خیال آیا کہ شاید آپ اس لڑکی کی صدر سے فوری ملاقات کا بندوبست کر سکیں ۔۔۔ بندوبست تو میں دوسرے ذرائع سے بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ۔۔۔ اب آپ فرمائیں۔ آپ کا کیا جواب ہے" ۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدگی سے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری سٹرینج ۔۔۔ یہ تو انتہائی سیریس مسئلہ ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ تم اس لڑکی کو لے کر میری رہائش گاہ پر آ جاؤ ۔۔۔ میں اس دوران صدر

مملکت سے بات کر کے فوری طور پر ان سے ملاقات کا وقت لیتا ہوں اور پھر میں خود ساتھ جا کر یہ ملاقات کراؤں گا" ---- ڈاکٹر فیگل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ---- آپ فوری ملاقات کی کوشش کریں ---- میں اس لڑکی کو لے کر آرہا ہوں ۔ خدا حافظ" ---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا فون بوتھ کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اُسے یقین تھا کہ ڈاکٹر فیگل یہ ملاقات کرا دیں گے اور اگر فوری طور پر ایسا ممکن نہ بھی ہو سکا۔ تب بھی مادام جیکی ڈاکٹر فیگل کے پاس زیادہ محفوظ طور پر رہ سکے گی اور وہ مطمئن ہو کر واپس چلا جائے گا۔

فون بوتھ سے نکل کر وہ اسی طرح پیدل چلتا ہوا واپس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے کال بیل کے بٹن کو دو بار پریس کیا اور پھر پھاٹک کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔

اسی لمحے ایک کار تیزی سے دوڑتی ہوئی قریب آئی اور پھر پھاٹک کے سامنے رُک گئی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو ڈرائیونگ سیٹ پر وہی تھامسن بیٹھا ہوا تھا جو انہیں یہاں چھوڑ گیا تھا۔ اس نے عمران کو دیکھ کر سر ہلایا اور پھر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا لیکن پھاٹک ویسے ہی بند رہا تو عمران چونک پڑا۔ اس نے آگے بڑھ کر سائیڈ پھاٹک پر دباؤ ڈالا تو سائیڈ پھاٹک کھلتا چلا گیا۔

"ارے یہ کیا" ---- عمران نے حیران ہو کر کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ناک سکوڑا۔ کیونکہ اُسے عمارت میں نامانوس سی بُو پھیلی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"مادام کہاں ہیں مسٹر" ---- ؟ تھامسن اس دوران کار سے اُتر کر پھاٹک کے اندر آچکا تھا۔

"مادام ---- وہ کسی کریانہ فروش کی دکان پر ملیں گے" ---- عمران نے مڑ کر بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں مادام جیکی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں ---- تم نے کیا چکر چلا رکھا ہے" ---- تھامسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں اتنا غصہ دکھانے کی کیا ضرورت ہے ---- میں بھی تمہارے سامنے باہر سے آرہا ہوں" ---- عمران کو بھی شاید اس کی طرز گفتگو پر غصہ آگیا تھا۔

"ہونہہ!" ---- تھامسن نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے تھا۔ لیکن کوٹھی پر چھایا ہوا پُراسرار سکوت اور وہاں پھیلی ہوئی نامانوس بُو نے اس کی نہ صرف چھٹی حس کو خطرے کی گھنٹی بلکہ سائرن بجانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"اوہ! ---- اوہ! یہاں تو کوئی نہیں ہے ---- بتاؤ کہاں ہے مادام جیکی" تھامسن نے یکلخت جیب سے ریوالور نکال کر عمران پر تانتے ہوئے کہا اس کے لہجے سے شعلے نکل رہے تھے۔

"یہ کہاں چلے گئے ہیں ---- اوہ! یہ کیا ہے" ---- عمران نے اس کے غصے اور ریوالور کی پرواہ کئے بغیر ادھر ادھر حیرت بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں برآمدے کے کونے میں پڑے ہوئے ایک سُرخ رنگ کے بڑے سے کیپسول پر پڑ گئیں۔ جو ٹوٹ کر فرش پر بکھرا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کا ایک حصہ اٹھایا اور اسے ناک

کے قریب لے جا کر سونگھا۔

"اوہ! ـــ تو انہیں بیہوش کر کے لے جایا گیا ہے" ـــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کن کی بات کر رہے ہو ـــ دیکھو! شرافت سے بتا دو کہ تم نے مادام جیکی کو کہاں بھیج دیا ہے۔ ورنہ میں گولیوں سے بھون ڈالوں گا" ـــ تھامسن ابھی تک عمران پر ہی شک کئے جا رہا تھا۔

"خاموش رہو ـــ مادام کے ساتھ میرے ساتھی بھی غائب ہیں اور تمہارا آدمی بھی موجود نہیں ہے ـــ میں ٹیلیفون کرنے چوک تک گیا تھا ـــ جاتے وقت انہیں یہیں چھوڑ گیا تھا اور اب واپس آیا ہوں تو یہ غائب ہیں" ـــ عمران نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بکواس ـــ تم ڈرامہ کر رہے ہو ـــ بتاؤ" ـــ تھامسن اور زیادہ بگڑ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا پُشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران کا زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جا گرا تھا۔

"اب اگر کوئی ایسی بات کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔ سمجھے ـــ بتا تو رہا ہوں کہ مجھے خود معلوم نہیں ہے" ـــ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف رکھے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے ڈاکٹر فیگل کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس" ـــ دوسری طرف کہا گیا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں ـــ ڈاکٹر فیگل سے فوراً بات کرائیں" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اس دوران تھامسن اُٹھ کر اپنا ریوالور اٹھا چکا تھا۔ لیکن عمران کے منہ سے ڈاکٹر فیگل کا نام سُن کر وہ بھی ٹھٹھک گیا تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر فیگل کا نام ویلسٹرن کارمن میں اتنا مشہور تھا کہ وہ بھی اس سے واقف تھا۔ اور ظاہر ہے ڈاکٹر فیگل ویلسٹرن کارمن کا معزز ترین آدمی تھا۔

"ہیلو ـــ ڈاکٹر فیگل سپیکنگ" ـــ چند لمحوں بعد ڈاکٹر فیگل کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر" ـــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران! ـــ تم ابھی تک آئے نہیں ـــ میں نے صدر مملکت سے بات کر لی ہے ـــ وہ ہمارے منتظر ہیں" ـــ ڈاکٹر فیگل نے پُر جوش لہجے میں کہا۔

"میں نے اسی لئے تو فون کیا ہے ـــ میں آپ کو فون کر کے واپس اس کوٹھی میں پہنچا جہاں مادام جیکی اور میرے ساتھی موجود تھے لیکن یہاں سے یہ سب لوگ غائب ہو چکے ہیں ـــ میرے خیال میں میرے آپ کے فون کرنے کے وقفے میں دشمن انہیں بیہوش کر کے اغوا کر لے گئے ہیں ـــ آپ صدر مملکت سے فی الحال معذرت کر لیں ـــ میں انہیں تلاش کرتا ہوں اور بعد میں خود ہی فون کر لوں گا۔ خدا حافظ" ـــ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سُنے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"اوہ! ـــ کیا واقعی مادام جیکی کو اغوا کر لیا گیا ہے" ـــ اس بار

تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں!۔۔۔ اور ساتھ ہی میرے ساتھی بھی اغوا ہوئے ہیں۔ لیکن تم تعاون کرنے کی بجائے اُلٹا میرے گلے پڑ رہے ہو"۔۔۔ عمران نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

عمران کو جولیا اور صفدر سمیت مادام جیکی کے اس طرح اغوا کئے جانے پر خاصا شاک پہنچا تھا اور اس طرح ڈاکٹر فیگل کے سامنے بھی اس کا وقار مجروح ہوا تھا۔

"لیکن کس نے یہاں سے انہیں اغوا کیا ہے۔۔۔ اس اڈے کو تو سوائے میرے اور راجر کے اور کوئی نہیں جانتا تھا"۔۔۔ تھامسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں چوک پر ہی تھا۔ اس دوران اغوا کرنے والوں نے پہلے یہ بیہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اندر پھینکے ہیں اور پھر انہیں بیہوش کر کے اغوا کر گئے ہیں۔۔۔ ورنہ دوسری صورت میں فائرنگ وغیرہ کی آواز مجھ تک لازماً پہنچ جاتی۔۔۔ بہرحال اب ہمیں انہیں فوری طور پر تلاش کرنا ہے۔ کیونکہ وہ مادام جیکی کو دیکھتے ہی گولی مار دینے پر تلے ہوئے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اب کہاں سے انہیں ڈھونڈیں۔۔۔ میرے آدمیوں نے سارا شہر چھان مارا ہے۔۔۔ لیکن اب تک وہ ان لوگوں کا معمولی سا سراغ بھی حاصل نہیں کر سکے۔۔۔ میں اسی لئے یہاں آیا تھا تاکہ مادام جیکی سے مزید معلومات حاصل کر کے انہیں نئے سرے سے تلاش کروں"۔ تھامسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سُرخ رنگ کی ایک کار تو میرے سامنے سے گذری ہے۔ بھڑکتے ہوئے سُرخ رنگ کی۔۔۔ عام طور پر کار کلر میں یہ رنگ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر سُرخ رنگ ہوتا بھی ہے تو ڈل ریڈ ہوتا ہے اس لئے میرے شعور میں یہ کار رہ گئی ہے۔۔۔ ورنہ تو بے شمار کاریں وہاں سے گذری ہوں گی"۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنے ذہن پر پورا زور دے کر یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"بھڑکتا ہوا سُرخ رنگ۔۔۔ اوہ!۔۔۔ اوہ! یہ تو کورو کی مخصوص کار کا رنگ ہے۔۔۔ بالکل۔۔۔ اوہ! ویری سیڈ۔۔۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ کورو بھی اس اڈے سے واقف ہے۔ ایک بار وہ میرے ساتھ یہاں آیا تھا۔۔۔ بالکل وہی ہو گا۔ وہ ایکریمی نژاد ہے"۔۔۔ تھامسن نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کورو۔۔۔ کون ہے وہ"۔۔۔؟ عمران نے بھی چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ایک انتہائی خطرناک مجرم گروپ کا چیف ہے۔۔۔ یہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے اور سیکشن تھری کہلاتا ہے۔۔۔ مم۔۔۔ میرا دوست ہے وہ کورو۔۔۔ بھڑکتے ہوئے سُرخ رنگ کی کار اسی کی ہے"۔۔۔ تھامسن نے جلدی سے جواب دیا۔

"اوہ!۔۔۔ اس کا اڈہ کہاں ہے۔۔۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا اڈہ ایک پرانی سی خستہ عمارت میں ہے جس پر کلب کا پرانا سا بورڈ لگا ہوا ہے۔ میں نے دیکھی ہوئی ہے وہ عمارت۔۔۔ آؤ میرے ساتھ"۔ تھامسن نے کہا۔

"تمہارے پاس اسلحہ ہے" ــــــ؟ عمران نے پوچھا. کیونکہ اس کے اپنے پاس سوائے ایک چھوٹے پستول کے اور کوئی اسلحہ نہ تھا۔

"اسلحہ ـــ اوہ! اس کوٹھی میں اسلحہ موجود ہے۔ آؤ" ــــــ تھامسن نے کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر ایک خفیہ تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ وہاں واقعی ہر قسم کا اسلحہ کثیر تعداد میں موجود تھا. عمران نے وہاں سے چند دستی بم۔ ایک سائلنسر لگا مشین پسٹل اور ایک مشین گن اٹھا لی۔ تھامسن نے بھی ایک مشین گن اور اسلحہ لیا اور پھر عمران تھامسن کے ساتھ کار میں بیٹھ کر اس طرف بڑھ گیا جہاں اس کورو یا سیکشن تھری کا اڈہ تھا. عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی. اس وقت اُسے دیکھ کر کوئی یقین ہی نہ کر سکتا تھا کہ یہ وہی عمران ہے جس کے چہرے اور منہ سے ہر وقت پھلجھڑیاں چھوٹتی رہتی ہیں۔

میورک پاگلوں کے سے انداز میں دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ٹہل رہا تھا. عمران اس مادام جیکی کے ساتھ غائب ہو چکا تھا اس کی کار ریلوے اسٹیشن کے قریب ہونے والے ایکسیڈنٹ کے قریب سڑک کے کنارے خالی کھڑی مل گئی تھی۔ ایکسیڈنٹ میں جو لڑکی ہلاک ہوئی تھی وہ مادام جیکی کے میک اپ میں تھی لیکن ہسپتال میں اس کی لاش آنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ مادام جیکی نہ تھی بلکہ کوئی اور مقامی لڑکی تھی۔ مادام جیکی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں اس نے پوری سیکرٹ سروس کو فعال کیا ہوا تھا ریڈ ایرو کے ساتھ ساتھ ویسٹرن کارمن کے دارالحکومت میں بھی ان کی تلاش انتہائی زور شور سے جاری تھی لیکن کہیں سے بھی ان کے متعلق کوئی خبر نہ آ رہی تھی. اور جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا تھا میورک کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی. وہ جلد از جلد مادام جیکی کو پکڑنا چاہتا تھا تاکہ اس سے زیرو لیبارٹری کا راز حاصل کر سکے. لیکن اس کا کہیں اتہ پتہ ہی نہ چل رہا تھا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی اور میورک اسطرح ٹیلیفون
پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب کسی کبوتر پر جھپٹتا ہے۔

"یس میورک سپیکنگ" ___ میورک نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"باس! ___ میں نے عمران کے ساتھی نعمانی کا پتہ چلا لیا ہے۔ وہ
ایک ٹیکسی میں بیٹھا ریلوے اسٹیشن سے کارڈیل کالونی جا رہا تھا کہ راستے
میں کورو کے ساتھیوں نے اُسے اغوا کر لیا ___ مجھے اس اغوا کا پتہ اس
ٹیکسی ڈرائیور سے لگا تو میں نے فوراً اُسے تلاش کیا اور پھر مجھے معلوم ہو گیا
کہ نعمانی کو ٹاور روڈ کی ایک پرانی اور خستہ عمارت میں لے جایا گیا ہے جس
پر کسی کلب کا پرانا بورڈ لگا ہوا ہے جس پر لکھے ہوئے الفاظ تقریباً مٹ
چکے ہیں ___ میں نے اس عمارت کی نگرانی شروع کی تو معلوم ہوا کہ یہ
اڈہ پیشہ ور قاتلوں کے گروپ سیکشن تھری کا ہے جس کا انچارج کورو ہے
اور باس! ___ جب میں وہاں پہنچا تو دو کاریں وہاں سے نکل کر گئی
ہیں جن میں سے ایک سُرخ رنگ کی بھڑکتی ہوئی کار میں اس گروپ کا
چیف کورو بھی سوار تھا" ___ دوسری طرف سے بولنے والے نے کہا۔

"وہاں اندر صرف نعمانی ہے ___ یا مادام جیکی بھی ہے" ___؟
میورک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اندر خاصے لوگ ہیں اس لئے میں اندر نہیں گیا ___ ویسے یہ بات
طے شدہ ہے کہ عمران کا ساتھی نعمانی اندر ہے ___ میرا خیال ہے کہ
یہ گروپ نعمانی کے ذریعے عمران اور مادام جیکی کو ٹریس کرنا چاہتا ہے اور شاید
کورو اور اس کے ساتھی نعمانی سے معلومات حاصل کر کے مادام جیکی کو اغوا
کرنے گئے ہیں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کچھ پتہ تو چلا ___ میں وہاں پہنچ رہا ہوں" ___
میورک نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ کر
وہ دیوار میں نصب ایک بڑے اور وسیع حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر کی طرف
بڑھ گیا۔ اس نے سیکرٹ سروس کی جنرل فریکوینسی ایڈجسٹ کی اور پھر
ریڈ ایریو میں موجود سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کو اس نے بھڑکتے سُرخ
رنگ کی کار کو تلاش کرنے کے احکامات دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور
تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ کمرے سے باہر راہداری میں ایک مشین گن
بردار موجود تھا۔

"نارکی! ___ فوراً ایڈورڈ کو کہو کہ دس آدمی لے کر آئے ___ ہم
نے ایک ریڈ کرنا ہے ___ جلدی کرو ___ فوراً" ___ میورک نے
مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر چیختے ہوئے کہا۔ اور نوجوان سر ہلاتا
ہوا راہداری میں دوڑنے لگا اور پھر ایک موڑ مڑ کر غائب ہو گیا۔ میورک
باہر کی طرف دوڑا جہاں اس کی مخصوص کار موجود تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ تین کاروں میں بھرے ہوئے ٹاور روڈ کی طرف
اُڑے جا رہے تھے۔

میورک کی کار میں اس کے ساتھ ایک بھرے بھرے جسم کا نوجوان بیٹھا
ہوا تھا۔ یہ ایڈورڈ تھا۔ اس کا نمبر ٹو ___ میورک نے اُسے مختصر طور
پر صورت بتائی۔

"سیکشن تھری تو بدنام قاتلوں کا گروپ ہے باس" ___ ایڈورڈ
نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ___ اسی لئے تو ہم نے فوری ایکشن لینا ہے" ___ میورک

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ڈیش بورڈ کے نیچے سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور میورک نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو — ہیلو — چارمنگ کالنگ باس۔ اوور" — ایک آواز سنائی دی۔

"یس — میورک اٹنڈنگ۔ اوور" — میورک نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"باس! — بھڑکتے سرخ رنگ کی کار چیک کر لی گئی ہے — اس میں ایک عورت کو بیہوش کر کے لے جایا گیا ہے — یہ کار ٹاور روڈ کی طرف جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے لیکن اس کا تعاقب نہیں ہو سکا۔ کیونکہ چیک کرنے والے کا موٹر سائیکل خراب ہو گیا تھا۔ اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ! — ٹھیک ہے — وہ اپنے اڈے پر جا رہے ہوں گے — او۔کے — ہم نے ان کا اڈہ ٹریس کر لیا ہے — اب ان کی تلاش بند کر دو — اوور اینڈ آل" — میورک نے چیختے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی عورت کے حوالے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ عورت لازماً مادام جیکی ہو گی۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ٹاور روڈ کی اس خستہ اور پرانی عمارت سے کچھ پہلے پہنچ کر رک گئیں۔

عمارت کا پھاٹک بند تھا اور بظاہر یہ خستہ سی عمارت خالی نظر آ رہی تھی۔ لیکن ان کی کاریں رکتے ہی ایک درخت کی اوٹ سے ایک نوجوان

تیزی سے نکلا اور دوڑتا ہوا میورک کی کار کی طرف آیا۔

"باس! — کورو اور اس کے ساتھی واپس آ گئے ہیں — میں نے کورو کی کار میں ایک عورت کی جھلک دیکھی ہے" — آنے والے نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے — چارمنگ نے مجھے رپورٹ دے دی ہے — کتنی دیر ہوتی ہے انہیں آئے ہوئے" — میورک نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"آٹھ دس منٹ ہوتے ہوں گے" — آنے والے نے کہا اور میورک نے کار میں سے نکلنے والے اپنے ساتھیوں کو اس عمارت پر ریڈ کرنے کے بارے میں ہدایات دیں اور پھر وہ عمارت کے گرد پھیل کر اس کی طرف بڑھنے لگے۔

باس کسی بھی لمحے گولی چلانے والا تھا اور صفدر اور نعمانی دونوں بے بس بیٹھے ہوتے تھے کیونکہ لوہے کی کرسیوں میں موجود لوہے کے راڈز نے انہیں بری طرح جکڑ رکھا تھا اور ویسے بھی کمرے میں چھ مشین گن بردار کھڑے تھے۔ نعمانی نے ایک بار پھر اس کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔

"تم غلطی کر رہے ہو ۔۔۔ ایک بار پھر سوچ لو ۔۔۔ پھر تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہیں ملے گا" ۔۔۔ نعمانی نے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ" ۔۔۔ باس نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی ٹریگر پر سخت ہوتی گئی۔ لیکن اسی لمحے جولیا کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے پیر میں موجود جوتی اڑتی ہوئی باس کے اس ہاتھ سے ٹکرائی جس میں اس نے مشین گن پکڑی ہوئی تھی اور باس نے بھی عین اسی وقت ٹریگر دبا دیا تھا لیکن اچانک جوتی کی ضرب لگنے کی وجہ سے اس کا بازو گھوما اور پھر مشین گن کی ریٹ ریٹ

کے ساتھ ہی سائیڈ پر کھڑے ہوئے اس کے اپنے مشین گن بردار ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس طرف اس کے چار ساتھی تھے جو اچانک گولیوں کی بوچھاڑ پڑتے ہی چیختے ہوئے مکھیوں طرح ڈھیر ہوتے گئے۔

"گگ ۔ گگ ۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ باس اپنے ہی ساتھیوں کے اس طرح گرنے اور ان کی چیخوں کی وجہ سے بوکھلاتے ہوئے انداز میں چیخ اٹھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ جولیا اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھولتا، اچانک کمرہ ایک بار پھر گولیاں چلنے کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار گولیاں کمرے کی ایک سائیڈ کھڑکی سے برسائی گئی تھیں اور ان گولیوں کی زد میں باس، اس کا ساتھی، کورو اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے دو مشین گن بردار براہ راست آ گئے تھے اور وہ بھی پہلے مشین گن برداروں کی طرح چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر چند لمحوں تک پھڑکنا بھی انہیں نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ گولیوں نے ان کے جسموں کو چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔

اسی لمحے باہر سے بھی بے تحاشا گولیاں چلنے اور انسانوں کے چیخنے کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی فوج نے عمارت پر حملہ کر دیا ہو۔

جولیا اور اس کے ساتھی اسی طرح کرسیوں پر لوہے کے راڈز سے جکڑے بیٹھے تھے۔ ان سب کے چہروں پر بے پناہ حیرت تھی۔ جولیا نے گو جوتی مار کر فوری طور پر باس کی مشین گن کا رخ بدل دیا تھا لیکن اس کی یہ حرکت سراسر اضطراری تھی کیونکہ باس دوسرا برسٹ بھی مار سکتا تھا اور اس کے

ساتھی بھی ان پر گولیوں کی بارش کر سکتے تھے۔ لیکن کھڑکی سے ہونے والی اس فائرنگ کی انہیں خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ کھڑکی میں لوہے کی گرل لگی ہوئی تھی۔ لیکن اس میں اتنے سوراخ بہرحال موجود تھے کہ ان میں سے مشین گن کی نال ڈال کر فائر کھولا جا سکتا تھا۔

"میرے خیال میں یہ لازماً عمران ہوگا" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران آتا تو اکیلا آتا ——— یہاں تو بہت سے افراد فائرنگ کر رہے ہیں" ——— صفدر نے کہا۔

"ارے ——— یہ مادام تو بیہوش پڑی ہے ——— اوہ! یہ لڑکی بھی انتہائی بزدل ہے" ——— جولیا نے اچانک چونک کر ساتھ بیٹھی ہوئی مادام جیکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی گردن واقعی سائیڈ پر ڈھلکی ہوئی تھی۔

"یہ بیچاری عام سی لڑکی ہے ——— اس قدر خوفناک حالات میں اس نے بیہوش تو ہونا تھا" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے باہر سے فائرنگ کی آواز بند ہوگئی اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور نعمانی اور صفدر انہیں دیکھ کر چونک پڑے کیونکہ یہ سیکرٹ سروس کا چیف میورک اور اس کے ساتھی تھے میورک سب سے آگے تھا۔

"اوہ! ——— عمران تو یہاں موجود نہیں ہے ——— ٹھیک ہے مادام جیکی کو اٹھاؤ اور چلو یہاں سے" ——— میورک نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے

کہا اور ساتھ ہی اس نے جولیا کی طرف اشارہ کیا۔ اور اس کا ایک ساتھی تیزی سے جولیا کی کرسی کے عقب میں آگیا جب ایک اور ساتھی نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین گن کا دستہ جولیا کے سر پر رسید کر دیا۔

"یہ مادام نہیں ہے ——— جولیا ہے" ——— نعمانی اور صفدر بیک وقت چیخ پڑے۔

ایک ہی بھرپور ضرب سے جولیا کی گردن بھی ڈھلک گئی۔

"بکواس مت کرو ——— میں نے اسے ہسپتال میں دیکھا ہے ——— یہ مادام جیکی ہے جولیا کے میک اپ میں" ——— میورک نے چیخ کر جواب دیا۔

"یہ جولیا ہے ——— مادام جیکی نہیں ہے ——— اب یہ میک اپ میں نہیں ہے" ——— صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس! ——— کیوں نہ اس دوسری لڑکی کو بھی ساتھ لے لیں ——— یہ پہلے ہی بیہوش پڑی ہوئی ہے" ——— میورک کے ایک ساتھی نے کہا۔

"نہیں! ——— یہ عمران کی ساتھی جولیا ہوگی ——— اور میں عمران سے ٹکرانا نہیں چاہتا ——— اس لئے میں انہیں زندہ بھی چھوڑ رہا ہوں ——— جلدی کرو اٹھاؤ اسے ——— جلدی" ——— میورک نے چیختے ہوئے کہا۔ اس دوران کرسی کا میکنزم ختم کر کے جولیا کو کرسی کے راڈز سے نکال لیا گیا تھا اور پھر وہ جولیا کو کاندھے پر لاد کر اس تیز رفتاری سے واپس دروازے سے باہر نکل گئے جس تیز رفتاری سے وہ اندر آئے تھے۔

"اوہ احمق آدمی! ——— نجانے کس نے اسے سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا ہے" ——— نعمانی نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی احمق ہے ——— اس نے ہسپتال میں مادام جیکی کو جولیا کے

میک اَپ میں دیکھا تھا اور وہ یہی سمجھ رہا ہے کہ ابھی تک مادام جیکی جولیا کے میک اَپ میں ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

" لیکن وہ لازماً مادام جیکی کو بھی تو پہچانتا ہوگا" ـــــ نعمانی نے کہا۔

" لازماً پہچانتا ہوگا ـــ لیکن وہ یہی سمجھا ہے کہ مادام جیکی کے میک اَپ میں جولیا ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

" اب ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیئے ـــــ یا اسی طرح کرسیوں میں جکڑے بیٹھے رہیں گے ـــــ اگر مجھے ذرا سا بھی شک پڑ جاتا کہ یہ تم لوگوں تک پہنچ جائیں گے تو میں شروع سے ہی ان سے ٹکرا جاتا ـــ وہیں ٹیکسی میں ہی ـــ میرے تو وہم و گمان بھی بھی نہ تھا کہ یہ چکر چل رہا ہے" ـ نعمانی نے کہا۔

" تو یہ تمہاری وجہ سے ہم تک پہنچے ہیں ـــ ہمیں تو احساس تک نہیں ہوا ـــ ہم تو کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ـــ عمران کہیں گیا ہوا تھا کہ اچانک ہمارے دماغ چکراتے اور پھر ذہنوں پر یکلخت اندھیرا سا چھا گیا ـــــ اس کے بعد ہمیں یہاں ہوش آیا ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

" میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو کارڈیل کالونی چلنے کا کہا تھا ـــ انہوں نے مجھے اغوا کرتے وقت ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھ لیا تھا۔ اس کے بعد اس باس کے ساتھی کورو نے جب کارڈیل کالونی کا نام سنا تو اس نے کہا کہ وہاں تھامسن کا خفیہ اڈہ ہے ـــ اور تھامسن لارڈ بومن کا آدمی ہے لیکن چونکہ میں کسی تھامسن سے واقف نہ تھا اس لئے خاموش رہا۔ پھر تم لوگ یہاں پہنچ گئے" ـــــ نعمانی نے صفدر کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ـــ تو اس طرح پہنچے یہ وہاں ـــ شائد ہمیں کسی گیس کی مدد سے بیہوش کیا گیا تھا" ـــــ صفدر نے کہا۔

" ہاں ! ـــ اور یہ باس تو بیہوشی کے عالم میں ہی مادام جیکی اور جولیا کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا ـــ مگر میں نے اُسے شک میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے مشین کی مدد سے میک اَپ صاف کیے اور پھر انجکشن لگا کر تمہیں ہوش میں لے آیا" ـــــ نعمانی نے کہا۔

اسی میک اَپ کی صفائی کی وجہ سے تو جولیا اس میورک کے ہتھے چڑھ گئی ہے ـــ بہرحال اب یہاں سے نکلیں کیسے ـــ ہم تو بری طرح جکڑے ہوتے ہیں ـــ مجھے سوچنے دو" ـــ صفدر نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑے۔ کیونکہ باہر سے عمران کی آواز سنائی دی تھی۔ الفاظ تو سمجھ نہ آئے تھے لیکن وہ دونوں عمران کی آواز اور لہجہ بخوبی پہچان گئے تھے۔

" عمران ـــ عمران" ـــــ صفدر نے گلے پر دباؤ ڈال کر پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا۔ چونکہ دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے صفدر کو یقین تھا کہ عمران تک اس کی آواز پہنچ جائے گی۔

اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا کیونکہ چند لمحوں بعد ہی صفدر کو دروازے کے باہر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی ـ یہ دو آدمیوں کے دوڑنے کی آواز تھی۔

اور پھر عمران ہاتھ میں مشین گن پکڑے دروازے پر نمودار ہو گیا۔

" اوہ ! ـــ تو تم لوگ یہاں ہو ـــ جولیا کہاں ہے" ـــــ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"اُسے میورک لے گیا ہے" ——— صفدر نے جلدی سے جواب دیا۔

"میورک! ——— وہ یہاں کیسے آگیا ——— اوہ! تو یہ ساری قتل و غارت اس نے کی ہے ——— لیکن وہ جولیا کو کیوں لے گیا ہے ——— اُسے تو مادام جیکی چاہیئے تھی" ——— عمران نے جلدی سے کرسیوں کے عقب میں پہنچ کر ان کا راڈز میکنزم کھولتے ہوئے کہا۔ اور پھر صفدر اور نعمانی اُٹھ کھڑے ہوئے۔

اسی لمحے تھامسن اندر داخل ہوا تو صفدر اُسے پہچان گیا۔

"اوہ! ——— مادام جیکی محفوظ ہیں ——— میں تو یہاں ہونے والی قتل و غارت سے ڈر گیا تھا" ——— تھامسن نے جلدی سے مادام جیکی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تھامسن! ——— تم نے سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تو دیکھا ہوا ہو گا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر ——— ہاں! دیکھا ہوا ہے ——— کیوں" ——— ؟ تھامسن نے مادام جیکی کی طرف بڑھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"یہ قتل و غارت میورک نے کی ہے ——— اور وہ ہماری ساتھی جولیا کو مادام جیکی سمجھ کر لے گیا ہے ——— اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتاؤ" ——— عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر ایلگن روڈ پر ہے ——— سُرخ پتھروں سے بنی ہوئی بہت بڑی عمارت ہے" ——— تھامسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔کے! ——— تم مادام جیکی کو ہوش میں لے آؤ ——— ہم نے فوراً وہاں پہنچنا ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر صفدر اور نعمانی

کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھامسن کے ساتھی راجر کو بھی عمران نے کرسی کے راڈز سے آزاد کرا دیا تھا اور راجر تھامسن کے ساتھ کھڑا تھا۔ عمران نے راجر کو وہیں چھوڑ دیا تھا۔

"میں مادام کو اپنے اڈے پر لے جاؤں گا ——— تم لوگ میورک سے نمٹتے رہو" ——— عمران کے دروازے پر پہنچنے سے پہلے تھامسن نے کہا۔

"نہیں! ——— مادام جیکی نے فوراً صدر مملکت سے ملاقات کرنی ہے اور یہ ملاقات اب میورک کے ذریعے ہو گی ——— اس لئے یہ ہمارے ساتھ جائے گی ——— جلدی کرو۔ ورنہ اس کی جان کو پھر خطرہ لاحق ہو جائے گا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر باہر کی طرف لپک پڑا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ ایڈورڈ! ——— اب اسے زیرو لیبارٹری کا راز بتانا ہی پڑے گا" ——— میورک نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— پاس کھڑے ایڈورڈ نے کہا اور کمرے کے کونے میں موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد جب ایڈورڈ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس موجود تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھی ہوئی اور رسیوں سے بندھی ہوئی جولیا کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد ہی بندھی ہوئی جولیا ہوش میں آ گئی۔

"دیکھو مادام جیکی! ——— اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو فوراً زیرو لیبارٹری کا راز بتا دو" ——— جولیا کے ہوش میں آتے ہی میورک نے آگے بڑھ کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام جیکی ——— کون مادام جیکی ——— میرا نام جولیانا فٹر واٹر ہے" ——— جولیا نے آنکھیں کھول کر اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ——— وہاں ہسپتال میں بھی تم نے یہی ڈرامہ کھیلنے کی کوشش کی تھی ——— لیکن تمہارا یہ ڈرامہ یہاں نہیں چل سکتا ——— وہاں تو عمران تمہیں بچا کر لے گیا تھا۔ لیکن یہاں تمہیں بچانے کوئی نہیں آسکتا" ——— میورک نے اس بار انتہائی غضب ناک لہجے میں کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر ——— مادام جیکی تو میرے ساتھ والی کرسی پر موجود تھی ——— ہسپتال میں وہ واقعی میرے میک اَپ میں تھی۔ لیکن اس باس نے ہمارا میک اَپ ختم کر دیا تھا ——— میرا نام جولیا ہے اور میں عمران کی ساتھی ہوں" ——— جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری کھال اتار دوں گا سمجھیں! ——— مجھ سے اُڑنے کی کوشش مت کرو" ——— میورک اور زیادہ غضب ناک ہو گیا۔

"تم میرا چہرہ چیک کر لو ——— اگر میک اپ ہو گا تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا" ——— جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس انداز میں بات کر رہی ہو تو مجھے یقین ہے کہ اس عمران نے تمہارے چہرے پر کوئی خاص میک اَپ کیا ہو گا ——— اگر تم جولیا ہوتی تو تم پر مادام جیکی کا میک اَپ ہوتا" ——— میورک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو ——— جب میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ اس باس نے میک اَپ صاف کر دیا تھا تو پھر مادام جیکی میرے میک اَپ میں اور میں مادام جیکی کے میک اَپ میں کیسے رہ سکتی تھی" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہی ہو ——— میں تمہاری بوٹیاں

اڑا دوں گا۔ سمجھیں" ــــ میورک نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوم گیا اور کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ میورک نے بڑے غضب ناک انداز میں جولیا کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔

"تم احمق ہی نہیں بلکہ کمینے اور بے غیرت بھی ہو کر جو ایک بندھی ہوئی عورت پر ہاتھ اٹھا رہے ہو ــــ تمہیں اس تھپڑ کا حساب دینا پڑے گا"۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایڈورڈ! ــــ خنجر لے آؤ ــــ میں اسے بتاؤں کہ یہ کیسے مجھے چکر دے سکتی ہے ــــ میں اس کی بوٹی بوٹی علیحدہ کر دوں گا" ــــ میورک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ــــ ایڈورڈ نے کہا اور تیزی سے کمرے کی دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"اب بھی وقت ہے مادام جیکی! ــــ مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو ــــ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں ــــ میں وعدہ کرتا ہوں کہ نہ صرف تمہاری جان کی حفاظت کروں گا ــــ بلکہ میری سفارش پر تمہیں ملک کا سب سے بڑا اعزاز بھی دیا جا سکتا ہے" ــــ میورک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ تو تم ہو میورک ــــ سیکرٹ سروس کے سربراہ ــــ اور روسیاہ کے ایجنٹ ــــ یہ کیسا ملک ہے جس کی سیکرٹ سروس کا سربراہ دوسروں کا ایجنٹ ہے" ــــ جولیا نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم ــــ تم یہ کیا بکواس کر رہی ہو" ــــ میورک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سراسیمگی کے آثار دوڑنے لگے تھے۔

"مجھے مادام جیکی نے بتایا تھا ــــ اور مادام جیکی نے اسی لئے ہسپتال میں تمہیں کچھ بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ اس کے باپ لارڈ بومن کے پاس اس بات کے ثبوت موجود تھے کہ تم روسیاہ کے ایجنٹ ہو۔ اور تم زیرو لیبارٹری کے راز حاصل بھی اسی لئے کرنا چاہتے ہو کہ تم یہ راز روسیاہ تک پہنچا دو ــــ جب کہ مادام جیکی محب وطن ہے اور وہ یہ راز براہ راست صدر مملکت کے حوالے کرنا چاہتی تھی ــــ اور عمران اس لئے کوٹھی سے باہر گیا تھا تاکہ مادام جیکی اور ولیسٹرن کارمن کے صدر مملکت کی ملاقات کرا سکے ــــ اور تم یہ بھی سن لو کہ تم مجھے مادام جیکی سمجھ کر لے آئے ہو ــــ یہ تم نے حماقت کی ہے۔ مادام جیکی وہیں رہ گئی ہے اور لازماً عمران وہاں پہنچ جاتے گا اور پھر وہ سب سے پہلے مادام جیکی کو لے کر صدر مملکت کے پاس پہنچے گا" ــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ اوہ! میں تمہیں گولی مار دوں گا ــــ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا" ــــ میورک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوتے کہا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ لیکن دوسرے لمحے پاس کھڑا ایڈورڈ بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور اس نے انتہائی پھرتی سے ریوالور میورک کے ہاتھ سے چھین لیا۔

"خبردار باس! ــــ اگر یہ لڑکی درست کہہ رہی ہے تو پھر تم غدار ہو۔ اور میں غدار کا وجود برداشت نہیں کر سکتا" ــــ ایڈورڈ نے ریوالور چھین کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس نے ریوالور کا رخ اب میورک کی طرف کیا ہوا تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔

"کیا تم پاگل ہو گئے ہو ایڈورڈ! ——— احمق مت بنو" ——— میورک نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی زہریلی نظروں سے ایڈورڈ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"سوری باس! ——— مجھے بھی ایسی اطلاعات ملی تھیں۔ لیکن میرے پاس کوئی واضح ثبوت نہ تھا ——— مگر اب اس لڑکی نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے تو اب باقاعدہ تصدیق کے بعد ہی فیصلہ ہو سکے گا ——— اگر آپ پر یہ الزام غلط ثابت ہوا تو میں معافی مانگ لوں گا" ——— ایڈورڈ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— تم اس کی باتوں میں آ گئے ہو ——— میں تمہیں ابھی ڈسمس کرتا ہوں ——— احمق ——— نانسنس ——— ڈیم فول" ——— میورک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر پاگلوں کے سے انداز میں وہ ریوالور کا لحاظ کئے بغیر ایڈورڈ پر جا پڑا اور ایڈورڈ کو ساتھ لیتا ہوا وہ فرش سے ٹکرایا۔ ایڈورڈ نے دونوں گھٹنے جوڑ کر اُسے پیچھے اچھالنا چاہا لیکن میورک پر تو پاگل پن سوار تھا۔ اس نے ایڈورڈ کی گردن پکڑی اور اُسے پاگلوں کے سے انداز میں دبانے لگا ساتھ ساتھ وہ اُسے بُری طرح گالیاں بھی دے رہا تھا۔ ایڈورڈ نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اس کی پشت پر پیر گھما کر مارے اور میورک چیختا ہوا سائیڈ میں گرا۔ لیکن اس نے ایڈورڈ کی گردن نہ چھوڑی اور وہ دونوں فرش پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

اچانک ایڈورڈ کا داؤ چلا اور اس نے پوری قوت سے کہنی میورک کی پسلیوں میں اتنے زور سے ماری کہ میورک کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

اور اس بار میورک بُری طرح تڑپنے لگا۔ ایڈورڈ کی گردن سے اس کے ہاتھ چھوٹ گئے تھے۔

ایڈورڈ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ گردن کے مسلسل دبنے کی وجہ سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ شاید اگر چند منٹ اور اس کی گردن پر دباؤ ختم نہ ہوتا تو یقیناً اس کا سانس رُک جاتا۔ وہ کھڑے ہو کر زور زور سے سانس لینے لگا۔

میورک چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

جولیا کرسی سے بندھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ لڑائی چونکہ اس سے کافی فاصلے پر ہو رہی تھی اس لئے ایڈورڈ کے ہاتھوں سے ریوالور اور خنجر نکل کر بھی اس سے دُور گرے تھے ورنہ اگر خنجر نزدیک گرتا تو شاید جولیا پیروں کی مدد سے اُسے اٹھا کر رسیاں کاٹنے کی کوشش کرتی۔

ایڈورڈ نے اپنا سانس درست کرنے کے بعد آگے بڑھ کر سب سے پہلے ریوالور اور خنجر اٹھایا۔ اور پھر ریوالور جیب میں ڈال کر وہ جولیا کی طرف بڑھا۔

"اب جلدی سے زیرو لیبارٹری کا راز مجھے بتا دو ——— میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ ورنہ میورک تو راز حاصل کرنے کے بعد تمہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنا چکا تھا" ——— ایڈورڈ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں نے بتایا تو ہے کہ میں مادام جیکی نہیں ہوں" ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں ایڈورڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ! ——— میورک کو تو تم چکمہ دے سکتی ہو ——— مجھے نہیں۔

اچھا ٹھہرو! — میں پہلے میورک کا بندوبست کر لوں۔ پھر تم سے بھی راز حاصل کرتا ہوں" —— ایڈورڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر میورک کی طرف بڑھا اور پھر اُسے اٹھا کر اس نے کاندھے پر لادا اور تیزی سے کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ وہ شاید اُسے کہیں قید کرنے گیا تھا۔

جولیا ہونٹ بھینچے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ پیچھے کر کے کرسی کی پشت کے اندر رسی سے بندھے ہوئے تھے اور پھر اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ جولیا نے اب رہائی کی باقاعدہ کوشش کا آغاز کر دیا۔ کیونکہ اُسے ایڈورڈ، میورک سے بھی زیادہ پاگل نظر آ رہا تھا۔ اور جس انداز میں ایڈورڈ نے بات کی تھی اس سے جولیا کو خیال آیا تھا کہ یقیناً یہ ایڈورڈ بھی کسی اور ملک کا ایجنٹ ہے۔

جولیا نے اپنے جسم کو پوری قوت سے آگے کی طرف کر کے زور لگایا اور پھر تیزی سے پیچھے ہو گئی۔ اس طرح تین چار بار کرنے سے رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ گئیں۔ لیکن ابھی وہ اتنی ڈھیلی نہ ہوئی تھیں کہ جولیا نیچے کی طرف کھسک کر ان کی گرفت سے نکل جاتی اور پھر اس کے ہاتھ بھی پُشت کی طرف کر کے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن جولیا نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل رسیوں پر جھٹکے دے دے کر دباؤ ڈالتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئی۔ شاید زوردار جھٹکوں کی وجہ سے کرسی کی پشت پر بندھی ہوئی گانٹھ کُھل گئی تھی یا پھر وہ کھسک گئی تھی۔ بہرحال رسیاں اب خاصی ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ چنانچہ جولیا نے نیچے کی طرف کھسکنا شروع کر دیا۔ وہ ٹانگیں اور جسم کو اکڑا کر آگے کی طرف کھسک رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کھسک کر کرسی سے نیچے فرش پر آ بیٹھی۔ لیکن ابھی تک اس کے ہاتھ پُشت پر بندھے ہوئے تھے اسی لمحے ایڈورڈ اندر داخل ہوا۔

" اوہ! — تو تم فرار ہو رہی ہو" —— ایڈورڈ نے جولیا کو دیکھتے ہی کہا۔

" یہ رسیاں خود بخود ڈھیلی ہو گئی ہیں — میں نے کچھ نہیں کیا" —— جولیا نے بڑے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہوں! — خود بخود ڈھیلی ہو گئی ہیں — ابھی پوچھتا ہوں تم سے" — ایڈورڈ نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے جھپٹ کر جولیا کو بازو سے پکڑ کر اوپر کو اٹھایا اور جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر ایڈورڈ تیزی سے کرسی کی طرف مڑا تاکہ اس کی رسیاں کھول کر جولیا کو اس پر بٹھا کر دوبارہ باندھ دے وہ شاید جولیا کی طرف سے اس لئے مطمئن تھا کہ جولیا کے ہاتھ پُشت پر بندھے ہوئے ہیں اس لئے جولیا کیا کر سکتی ہے۔ لیکن جیسے ہی ایڈورڈ کرسی کی طرف مڑا، جولیا یکلخت اپنی جگہ سے اچھلی اور اس کے پیر کی بھرپور ٹھوکر ایڈورڈ کی پسلیوں پر پوری قوت سے پڑی اور ایڈورڈ بُری طرح چیختا ہوا نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے پھرتی سے سائیڈ جیب سے ریوالور کھینچا لیکن اسی لمحے جولیا کی لات گھومی اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جا گرا۔ ایڈورڈ نے تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کا پیر اس کی ٹھوڑی کے نیچے پوری قوت سے پڑا اور ایڈورڈ کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ وہ دھماکے سے نیچے گرا اور اس نے بُری طرح تڑپ کر جولیا کی لات پکڑنی چاہی لیکن جولیا تو واقعی بجلی بنی ہوئی تھی۔ وہ اس طرح اچھل اچھل کر مسلسل ایڈورڈ کو ضربیں لگا رہی تھی جیسے کوئی مشہور اور پھرتیلا باکسر باکسنگ رنگ میں اپنے فٹ ورک سے کام لیتا ہے۔ ایڈورڈ مسلسل چیخ رہا تھا اور وہ بھی

مسلسل اٹھ کر کھڑے ہونے اور جولیا کو پکڑنے کی کوششوں میں مصروف تھا اور پھر اچانک ایک بار وہ کامیاب ہو گیا۔ جولیا کی گھومتی ہوئی لات اس کے ہاتھ میں آگئی اور جولیا کے چونکہ ہاتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور دھڑام سے پُشت کے بل فرش پر گری۔ اسی لمحے ایڈورڈ اچھل کر اس پر آگرا۔ جولیا نے پھُرتی سے کروٹ بدل کر اُسے نیچے گرانے کی کوشش کی۔ لیکن ایڈورڈ نے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑی اور پھر گردن کو ایک زوردار جھٹکے سے اس طرح دبایا کہ جولیا کے دماغ پر ایک لمحے کے لئے تو رنگ برنگی پھلجھڑیوں کی بارش ہوئی مگر دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔ وہ سانس رُک جانے کی وجہ سے بیہوش ہو چکی تھی۔

عمران نے کار سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے گیٹ پر روکی اور پھر نیچے اُتر کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ عمران کے ساتھ کار میں تھامسن نعمانی صفدر اور مادام جیکی موجود تھے۔ راجر کو تھامسن نے وہیں سے واپس کہیں بھیج دیا تھا۔

کال بیل بجنے کے چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کی کھڑکی کھُلی اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر خاصی درشتی تھی۔

"سیکرٹ سروس کے چیف میورک سے کہو کہ پاکیشیا سے اس کا دوست علی عمران آیا ہے —— ایمرجنسی بات کرنی ہے" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف تو ہیڈ کوارٹر میں نہیں ہیں" —— نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! —— اوہ ویری بیڈ —— اگر تمہارا چیف فوری نہ ملا تو ولیسٹرن کارمن

کو تاریخ کی سب سے بڑی تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا ـــــ اوہ! کہاں ملے گا" ـــــ عمران نے ایسی اداکاری کرتے ہوئے یہ فقرہ کہا کہ نوجوان بُری طرح بوکھلا گیا۔

" اوہ! ـــ چیف زارسن روڈ والے پوائنٹ پر گیا ہے۔ کوٹھی نمبر بارہ۔"
نوجوان نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ شکریہ! ـــ اوہ! کاش وہ وہاں مل جائے۔ ورنہ ولیسٹرن کاربن کے لئے بڑا مسئلہ بن جائے گا ـــ میں معلوم کرتا ہوں" ـــ عمران کی اداکاری عروج پر تھی۔

" وہ وہیں ہیں ـــ انہوں نے کہیں ریڈ کیا تھا ـــ باقی ممبران کو تو انہوں نے یہاں واپس بھجوا دیا ہے اور خود ایڈورڈ کے ساتھ وہاں چلے گئے ہیں ـــ آنے والوں نے مجھے بتایا ہے" ـــ نوجوان واقعی عمران کی خوبصورت اداکاری کے چکر میں آ گیا تھا۔

" اوہ! ـ اچھا اچھا" ـــ عمران نے کہا اور مڑ کر تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا مقصد حل ہو گیا تھا۔

" تم نے اچھا چکر دیا اس آدمی کو" ـــ تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھے اور خراب کا پتہ تو وہاں پہنچ کر ہی لگے گا ـــ فی الحال تو ہم چکر میں ہیں" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تھامسن کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ زارسن روڈ کا پتہ عمران کو نہ تھا لیکن ظاہر ہے تھامسن تو یہیں کا رہائشی تھا اُسے تو علم تھا اس لئے عمران خاموش بیٹھا تھا۔ پچھلی سیٹوں پر نعمانی صفدر اور مادام جیکی بیٹھے ہوئے تھے۔ مادام جیکی ہوش میں آ چکی تھی اور جب اُسے معلوم ہوا کہ سیکرٹ

سروس کا چیف میورک اس کی بجائے جولیا کو اٹھا کر لے گیا ہے تو وہ خاموشی سے کار میں بیٹھ گئی تھی۔ اس نے عمران سے معذرت کرنے کی بھی کوشش کی تھی کہ اس کی وجہ سے جولیا اور انہیں مسلسل تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے لیکن عمران نے مسکرا کر اسے ٹال دیا۔

تھوڑی دیر بعد تھامسن زارسن روڈ پہنچ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کوٹھی نمبر بارہ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ کوٹھی کا پھاٹک آدھا کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے نیچے اُترا اور دوڑتا ہوا اس ادھ کھلے پھاٹک کے اندر داخل ہو گیا۔ صفدر اور نعمانی نے بھی اس کی پیروی کی۔ لیکن عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ تھامسن بھی اس دوران اندر آ چکا تھا۔ جبکہ مادام جیکی کار میں ہی بیٹھی رہی تھی۔

کوٹھی کے ایک کمرے میں کرسی سے ڈھیلی رسیاں بندھی ہوئی دکھائی دیں اور پھر عمران کو ایک کونے میں پڑا ہوا خنجر بھی نظر آ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر خنجر اٹھا لیا۔ لیکن جولیا، میورک اور اس ایڈورڈ کا کہیں پتہ نہ تھا۔ کرسی پر بندھی ہوئی ڈھیلی رسیاں دیکھ کر تو انہیں یقین آ گیا تھا کہ جولیا کو یہاں لایا گیا ہے لیکن پھر وہ کہاں چلی گئی۔ کوٹھی میں اُسے کہیں ٹیلیفون بھی نظر نہ آیا کہ وہ سمجھتا کہ اس ہیڈ کوارٹر والے نوجوان نے یہاں فون کر کے اس کی آمد کا بتا دیا ہو اور وہ لوگ نکل گئے ہوں۔

ابھی وہ کوٹھی میں گھوم ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک کمرے کے فرش کے نیچے کسی کے کراہنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی یہ آواز سن کر اچھل پڑے۔

" اوہ! ـــ یہاں کوئی تہہ خانہ ہے" ـــ عمران نے کہا اور غور سے کمرے کو دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ٹائلوں سے بنے ہوئے فرش

میں سے ایک قدرے ابھری ہوئی اینٹ تاڑ لی۔ اس نے جیسے ہی اس اینٹ پر پیر کا دباؤ ڈالا اور فرش کا ایک حصّہ تیزی سے کھسک کر دیوار کے اندر غائب ہو گیا۔ اب سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران سیڑھیاں اُتر کر ایک بند دروازے پر پہنچا۔ اب کراہنے کی آوازیں واضح سنائی دے رہی تھیں اور یہ آوازیں اس دروازے کی دوسری طرف سے سنائی دے رہی تھیں۔

عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھُل گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو سامنے میورک فرش پر رسیوں سے بندھا ہوا پڑا تھا اور کراہ رہا تھا۔

" اوہ! میورک تم ۔۔۔ وہ جولیا کہاں ہے " ۔۔۔ عمران نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ میورک بھی کراہنا بند کر کے اب حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا تھا۔

" جولیا ۔۔۔ تو کیا وہ واقعی جولیا تھی ۔۔۔ اوہ! وہ ایڈورڈ اُسے لے گیا ہے ۔۔۔ وہ حرامی ۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ وہ اس طرح مجھ سے غداری کرے گا ۔۔۔ مجھے کھولو۔ جلدی کرو " ۔۔۔ میورک نے تیز لہجے میں کہا۔

" ایڈورڈ ۔۔۔ کون ہے وہ " ۔۔۔ ؟ عمران نے حیرت سے پوچھا۔

" وہ میرا نمبر ٹو ہے ۔۔۔ وہ مجھ پر اچانک جھپٹ پڑا اور اس کے اس خلاف توقع حملے کی وجہ سے میں مار کھا گیا ۔۔۔ مجھے کھولو ۔۔۔ میں اس اُلّو کے پٹھے کو ایسی سزا دوں گا کہ اس کی آئندہ نسلیں بھی روتی رہیں گی " ۔۔۔ میورک نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

" وہ کہاں گیا ہوگا جولیا کو لے کر " ۔۔۔ عمران نے اس کی بات سُنی ان سُنی کرتے ہوئے ایک بار پھر پوچھا۔

" تم مجھے کھولو تو سہی ۔۔۔ پھر دیکھنا ۔۔۔ میں اس چوہے کو بل سے کیسے نکالتا ہوں ۔۔۔ وہ حرام زادہ سمجھتا ہے کہ میں اس کے ٹھکانوں سے واقف نہیں ہوں ۔۔۔ مجھے پہلے ہی شک تھا اس پر کہ وہ کارٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے ۔۔۔ میں اسے عبرت ناک سزا دوں گا " ۔۔۔ میورک نے غرانے کے سے انداز میں کہا۔

" یہ کیسا ملک ہے کہ یہاں کی سیکرٹ سروس کا ہر آدمی کسی دوسرے ملک کا ایجنٹ ہے ۔۔۔ بتاؤ کہاں لے گیا ہوگا وہ اسے " ۔۔۔ ؟ عمران نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم مجھے کھولو تو سہی ۔۔۔ کھڑے میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو " ۔۔۔ میورک نے چیختے ہوئے کہا۔

" سنو میورک! ۔۔۔ تم صرف ایک ہی صورت میں رہائی حاصل کر سکتے ہو ۔۔۔ کہ مجھے اس ایڈورڈ کا ٹھکانہ بتا دو ۔۔۔ میں وہاں جا کر اسے چیک کروں گا ۔۔۔ میرا وعدہ رہا کہ جب جولیا مجھے واپس مل جائے گی تو میں آکر تمہیں رہا کر دوں گا ۔۔۔ ورنہ دوسری صورت میں تم یہیں اسی طرح بندھے پڑے سِسک سِسک کر مر جاؤ گے ۔۔۔ بولو! کیا چاہتے ہو ۔۔۔ ایک لمحے میں جواب دو۔ میرے پاس اب زیادہ وقت نہیں ہے " ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ! ۔۔۔ تم مجھے کھولو ۔۔۔ میں اسے خود ہی ڈھونڈ سکتا ہوں ۔ تم نہیں ڈھونڈ سکتے " ۔۔۔ میورک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اوکے! ــــ پھر پڑے رہو یہیں ــ میں خود ہی اُسے ڈھونڈ لوں گا ــــ" عمران نے بڑے مطمئن انداز میں مڑتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ساتھیوں کو بھی واپس چلنے کا اشارہ کیا۔

"اوہ! ــــ اوہ عمران! ــــ پلیز مجھے چھوڑ کر مت جاؤ ــــ میں مر جاؤں گا ــــ تم میرے دوست ہو۔ پلیز" ــــ میورک نے بُری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں ــــ ایڈورڈ کا ٹھکانہ بتا دو" ــــ عمران نے مُڑ کر سرد لہجے میں کہا۔

"وہ ریگن بار گیا ہوگا ــــ وہ اس کا خاص ٹھکانہ ہے۔ بار کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے ــــ ریگن اس کا دوست ہے اور ریگن کے متعلق مجھے شک ہے کہ وہ کارٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے" ــــ میورک نے جلدی سے جواب دیا۔

"اوکے! ــــ پہلے میں چیک کر لوں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ دروازے کی طرف مُڑ گیا۔

"ارے ارے ــــ مجھے اس طرح مت چھوڑ کر جاؤ ــــ پلیز پلیز" ــــ میورک نے بُری طرح گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ــــ غدار اتنی آسانی سے نہیں مرا کرتے" ــــ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ میورک وہیں فرش پر پڑا بُری طرح چیخ رہا تھا۔ پہلے تو وہ گڑگڑاتا اور منتیں کرتا رہا پھر گالیوں پر اُتر آیا۔ لیکن عمران نے پیچھے مُڑ کر بھی نہ دیکھا اور اوپر کمرے میں پہنچ کر اس نے فرش دوبارہ برابر کر دیا۔

"کہیں یہ مر ہی نہ جائے" ــــ نعمانی نے کہا۔

"فکر نہ کرو ــــ میں نے اس کی حالت دیکھی ہے ــــ ابھی یہ دو تین گھنٹے نہیں مرتا اور مجھے اتنا وقفہ ہی چاہیے ــــ اگر میں اسے رہا کر دیتا تو یہ پوری سیکرٹ سروس کو حرکت میں لے آتا" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

کوٹھی سے باہر نکل کر وہ کار میں بیٹھے اور کار ایک بار پھر خاصی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑنے لگی۔

"یہ ریگن تو انتہائی خطرناک آدمی ہے ــــ زیرِ زمین دنیا میں اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں" ــــ تھامسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم فکر نہ کرو ــــ لمبے ہاتھوں کو چھوٹا کرنے کا میرے پاس اکسیری نسخہ ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تھامسن حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔ وہ شاید سوچ رہا تھا کہ یہ کس مٹی کا بنا ہوا آدمی ہے جس پر کسی بات کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ لیکن اب اُسے کون بتائے کہ وہ جس آدمی کو ایک عام سے مجرم ریگن سے ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے اس کے ہاتھوں نجانے اس جیسے کتنے مجرم اپنی گردنیں تڑوا چکے ہیں۔

کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی کہ اچانک عمران کو ایک خیال آ گیا۔

"تھامسن! ــــ تم نے زیرو کالونی دیکھی ہوئی ہے" ــــ؟ عمران نے چونک کر تھامسن سے پوچھا۔

"زیرو کالونی ــــ ہاں! دیکھی ہے۔ وہاں تو بہت بڑے بڑے آفیسروں کی کوٹھیاں ہیں" ــــ تھامسن نے چونک کر جواب دیا۔

"ہاں! — وہیں کوٹھی نمبر چوبیس۔ اے بلاک میں ڈاکٹر فیگل کی رہائش گاہ ہے میں نے ٹیلیفون ڈائریکٹری میں یہ پتہ دیکھا تھا — تم ایسا کرو کہ مجھے کسی چوک پر اتار دو جہاں سے مجھے ٹیکسی مل جائے اور تم مادام جیکی کو لیکر ڈاکٹر فیگل کے پاس چلے جاؤ۔ تاکہ ڈاکٹر فیگل مادام جیکی کی صدر مملکت سے ملاقات کرا دیں — میں جولیا کو خود ہی چھڑا لوں گا۔ نعمانی بھی تمہارے ساتھ جائے گا" — عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب! — جب تک مس جولیا نہیں ملے گی — میں کہیں نہیں جاؤں گی" — مادام جیکی نے احتجاج بھرے انداز میں کہا۔

"جولیا کی آپ فکر نہ کریں — اوّل تو وہ اپنی حفاظت خود کرنا جانتی ہے — دوسرا ہم بہرحال اُسے ڈھونڈ نکالیں گے — لیکن آپ کا صدر مملکت سے ملنا بے حد ضروری ہے" — عمران نے کہا۔

"نہیں! — جب تک مس جولیا کے متعلق مجھے پوری طرح تسلی نہیں ہو جاتی — میں کوئی اقدام نہیں کروں گی — میری وجہ سے مس جولیا کو اس قدر پریشانی اور تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے۔ میں اس پر پہلے ہی اپنے دل میں بیحد شرمندہ ہوں" — مادام جیکی اپنی ضد پر اڑی رہی۔

"ٹھیک ہے — جیسے آپ کی مرضی" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔

"روکو — روکو — کار روکو" — عمران نے چیخ کر کہا اور تھامسن نے بوکھلاہٹ میں یکلخت بریک پیڈل پر پورا دباؤ ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی عقب میں آنے والی گاڑی — انتہائی خوفناک انداز میں ان کی کار سے ٹکرائی اور خوفناک دھماکے کے ساتھ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے

اس کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر بکھر گیا ہو۔

جولیا کے جسم میں درد کی ایک تیز لہر دوڑی تو اس کا سویا ہوا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ ایک بار پھر بھنچ گئے۔ اس وقت وہ ایک نئے کمرے کے فرش پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی اور اس کے بازو بھی پُشت پر کر کے بندھے ہوئے تھے اور پیر بھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی پُشت پر سے نائلون کی رسی گھما کر اُسے فرش میں جکڑے ہوتے لوہے کے دو کڑوں کے ساتھ اس طرح باندھ دیا گیا تھا کہ جولیا کے لئے سوائے گردن گھما کر اِدھر اُدھر دیکھنے کے اور کسی قسم کی حرکت کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ رہی تھی۔ کمرہ خالی تھا اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔

"کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں — یہ لوگ یقین ہی نہیں کر رہے کہ میں مادام جیکی نہیں ہوں" — جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا نے گردن گھما کر دیکھا تو ایڈورڈ ہاتھ

میں ایک کوڑا لٹکاتے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نیا آدمی تھا۔

"تمہیں ہوش آ گیا مس جولیا" ـــــ ایڈورڈ نے جولیا کے قریب آ کر رکتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تمہیں تو یقین آیا کہ میں جولیا ہوں ـــ مادام جیکی نہیں ہوں۔ اب مجھے تم لوگوں نے کس خوشی میں باندھ رکھا ہے" ـــــ جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے میک اپ چیکنگ مشین سے تمہارا چیک اپ کرا لیا ہے ـ اور مشین نے تمہارے چہرے پر میک اپ کی نشاندہی نہیں کی ـــــ اس لئے ہمیں یقین آ گیا ہے کہ تم میک اپ میں نہیں ہو ـــــ اور مادام جیکی کی بجائے جولیا ہو جس کا تعلق پاکیشیا سے ہے ـــــ دوسری طرف ہم دوبارہ اس عمارت میں پہنچے جہاں ہم تمہارے ساتھیوں اور مادام جیکی کو چھوڑ آتے تھے ـــــ لیکن وہاں سے پتہ چلا کہ مادام جیکی اور تمہارے ساتھی ایک مقامی آدمی کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کہیں گئے ہیں ـــــ اور اب تم ہمیں فوری طور پر بتاؤ گی کہ تمہارے ساتھیوں کا اصل ٹھکانہ کہاں ہے ـــــ کیونکہ ہم نے فوری طور پر مادام جیکی کو وہاں سے برآمد کرنا ہے" ـــــ ایڈورڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے کسی ٹھکانے کا علم نہیں ہے ـــــ جس ٹھکانے پر ہم موجود تھے وہاں سے وہ ایکریمی ہمیں بیہوش کر کے لے آتے تھے اس کے علاوہ مجھے کسی اور ٹھکانے کا کوئی علم نہیں ہے" ـــــ جولیا نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے کمرے کا ماحول کوڑے کی سرسراہٹ اور پھر جولیا کے حلق سے

نکلنے والی سسکی سے گونج اٹھا۔ ایڈورڈ نے پوری قوت سے کوڑا جولیا کی پشت پر مار دیا تھا اور پہلے ہی کوڑے نے جولیا کی پشت پر موجود قمیض پھاڑ کر اس کی پشت پر زخم ڈال دیا تھا۔

"بولو ـــ جلدی بولو ـــ ورنہ میں تمہارے جسم کو چیتھڑوں میں بدل دوں گا" ـــــ ایڈورڈ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فضا کوڑے کی سرسراہٹ اور جولیا کے حلق سے نکلنے والی سسکاریوں سے مسلسل گونجنے لگی۔ ایڈورڈ بڑے وحشیانہ انداز میں مسلسل جولیا کی پشت پر کوڑے برسائے جا رہا تھا اور پھر جولیا کا ذہن ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے تاریک ہو گیا۔

اس بار جولیا کا ذہن جسم میں پیدا ہونے والی ٹھنڈک کی وجہ سے بیدار ہوا اور اس نے آنکھیں کھولیں تو منظر ایک بار پھر بدل چکا تھا جولیا ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر رسیوں سے آزاد تھے لیکن اس کا پورا جسم پانی سے شرابور ہو رہا تھا۔ یہ شائد اسی پانی کی ٹھنڈک تھی جس کی وجہ سے اس کا ذہن بیدار ہو گیا تھا۔ اس کے بازو بھی شدید زخمی تھے کیونکہ جس وقت اس کی پشت پر کوڑے برسائے گئے تھے اس وقت اس کے دونوں بازو پشت پر ہی بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بھی براہ راست کوڑوں کی زد میں آ گئے تھے۔ لیکن ہوش میں آنے کے چند لمحوں تک تو اسے ٹھنڈک کا احساس ہوا لیکن پھر درد کی اس قدر تیز لہریں پیدا ہوئیں کہ جولیا کے حلق سے بے اختیار سسکیاں سی نکلنے لگیں۔

"تم واقعی انتہائی باہمت لڑکی ہو ـــ ورنہ جس طرح تم پر کوڑے برسائے گئے تھے، تمہاری چیخوں سے آسمان گونج اٹھتا۔ لیکن تم نے تو

ہمت اور حوصلے میں مردوں کو بھی پیچھے دھکیل دیا ہے" ۔۔۔ اچانک سائیڈ سے ایک نرم سی آواز گونجی اور جولیا نے چونک کر اس طرف دیکھا تو وہاں وہی لمبا اور بھرے ہوئے جسم کا آدمی کھڑا تھا جو اس سے پہلے ایڈورڈ کے ساتھ کمرے کے اندر آیا تھا۔

"تم میری تعریف کر کے شاید یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں ٹھکانہ بتا دوں گی حقیقت واقعی یہ ہے کہ مجھے کسی ٹھکانے کا علم نہیں ہے ۔۔۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں ویسے ہی ایڈورڈ کو بتا دیتی ۔۔۔ کیونکہ میرے ساتھیوں کے ساتھ ٹکرانے کے بعد ہی اُسے معلوم ہوتا کہ کسی بندھی ہوئی عورت پر کوڑے برسانے اور کسی سے مقابلہ کرنے میں کتنا فرق ہوتا ہے" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت گہری لڑکی ہے ریگن ! ۔۔۔ اس پر نہ نرمی کا اثر ہوتا ہے اور نہ سختی کا ۔۔۔ لیکن اسے بتانا ہی پڑے گا ۔۔۔ میرا نام بھی ایڈورڈ ہے" ۔۔۔ اچانک مخالف سمت سے ایڈورڈ کی تیز اور پھنکارتی ہوئی تیز آواز گونجی اور جولیا نے گردن موڑ کر دیکھا تو اس طرف دیوار میں ایک دروازہ تھا جس میں سے ایڈورڈ اندر داخل ہو رہا تھا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک تیز خنجر نظر آ رہا تھا اور چہرے پر درشتی اور سفاکی کے آثار نمایاں تھے۔

"ہو سکتا ہے باس ! ۔۔۔ یہ لڑکی درست کہہ رہی ہو" ۔۔۔ ریگن نے ایڈورڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں اسے سب کچھ معلوم ہے ۔۔۔ یہ بتانا نہیں چاہتی ۔۔۔ اور میں اس سے پوچھ کر رہوں گا ۔۔۔ اسے دوبارہ باندھ دو تاکہ میں اطمینان

سے اس کے جسم کی کھال اتارنے کا عمل شروع کروں ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی قوت برداشت کہاں تک کام کرتی ہے" ۔۔۔ ایڈورڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ بیچاری تو حرکت بھی نہ کر سکے گی باس ! ۔۔۔ اس کا پورا جسم شدید زخمی ہے ۔۔۔ اب اسے باندھنے کا کیا فائدہ ۔۔۔ ویسے بھی میں موجود ہوں ۔ یہ ننھی منی سی چڑیا ریگن کے ہاتھوں میں پھڑپھڑا تو سکتی ہے لیکن اڑ نہیں سکتی" ریگن نے ہنستے ہوئے کہا۔

ویسے جولیا کو اپنی حالت بھی ایسی ہی محسوس ہو رہی تھی اس کا پورا جسم بے پناہ تکلیف کی شدت سے ابھی تک لرز رہا تھا اور ذہن میں بھی بار بار دھماکے سے ہو رہے تھے اور اس نے بڑی کوشش سے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا تھا۔

"چلو ایسے ہی سہی" ۔۔۔ ایڈورڈ نے کہا اور گھوم کر وہ جولیا کے سامنے آ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں تیز اور چمکدار خنجر کو اس طرح تھاما ہوا تھا جیسے واقعی پلک جھپکنے میں وہ خنجر جولیا کے جسم میں ترازو کر دے گا۔

"بتاؤ لڑکی ! ۔۔۔ آخری موقع دے رہا ہوں ۔۔۔ بولو ! کہاں ہے ٹھکانہ" ایڈورڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کی شکل اور طنزیہ لہجہ سن کر جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں غصے اور نفرت کا جوالا مکھی پھوٹ پڑا ہو۔ اور یہ جوالا مکھی جیسے ہی اس کے ذہن تک پہنچا جولیا کو واقعی کوئی ہوش نہ رہا۔ وہ یکلخت اپنی جگہ سے تڑپی اور دوسرے لمحے اس کی دونوں ٹانگیں ۔۔۔ سامنے کھڑے ایڈورڈ کے سینے پر پوری قوت سے پڑیں اور ایڈورڈ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر گرا اور

جولیا اچھلنے کی وجہ سے کرسی سے اُٹھ کر ___ پُشت کے بل نیچے گرنے لگی
ہی تھی کہ اس نے یکلخت قلابازی کھائی اور پیچھے گرنے کی بجائے وہ قلابازی
کھا کر کرسی کے اوپر اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے کوئی مجمع کے سامنے سٹیج پر
تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہو۔

"ارے" ___ اچانک ریگن کے منہ سے حیرت بھرا کلمہ نکلا اور وہ تیزی
سے جولیا کی طرف جھپٹا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر پیچھے
جا گرا۔ جولیا نے اچھل کر بڑے بھرپور انداز میں اس کی ٹھوڑی کے نیچے لات
ماری تھی اور ایک بار پھر قلابازی کھا کر وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تھی کہ ایڈورڈ
چیختا ہوا کسی بدمست سانڈ کی طرح اس سے آ ٹکرایا اور جولیا اچھل کر پشت
کے بل گری اور پشت پر موجود زخموں میں اس قدر تیز ٹیس اٹھی کہ اس
کا پورا جسم ایک لمحے کے لئے مفلوج سا ہو گیا۔ اسی لمحے ایڈورڈ نے پوری
قوت سے اس کی ناک پر اپنے سر کی زوردار ٹکر ماری اور اس ٹکر نے
اس کے ماؤف جسم کو جھنجھلا کر رکھ دیا۔ ایڈورڈ غصے سے چیختا ہوا دوسری
ٹکر مارنے ہی والا تھا کہ جولیا نے گھٹنے موڑے اور ایڈورڈ چیختا ہوا اچھل
کر اس کی پشت پر ایک دھماکے سے جا گرا۔

اسی لمحے ریگن نے اچھل کر پوری قوت سے جولیا پر چھلانگ لگائی
لیکن جولیا بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گئی اور ریگن پوری قوت سے
منہ کے بل ایک خوفناک دھماکے سے فرش سے ٹکرایا اور اس کے حلق
سے نکلنے والی خوفناک چیخ نے کمرے کی فضا میں زلزلہ سا پیدا کر دیا۔ اس
چیخ نے جولیا کے اعصاب پر الٹا اثر کیا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی
رگ رگ میں بجلیاں سی بھر گئی ہوں۔ ایڈورڈ اس دوران اُٹھ کر کھڑا ہو

چکا تھا اور پھر جولیا بھی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ دوسرا لمحہ ایڈورڈ پر بہت بھاری
پڑا۔ جولیا نے ایک بار پھر انتہائی ماہرانہ انداز میں اس کے سینے پر زوردار
فلائنگ کک ماری اور پھر قلابازی کھا کر وہ سیدھی ہوئی تو ریگن کے حلق
سے ایک اور خوفناک چیخ نکلی۔ اٹھتے ہوئے ریگن کی پسلیوں پر قلابازی
کھاتی ہوئی جولیا کی کھڑی ہتھیلی کی زوردار ضرب لگی تھی اور پھر تو کمرے
میں چیخوں اور کراہوں کا طوفان سا آ گیا۔ جولیا ایکشن میں آ چکی تھی اور جولیا نا
ٹاپ ایکشن اپنی پوری فارم میں نظر آنے لگ گیا تھا۔ جولیا کا پورا جسم کمرے
میں پارے کی طرح پھڑک رہا تھا اور ایڈورڈ اور ریگن دونوں کو یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے کوئی نادیدہ مشین ان کے جسموں پر خوفناک ضربیں لگا رہی ہو
اور چند ہی لمحوں میں ان دونوں کے جسموں کے مختلف حصے جولیا کے نوکدار
جوتے کی ضربوں سے لہولہان ہو کر شدید زخمی ہو چکے تھے۔ ریگن کا چہرہ
فرش سے ٹکرانے کی وجہ سے پہلے ہی بُری طرح پچک کر زخمی ہو گیا تھا۔
اور پھر ان دونوں کی ہمتیں جواب دے گئیں اور وہ بیہوش ہو کر مُردہ چھپکلیوں
کی طرح ساکت ہو گئے۔ جب کہ جولیا جو بقول ان کے ننھی مُنی چڑیا تھی اور
شدید زخمی بھی تھی فاتحانہ انداز میں کھڑی تیز تیز سانس لے رہی تھی اس
کے چہرے پر اس وقت تکلیف کے آثار کی بجائے فاتحانہ مسکراہٹ کی
جگمگاہٹ تھی۔

چند لمحے تیز تیز سانس لینے کے بعد جولیا تیزی سے مُڑی اور اس
دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر سے ایڈورڈ اندر داخل ہوا تھا دروازہ
ابھی تک کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی اور راہداری کے
اختتام پر وہ برآمدے میں پہنچ گئی جس کے سامنے وسیع لان اور پھر پھاٹک

نظر آرہا تھا۔ پھاٹک اندر سے بند تھا۔

کوٹھی میں اور کوئی آدمی نہ تھا یہی وجہ تھی کہ ایڈورڈ اور ریگن کے خوفناک انداز میں چیخنے کے باوجود کوئی کمرے میں نہ آیا تھا۔ پورچ بھی خالی پڑا ہوا تھا اس لئے جولیا پیدل ہی دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن اب اس کے جسم میں ایک بار پھر درد اور تکلیف کی شدید لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں اور ذہن میں دوبارہ دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جوش انتقام اور نفرت کی بنا پر اس کی یہ تکلیف اس وقت تو غائب ہو گئی تھی جب وہ ایڈورڈ اور ریگن سے لڑ رہی تھی لیکن اب جبکہ یہ جنگ وہ فاتحانہ انداز میں جیت چکی تھی اس کے ذہن اور اعصاب پر چھایا ہوا جوش اور غصے کا الاؤ سرد پڑ جانے کے بعد اس کے زخموں نے دوبارہ اپنا ردعمل ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا اور جولیا کو اب ایسا محسوس ہونے لگ گیا تھا جیسے وہ پھاٹک تک پہنچنے سے پہلے ہی بیہوش ہو کر گر جائے گی۔ لیکن وہ مسلسل اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی کسی نہ کسی طرح پھاٹک تک پہنچ ہی گئی۔

اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور باہر سڑک پر آگئی۔ سڑک پر تیز رفتار ٹریفک رواں دواں تھی لیکن جولیا کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا پورا جسم شدید زخمی تھا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوتے تھے اس لئے سڑک سے گذرنے والے افراد اسے حیرت سے چونک کر دیکھتے۔ لیکن پھر آگے نکل جاتے۔ یہاں کا معاشرہ ہی ایسا تھا کہ کوئی کسی کے لئے وقت ضائع نہ کرتا تھا۔ انتہائی سنگدل اور بے حس معاشرہ۔ اگر اس حالت میں جولیا پاکیشیا میں سڑک پر نکل آتی تو یقیناً لوگ اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتے لیکن یہاں جولیا اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود اکیلی ہی لڑکھڑاتی ہوئی

آگے بڑھی جا رہی تھی۔ لمحہ بہ لمحہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ زندگی کی حدود سے نکل کر موت کی گہری اور اندھی وادی میں اترتی جا رہی ہو اور پھر اس کی قوت اور ہمت یکلخت جواب دے گئی۔ اس کے ذہن پر شب خون مارنے والے اندھیروں نے اس بار کامیاب یلغار کی اور جولیا وہیں سڑک کے کنارے ہی ڈھیر ہوتی گئی۔ لیکن مکمل طور پر ذہن تاریک ہونے سے پہلے اس کے ذہن پر آخری احساس ایک خوفناک دھماکے کا تھا جو شاید اس کے قریب ہی کہیں ہوا تھا۔ ایک ایسا خوفناک دھماکہ جس نے اس کے ڈوبتے ہوئے ذہن کو ایک لمحے کے لئے جھٹکا دے کر بیدار کیا لیکن پھر اس کے ذہن پر موت جیسی تاریکی کی دبیز چادر پھیلتی چلی گئی۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اس خوفناک دھماکے کی بازگشت گونجی جو اس کے ڈوبتے ہوئے ذہن نے آخری بار ریکارڈ کی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔

" اوہ عمران! ــــ تمہیں ہوش آگیا ــــ تھینک گاڈ" ــــ عمران کے دائیں طرف سے ڈاکٹر فیگل کی مانوس آواز ابھری اور عمران نے بے اختیار ادھر گردن گھما دی تو اس نے بوڑھے ڈاکٹر فیگل کو کرسی سے اٹھ کر تیزی سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ سر سمیت اس کا پورا جسم پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ صرف اس کا چہرہ اور گردن کھلی ہوئی تھی اور اس صورت میں وہ بالکل کسی مصری اہرام میں رکھی جانے والی ممی کی طرح دکھائی

دے رہا تھا اس کے جسم نے صرف معمولی سی حرکت کی تھی۔

" اوہ! مت ہلو ــــ تمہیں شدید چوٹیں آئی ہیں ــــ تمہاری کئی پسلیاں ایک ران کی ہڈی اور ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ــــ اور باقی جسم پر بھی زخم آئے ہیں" ــــ ڈاکٹر فیگل نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اپنی حالت سن کر ایک بار پھر طویل سانس لیا۔

" میرے ساتھی ــــ اوہ! صفدر نعمانی مادام جیکی ــــ اور ہاں! وہ جولیا جسے میں نے شدید زخمی حالت میں سڑک کے کنارے لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تھا" ــــ عمران نے یکلخت چونکتے ہوئے پوچھا۔

" مجھے افسوس ہے عمران! ــــ مادام جیکی مر چکی ہے اور تمہارے پاکیشیائی ساتھی بچ تو گئے ہیں لیکن وہ بھی شدید زخمی ہیں ــــ البتہ ڈرائیور جو مقامی تھا وہ بھی مر گیا ہے ــــ سٹیرنگ نے اس کا سینہ بری طرح پچکا کر توڑ دیا تھا ــــ اور کار میں دوسری کوئی عورت تو موجود ہی نہ تھی" ــــ ڈاکٹر فیگل نے آہستہ سے کہا۔

" اوہ! ــــ وہ کار میں نہیں تھی۔ وہ تو سڑک کے دوسرے کنارے پر چل رہی تھی ــــ میں نے اچانک اسے دیکھ کر بے اختیار تھامسن کو کار روکنے کے لئے کہا اور تھامسن نے بغیر سوچے سمجھے وہیں سڑک کے درمیان ہی فل بریک لگا دی ــــ اوہ! مادام جیکی مر گئی ــــ بیچاری اپنے ساتھ ہی زیرو لیبارٹری کا راز بھی لے گئی ــــ ڈاکٹر! جولیا کا پتہ کرو" ــــ عمران نے کہا۔

" میں معلوم کرتا ہوں ــــ تم فکر نہ کرو۔ ویسے مادام جیکی مرنے سے پہلے ہوش میں آگئی تھی اور اس نے ڈاکٹر سے کہا کہ وہ زیرو کالونی کی کوٹھی میں رہنے

والے ڈاکٹر فیگل سے فوراً ملنا چاہتی ہے تاکہ ویسٹرن کارمن کا ایک اہم راز وہ بتا سکے ـــــ ڈاکٹر مجھے اس لئے جانتا تھا کہ وہ میرا بھتیجا ہے۔ اس نے مجھے فون کیا تو میں مادام جیکی کا نام سنتے ہی فوراً یہاں پہنچ گیا تو مادام جیکی نے اٹک اٹک کر بتایا کہ علی عمران نے یہ نام لیا تھا۔ وہ اُسے اس کے پاس بھیجنا چاہتا تھا لیکن پھر ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس لئے یہ نام اس کے ذہن میں رہ گیا ـــــ اس کی حالت چونکہ بے حد خراب تھی اس لئے اس نے زیرو لیبارٹری کا راز مجھے بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ کوٹھی بھی بتا دی جہاں سیکرٹ سروس کا چیف میورک بندھا پڑا تھا ـــــ اس نے ساری بات تفصیل سے بتا دی اور اس کے بعد وہ مر گئی ـــــ وہ ویسٹرن کارمن کی عظیم بیٹی تھی ـــــ میں نے فوراً صدر مملکت سے رابطہ قائم کیا اور جب انہیں ساری حقیقت کا علم ہوا تو صدر مملکت نے اپنی مخصوص فورس جسے پریذیڈنٹ فورس کہا جاتا ہے اور جو براہ راست صدر کے ماتحت ہوتی ہے کو زیرو لیبارٹری پر فوری قبضہ کرنے اور میورک کی گرفتاری کے احکامات دیئے۔ چنانچہ پریذیڈنٹ فورس نے ایک خوفناک آپریشن کے بعد ایکریمین ایجنٹوں کا خاتمہ کر کے اس زیرو لیبارٹری پر قبضہ کر لیا ہے ـــــ اور اس کوٹھی سے میورک کو بھی زندہ برآمد کر لیا ہے ـــــ میورک نے اپنے روسیاہی ایجنٹ ہونے کا اعتراف کر لیا ہے۔ اس کا مقدمہ ایک خصوصی عدالت میں چلایا جائے گا اور اُسے غداری کی سزا دی جائے گی ـــــ اس کے ساتھ ہی میورک نے اپنے نمبر دو ایڈورڈ کے متعلق بھی بتایا کہ وہ بھی کارٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے اور اس کا ساتھی رنگین بار کا مالک ہے ـــــ پریذیڈنٹ فورس نے رنگین بار پر ریڈ کیا لیکن وہاں سے ایڈورڈ اور رنگین دونوں نہ ملے۔ البتہ پریذیڈنٹ فورس نے

ان کے ایک اور مخصوص اڈے کا پتہ چلا لیا۔ وہ ایک کوٹھی ہے۔ وہ دونوں شدید زخمی حالت میں اس کوٹھی میں بیہوش پڑے ہوئے ملے ہیں ـــــ یوں لگتا تھا جیسے انہیں دس بارہ آدمیوں نے مل کر شدید زخمی کیا ہو۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ کوٹھی تقریباً اسی جگہ ہے جہاں تمہاری کار کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔" ڈاکٹر فیگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! میں سمجھ گیا کہ ان دونوں کو کن دس بارہ آدمیوں نے مل کر زخمی کیا ہوگا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ـــــ تم ان آدمیوں کو کیسے جانتے ہو ـــــ ان کے متعلق بتاؤ۔ وہ تو محب وطن افراد ہوں گے جنہوں نے ان غداروں کو اس حالت میں پہنچایا ہے ـــــ صدر مملکت بھی ان محب وطن افراد سے ملنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ یہ دونوں ابھی تک ہوش میں نہیں آئے۔ اس لئے ان کے بارے میں پتہ نہیں چل رہا" ـــــ ڈاکٹر فیگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ دس بارہ آدمی نہیں، ایک لڑکی ہے ـــ جولیانا فٹز واٹر ـــــ جس کے متعلق میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اُسے شدید زخمی حالت میں سڑک کے دوسرے کنارے پر لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھ کر میں نے تھامسن کو رُکنے کے لئے کہا تھا" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ایک لڑکی! ـــــ اوہ نہیں مسٹر عمران! ـــــ ایڈورڈ اور رنگین کی حالت تم نے نہیں دیکھی ـــــ ایک لڑکی تو کجا کئی مرد مل کر بھی ان کا یہ حشر نہیں کر سکتے!" ڈاکٹر فیگل نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"جولیا ہے ہی ایسی لڑکی ـــ بظاہر نرم و نازک ـــ بالکل چینی گڑیا جیسی۔ لیکن جب وہ فارم میں آ جائے تو پھر جولیانا ایکشن کے مقابلے میں ایڈورڈ اور

ریگن تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے ــــ پوری فوج بھی ہوئی تو ان
سب کا بھی یہی حشر ہوتا ــــ آپ پلیز! اس کا فوراً پتہ کریں" ــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جولیا کی بہادری ۔ جی داری ۔ ہمت اور حوصلے کی تعریف کرتے
ہوئے عمران کی آنکھوں میں فخر کی چمک ابھر آئی تھی۔ جب کہ ڈاکٹر فیگل
کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آرہے تھے۔

"اوہ! ــ حیرت ہے ــ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں" ــــ ڈاکٹر
فیگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے دروازے
کی طرف مڑ گئے۔ اور عمران آنکھیں بند کر کے جولیانا ایکشن کے تصور
میں محو ہو گیا۔

"اوہ عمران! ــ وہ لڑکی تو سوئس نژاد ہے جو شدید زخمی حالت
میں سڑک کے کنارے گری پڑی تھی ــ وہاں جہاں تمہاری کار کا ایکسیڈنٹ
ہوا تھا ــ کیا اسی لڑکی کی بات تم کر رہے تھے ــ وہ ٹھیک
ہے۔ اس کی پشت اور بازو شدید زخمی ہیں ــ ڈاکٹر بتا رہے ہیں
کہ اس لڑکی کے زخم اس نوعیت کے ہیں کہ جیسے کسی نے اس کے
بازوؤں اور پشت پر انتہائی بے دردی سے کوڑے برسائے ہوں"
کیا اس لڑکی کا نام جولیا ہے" ــــ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر فیگل نے کمرے
میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں! ــ وہی ہے جولیا ــ ڈاکٹر فیگل! وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کی سیکنڈ چیف ہے ــــ اور یہ کارنامہ وہی سرانجام دے سکتی ہے
کہ اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود بھی وہ ایڈورڈ اور ریگن کا یہ حشر

کر سکے جو آپ بتا رہے ہیں ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"واقعی حیرت انگیز بات ہے ــــ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ
ایک نرم و نازک لڑکی ریگن اور ایڈورڈ کا یہ حشر بھی کر سکتی ہے ــــ میں
صدر مملکت سے بات کروں گا ــــ وہ لازماً پاکیشیا کے صدر مملکت کا
شکریہ ادا کریں گے کہ ان کی سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف نے ہمارے ملک ولیسٹرن کارمن
کے لئے اس قدر عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے ــــ ڈاکٹر فیگل نے
انتہائی مرعوب ہونے والے لہجے میں کہا۔

"ویسے مجھے اس مادام جیکی کی موت کا بے حد افسوس ہوا ہے ــ
کاش! ــ وہ زندہ بچ جاتی ــــ وہ انتہائی محب وطن لڑکی تھی" ــــ عمران
نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ــ ڈاکٹروں نے مادام جیکی کو بچانے کی سر توڑ کوششیں کی
ہیں ــ لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے اور اس عظیم
لڑکی کو نہ بچا سکے ــــ وہ واقعی انتہائی محب وطن اور عظیم لڑکی تھی ۔
صدر مملکت نے اس لڑکی کو ولیسٹرن کارمن کا سب سے بڑا اعزاز
دینے کا فیصلہ کیا ہے ــــ ولیسٹرن کارمن کی تاریخ میں اس عظیم
اور محب وطن لڑکی کا نام ہمیشہ جگمگاتا رہے گا" ــــ ڈاکٹر فیگل نے
بھی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا جولیا کو یہاں لایا جا سکتا ہے ڈاکٹر! ــ یا مجھے وہاں
پہنچایا جاتے ــ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں ــ اور وہ میرے
ساتھی ــ میں انہیں بھی دیکھنا چاہتا ہوں" ــ عمران نے کہا۔

"ہاں! ــ کیوں نہیں ــ میں ابھی بندوبست کراتا ہوں ــ لیکن

کیا یہ عظیم لڑکی جولیا تمہاری بیوی ہے جو تم اس کے لئے اتنے بے چین ہو"۔ ڈاکٹر نیگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ڈاکٹر! ـــــ خدا کے لئے کیا آپ مجھے بھی جولیانا ایکشن کی زد میں لانا چاہتے ہیں ـــــ وہ ایڈورڈ اور ریگن تو پھر بھی سخت جان آدمی ہونگے کہ جولیانا ایکشن کی زد میں آجانے کے باوجود زندہ بچ گئے۔ میں تو کمزور سا آدمی ہوں" ـــــ عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر نیگل اس کے اس انداز پر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک دلچسپ اور چونکا دینے والا ناول

مہاپُرش

سپیشل نمبر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مہاپرش — کافرستان کے شیطان فطرت پجاری کی قائم کردہ تنظیم۔

مہاپرش — جس میں انتہائی تربیت یافتہ افراد شامل کئے گئے تھے۔

شری پدم — جو دنیا کے قدیم ترین اور خوفناک کاشام جادو کا مہا گرو تھا۔

کاشام جادو — جسے صدیوں بعد اس لئے زندہ کیا گیا تا کہ مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکے ——؟

شری پدم — جس نے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اغوا کرا لیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

شری پدم — جس نے صالحہ اور جولیا کو ایک معبد کی پجارنیں بنانے کے لئے خصوصی طور پر اغوا کرایا۔ پھر کیا ہوا ——؟

عمران — جو صالحہ اور جولیا کا انتقام لینے شری پدم کے مقابلے پر اتر آیا۔

وہ لمحہ جب مہاپرش کے تربیت یافتہ مسلح افراد اور شری پدم کی طاقتور شیطانی طاقتیں بیک وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آ گئیں۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی طاقتوں کے خلاف ڈٹ گئے۔ پھر؟

خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک انتہائی دلچسپ
اور چونکا دینے والی حیرت انگیز کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لاسٹ ٹریپ = ایک ایسا مشن جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہر قدم پر موجود ٹریپ سے واسطہ پڑا۔

لاسٹ ٹریپ = ایک ایسا مشن جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک بار بھی مخالف ایجنٹوں سے آمنا سامنا نہ ہو سکا۔ اس کے باوجود عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکام ہو گئے۔ کیوں اور کیسے ——؟

لاسٹ ٹریپ = جس میں کامیابی آخری لمحے میں حقیقی ناکامی میں تبدیل ہو گی۔

اور پھر ——؟

کیا = عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی شدید جدوجہد کے لاسٹ ٹریپ میں پھنس کر ناکام ہو گئے۔ یا ——؟

انتہائی منفرد اور دلچسپ موضوع پر مبنی ایک یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

میکارٹو سینڈیکیٹ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کاسٹاس

ایکریمیا کی ایک ریاست جہاں میکارٹو سینڈیکیٹ ظلم، سفاکی اور بربریت میں اپنی مثال آپ تھا۔

میکارٹو سینڈیکیٹ

جو انسانوں کو بے دریغ ہلاک کرنے، املاک کو تباہ کرنے اور معصوم اور بے گناہ افراد، عورتوں اور بچوں کو زندہ جلادینے میں معمولی سی جھجک بھی نہ رکھتا تھا۔

میکارٹو سینڈیکیٹ

جس نے ایک پاکیشیائی خاتون کے ساتھ بربریت اور سفاکی کی انتہا کر دی اور معاملہ ایکسٹو تک پہنچ گیا۔ پھر؟

میکارٹو سینڈیکیٹ

جس کے مقابل عمران بھی اس قدر جذباتی ہوگیا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کے مقابل غیرت سینڈیکیٹ کا نام دے دیا۔ پھر؟

جیری میکارٹو

سینڈیکیٹ کا سپر ماسٹر جو اپنی طاقت، پھرتی اور مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت کی وجہ سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ کیا واقعی وہ ایسا تھا؟

کنگ برادرز

جیری میکارٹو کے باڈی گارڈ جو جوانا اور جوزف سے بھی پھرتی اور مارشل آرٹ میں ماہر تھے۔ کیا واقعی؟

⋘ وہ لمحہ جب جوزف اور کنگ برادرز کے درمیان انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ہوئی اور جوزف کو فرش چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

حیرت انگیز اور دلچسپ انجام

⋘ وہ لمحہ جب جیری میکارٹو اور عمران کے درمیان مارشل آرٹ کی ایسی خوفناک فائٹ ہوئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ انتہائی خوفناک، جان لیوا اور خونریز جسمانی فائٹ۔ انجام کیا ہوا؟

⋘ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اصل مشن کیا تھا؟ کیا وہ اپنے مشن کی طرف توجہ بھی کر سکے۔ یا؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں فور سٹارز کے سلسلے کا ایک دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

سفاک مجرم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

سفاک مجرم

جو پاکیشیا سے معصوم بچوں کو اغوا کر کے غیر ملکی ادویہ ساز لیبارٹریوں کو فروخت کر دیتے تھے۔ جہاں ان پر انتہائی زہریلی ادویات کے تجربات کئے جاتے۔

سفاک مجرم

جنہوں نے پاکیشیا کے سینکڑوں ہزاروں خاندانوں کو انتہائی سفاکانہ انداز میں موت کی دلدل میں دھکیل دیا۔

سفاک مجرم

جن کا طریقہ کار اس قدر پراسرار تھا کہ عمران اور فور سٹارز باوجود انتہائی کوشش کے ان کا معمولی سا سراغ بھی نہ لگا سکے۔

سفاک مجرم

جن کے خلاف فور سٹارز نے اپنی مکمل ناکامی کا برملا اعتراف کر لیا۔

سفاک مجرم

جو اپنے خلاف ہر ثبوت انتہائی سفاکی سے مٹا دیا کرتے تھے۔

سفاک مجرم

جن کے سفاکانہ جرم سے واقف ہو جانے کے باوجود عمران ان کے خلاف بے بس ہو کر رہ گیا۔ کیوں؟

سفاک مجرم

جن کے ساتھ عمران کے باورچی سلیمان کو جان لیوا مقابلہ کرنا پڑا۔

کیا سلیمان مجرموں کے ہاتھ ہلاک ہو گیا۔ یا ؟

کیا عمران اور فور سٹارز ان سفاک مجرموں کو پکڑنے اور پاکیشیا کے ہزاروں معصوم بچوں کی زندگیاں بچانے میں کامیاب ہو سکے یا ناکامی ان کا مقدر ٹھہری ؟
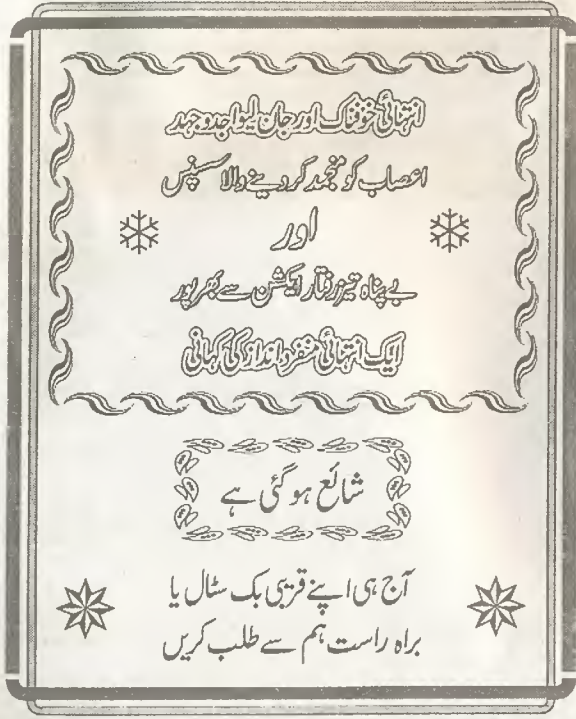
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

کارکس پوائنٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کارکس پوائنٹ جو پاکیشیا کے فضائی دفاع کا اہم ترین آلہ تھا جس کی حفاظت انتہائی خصوصی طور پر کی جاتی تھی۔

کارکس پوائنٹ جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا گیا تھا تاکہ سپر پاورز اس کے بارے میں کچھ نہ جان سکیں۔

ڈاسن اناڑا کی سرکاری ایجنسی جسے کارکس پوائنٹ کے بارے میں علم ہو گیا۔

ڈیرکی ڈاسن کا ٹاپ ایجنٹ جو اپنی ساتھی گلوریا کے ساتھ کارکس پوائنٹ حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گیا۔

ڈیرکی جس کی آمد کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو ہو گئی لیکن وہ اسے انتہائی کوشش کے باوجود ٹریس نہ کر سکے۔ کیوں؟

ڈیرکی جس نے گلوریا کے ساتھ مل کر نہ صرف کارکس پوائنٹ حاصل کر لیا بلکہ بے شمار پاکیشیائی کمانڈوز کو بھی ہلاک کر دیا اور کوئی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔

ڈیرکی جس کے تعاقب میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پاگلوں کی طرح دوڑتی رہی لیکن وہ آخری لمحات تک ان تک نہ پہنچ سکے۔ کیوں ——؟

- وہ لمحہ جب ڈیرکی اور گلوریا نے مشن کو ہر لحاظ سے مکمل کر لیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو واضح طور پر بھرپور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

عمران جو زندگی میں پہلی بار سامنے آنے کی بجائے ہوٹل کے کمرے میں چھپنے پر مجبور ہو گیا۔ کیوں ——؟

- کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران واقعی شکست کھا گئے۔ یا ——؟

انتہائی دلچسپ، منفرد واقعات

بے پناہ اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور

ایک منفرد انداز کا ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ڈبل مشن ——— اول
ڈبل مشن ——— دوم
ریڈ اتھارٹی ——— اول
ریڈ اتھارٹی ——— دوم
لاسلکی ——— مکمل
ڈارک آئی ——— اول
ڈارک آئی ——— دوم
سنیک کلرز ——— مکمل
شودرمان ——— اول
شودرمان ——— دوم
سی ایگل ——— اول
سی ایگل ——— دوم
چیف ایجنٹ ——— اول
چیف ایجنٹ ——— دوم
ایگروسان ——— مکمل
کاسمک سٹار ——— اول

کاسمک سٹار ——— دوم
ریڈ آرمی ——— اول
ریڈ آرمی ——— دوم
ریڈ آرمی نیٹ ورک ——— اول
ریڈ آرمی نیٹ ورک ——— دوم
ریڈ فلیگ ——— مکمل
پرل پائریٹ ——— مکمل
مکروہ چہرے ——— مکمل
کراؤن ایجنسی ——— مکمل
فیبن سوسائٹی ——— اول
فیبن سوسائٹی ——— دوم
لاسٹ موومنٹ ——— مکمل
سمارٹ مشن ——— مکمل
سپر ماسٹر گروپ ——— مکمل
تھریڈ بال مشن ——— مکمل
فورٹ ڈیم ——— مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ ○ ملتان